قرآن و احادیث سے ماخوذ

بیش قیمت تحفہ ہر گھر کی ضرورت

سُنّی تحفۂ خواتین

عقائد و اعمال، عورت کا مقام، طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سیرت ازواج مطہرات و بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت، شوہر کے حقوق بیوی کے حقوق، طلاق کے احکام حسن اخلاق، دعا کا بیان، اسلامی آداب

مؤلف

علامہ محمد اقبال عطاری

اکبر بک سیلرز

سنی خواتین اسلام کے لئے قرآن و احادیث سے ماخوذ
ایسا بیش قیمت تحفہ جو ہر گھر کی ضرورت ہے

سُنّی تحفۂ خواتین

موضوعات

عقائد و اعمال، عورت کا مقام، طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سیرت ازواج مطہرات و بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت، شوہر کے حقوق بیوی کے حقوق، طلاق کے احکام حسنِ اخلاق، دعا کا بیان، اسلامی آداب

مؤلف
علامہ محمد اقبال عطاری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 7352022

نام کتاب	سُنّی تحفہ خواتین
مؤلف	محمد اقبال عطاری
نظر ثانی	حضرت علامہ علی اصغر ناز نوشاہی پرنسپل فیضان القرآن
معاون مؤلف	محمد یعقوب عطاری
پروف ریڈنگ	حضرت علامہ مولانا ظفر اقبال نوری مدظلہ پرنسپل جامعہ گلشن اسلام (چھبیل پور)
زیر اہتمام	ادارہ تحقیقات قرآنیہ (سیالکوٹ) پاکستان
کمپوزنگ	عبدالسلام (رائل پارک لاہور)
تعداد صفحات	424
ناشر	محمد اکبر قادری
قیمت	200/- روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

انتساب

شیخ طریقت، رہبر شریعت، ریحانِ ملت، مردِ قلندر، آ قائے نعمت، عاشق ماہِ رسالت
امیر اہلسنّت، پروانہ شمع رسالت، واقفِ اسرارِ حقیقت، عالمِ شریعت، عارفِ معرفت
پیر طریقت، محسن اہلسنّت، ولی باکرامت، رہبر ملت عاشق اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ)

نائب اعلیٰ حضرت، سیّدی ومرشدی، نائب غوث الاعظم

یادگارِ امام اعظم، پیکر علم وعمل، مولائی ملجائی وماوائی وآ قائی

حضرت علامہ مولانا ابوالبلال

محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

کہ جن کی نگاہِ فیض سے سگِ عطّار اس سعی میں کامیاب ہوا

حرزِ جاں شد گر قبول افتد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشانِ منزل

ادیب شہیر رئیس القلم

حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری دامت برکاتہم عالیہ

صدر مدرس شعبہ فارسی و ناظم تصنیف وتالیف جامعہ نظامیہ رضویہ-لاہور

مولانا محمد اقبال قادری عطاری زید علمہ وعملہ کا ذوق وشوق قابل قدر ہے۔ جوانی کے عالم میں علم وعمل کی راہ پر گامزن ہیں' 1980ء کو پکی کوٹلی ڈسکہ روڈ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ مولانا حافظ محمد یار خان صاحب سے ناظرہ قرآن کریم سے دینی تعلیم کا آغاز ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ عصری علوم کے حصول کے لئے سیّد پبلک ہائی سکول پکی کوٹلی میں میٹرک تک پڑھا۔

1999ء میں امیر دعوت اسلامی مولانا علامہ محمد الیاس قادری ضیائی مدظلہ سے بیعت کا شرف نصیب ہوا۔

پھر دینی تعلیم کے لئے جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ میں تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کے امتحانات ثانویہ عامہ- ثانویہ خاصہ اور شہادۃ العالیہ' پاس کئے اور عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں جامع مسجد اگوکی محلّہ رحیم پورہ میں امامت و خطابت کے منصب پر فائز ہوئے اور مزید علوم درسیہ کے لئے جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ میں مصروف ہیں۔

مولانا محمد اقبال قادری زیدہ مجدہ نے اپنے اساتذہ کرام سے جو کچھ حاصل کیا اسے آگے پہنچانے کے لئے تحریر وتقریر سے کام لے رہے ہیں' یہ عمدہ وصف ہے جسے موصوف نے اپنا لیا ہے۔ اس وقت تک آپ کی پانچ کتابیں اشاعت کا لباس پہن چکی ہیں۔ نام ملاحظہ فرمایئے۔

1- جواہر شریعت (اوّل)

2- اربعین طالب

3-اربعین صفیہ

4-تحفہ دولہا

5-جواہر شریعت (دوئم)

مؤخر الذکر کتاب "تحفۂ خواتین" ہے جس میں مولانا عطاری مدظلہ نے احادیث نبویہ ﷺ کے ذخیرے سے عورتوں کے متعلق تمام تر باتیں جن کی دینی اور دنیاوی اور خوشگوار زندگی کے اعتبار سے ضرورت پڑتی ہے بیان کر دیا ہے۔ ارشادات نبی ﷺ کے ذریعے سے عورتوں کی فلاح و بہبود کے راستے جس سے دین و دنیا دونوں میں کامیاب و سعادت مند زندگی حاصل ہو سکتی ہے اور ایک خوشگوار ماحول جنت نشاں زندگی میں رہ سکتی ہے۔ نہایت تفصیل سے ذکر کرنے کی سعی کی ہے۔ اس میں عورتوں کی ایک فطرت کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھا گیا ہے۔ عورتوں کے ماحول میں جو صلاح وتقویٰ کے خلاف صراط مستقیم کے برعکس باتیں اور عمل رائج ہیں جن سے وہ جنت کے راستہ سے ہٹ کر راہ جہنم پر لگ گئی ہیں ان امور کی بھی تفصیل احادیث مبارکہ کی روشنی میں کر دی گئی ہے۔ اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں سے ہمیں اُمید ہے کہ ان کے حق میں یہ کتاب بہت نفع بخش ہوگی ان کے مطالعے اور ان پر عمل کر کے وہ اس دنیا میں بھی اپنی پرسکون اور عفت و عافیت کی زندگی گزار کر گھریلو خوشگوار ماحول میں رہتی ہوئی اسلامی عقائد طہارت نماز روزہ حج زکوٰۃ حسن اخلاق اسلامی آداب وغیرہ جیسے صلاح وتقویٰ کے اعمال سے آراستہ ہو کر جنت کی مستحق ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو مزید امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے قلم اٹھانے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے (آمین)

اکابر علمائے اہلسنّت اگر ایسے نئے لکھنے والے نوجوان مصنفین کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی فرمائیں تو مستقبل میں اہلِ تحقیق وتصنیف کی اچھی خاصی جماعت وجود میں آ سکتی ہے۔ نیز جدید مصنفین و مترجمین سے بھی گزارش ہے کہ اپنی تصانیف میں مناسب مقام پر مشائخ عظام علمائے کرام اکابر اسلام کی تصانیف و ملفوظات سے استفادہ کرتے وقت ان کے اسمائے گرامی بھی درج فرما کر اپنی کتاب کو متبرک بنا کر لیا کریں۔ اس سے یقیناً برکت ہوگی۔ اغیار کی کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے بڑوں

کا ذکر جگہ جگہ کرتے وقت ان کے نام لکھ دیتے ہیں جبکہ ہمارا معاملہ پرمست ہیں' اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

مولانا محمد اقبال قادری زید مجدہ نے قلم کی آبیاری کے لئے جوراہ اختیار کی ہے۔ یہ نہایت وسیع وکشادہ ہے۔اللہ کرے اس راہ پر ثابت قدمی سے چلتے رہیں اور اہلسنت و جماعت کے مثبت لٹریچر میں اضافہ کا وسیلہ بنتے رہیں۔

موصوف نے درج اساتذہ کرام سے علم وعمل کی دولت کو سمیٹا اور سمیٹ رہے ہیں۔اسمائے کرام ملاحظہ ہوں۔

1-حضرت علامہ مولانا حافظ غلام حیدر خادمی مدظلہ
2-حضرت علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ
3-حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع گولڑوی مدظلہ
4-حضرت علامہ مولانا عبدالقیوم اوکاڑوی مدظلہ
5-حضرت علامہ مولانا اقبال سعیدی مدظلہ
7-حضرت علامہ مولانا ذوالفقار قادری مدظلہ
8-حضرت علامہ مولانا خاور حسین نقشبندی مدظلہ
9-حضرت علامہ مولانا ناصر ہاشمی مدظلہ
10-حضرت علامہ مولانا علی اصغر ناز توشاہی مدظلہ
11-حضرت علامہ مولانا احمد یار خان مدظلہ
12-حضرت علامہ مولانا نجی مرجان قمر مدظلہ
13-سر جماعت علی مدظلہ
14-سر عبدالقدیر شاہ مدظلہ

دعا ہے- اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے تصنیفی و تالیفی ذوق کو دوبالا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

فقط: محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

2 رجب المرجب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ (۱)

از۔مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع گولڑوی القادری
خطیب ڈونگا باغ۔سیالکوٹ

سیّد الاولین والآخرین نبی کونین رسول ثقلین حضور پُر نورٌ علیٰ نور، محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة

کہ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

چنانچہ قرآن حدیث میں جو احکام نازل ہوئے وہ سب عورتوں اور مردوں کے لئے برابر ہیں۔ جہاں مردوں کے لئے دینِ مبین کا علم حاصل کرنا دین سیکھنا ضروری ہے۔ وہاں عورتوں پر بھی لازم ہے کہ شریعت کے ضروری مسائل سیکھیں ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن وحدیث کے علم کا اعزاز پایا تو صحابیات رضی اللہ عنہن نے بھی سرورِ کون ومکان کے دین کا علم حاصل کیا اور اُمت مسلمہ کی خواتین کے لئے انہوں نے بہت بڑا ذخیرہ علم چھوڑا۔ چنانچہ احادیث کی روایت میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی محدث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں آتا ہے اور وہ روایت حدیث میں تیسرے نمبر پر آتی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر صحابیات رضی اللہ عنہن کا بھی روایت حدیث میں بڑا حصہ ہے نیز بعد میں چودہ سو سالہ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ خواتین اسلام نے علم دین کی دنیا میں خاطر خواہ کام کیا۔

چنانچہ صحیح بخاری کے رواۃ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں خواتین بھی شامل ہیں اور عجیب حسن اتفاق ہے کہ ہمارے برصغیر میں جو نسخہ بخاری شریف میں پایا جاتا ہے۔ وہ ایک خوش نصیب خاتون کا روایت کردہ نسخہ ہے۔ جن کا اسم گرامی حضرت بی بی ”کریمہ“ رحمۃ اللہ علیہا تھا۔ جو آج بھی ہمارے مدارس میں متداول ہے۔ اسی طرح عرب وعجم میں خواتین اسلام نے قرآن وحدیث کی خدمت میں بڑا حصہ لیا ہے۔ کتنے ایسے مشہور محدثین ہیں جن کے اساتذہ کی لسٹ میں خواتین کے اسماء گرامی بھی شامل ہیں اس لئے ضروری ہے کہ دورِ حاضر میں بھی خواتین ہماری مائیں بہنیں، بیٹیاں دین محمدی ﷺ کا علم

حاصل کریں مختلف ضرور مسائل سیکھیں اللہ تعالیٰ عزوجل ہمارے علماء حق کو جزاو خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے پردوں میں رہنے والی خواتین کے لئے الگ الگ کتابیں لکھیں اور جہاں موجودہ دور میں مختلف مقامات مختلف شہروں' دیہاتوں میں مدارس البنات قائم ہو چکے ہیں۔ وہاں یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا کونین کے والی ﷺ کی اُمت کی بیٹیوں کے لئے کتابی شکل میں احکام دین لکھیں تا کہ امور خانہ میں مصروف بہو' بیٹیاں بھی دین مصطفیٰ ﷺ سیکھیں اور الحمد للہ! علماء کرام نے اس میدان کو بھی خالی نہیں چھوڑا ان علماء میں ہمارے ادارہ تحقیقات قرآنیہ کے رکن فاضل نوجوان پیکر عشق ومحبت حضرت مولانا محمد اقبال عطاری بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے فضل وکرم سے انہیں بھی یہ توفیق نصیب ہوئی کہ انہوں نے (تحفہ خواتین) کے نام سے ایک خوبصورت وقیع اور نہایت معتبر حوالہ جات سے لبریز کتاب لکھ دی ہے وھذا من فضل ربی اور اس نام پر مارکیٹ میں دوسری کتابیں بھی موجود ہیں لیکن علامہ عطاری صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انہوں نے بڑی تعداد میں ان سے زائد عنوانات پر مواد فراہم کیا ہے۔

اس کتاب میں پانچ سو سے زائد عنوانات ہیں ہر عنوان پر حوالہ جات کے انبار ہیں' کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کو اس کا یقیناً عملی ثبوت ملے گا' نیز مولانا عطاری زید مجدہ نے اس سے پہلے تین کتابیں لکھیں ہیں جو درج ذیل ہیں' جواہر شریعت (جلد اوّل) جواہر شریعت (جلد دوئم) اور اربعین طالب۔

میں نے ان کا مطالعہ بھی کیا ہے الحمد للہ عزوجل! وہ بھی بے شمار حوالہ جات سے بھرپور ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس متحرک ہمہ وقت مصروف نوجوان کو اور توفیق عطا فرمائے۔ ان کے علم وعمل میں بہت برکتیں عطا فرمائے (آمین)

مفتی محمد شفیع گولڑوی قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد ڈونگا باغ
خادم: جامعہ شیخ عبدالقادر جامعہ آمنہ للبنات
وبانی ادارہ تحقیقات قرآنیہ سیالکوٹ پاکستان
02-08-2007

تقریظ (۲)

از-سلطان المدرسین حضرت علامہ مولانا حافظ غلام حیدر خادمی مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ نعمانیہ- سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

فاضل عزیز مولانا محمد اقبال عطاری صاحب کی کتاب ''تحفہ خواتین'' دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کہ موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے بہت سا علمی مواد مختلف کتابوں سے باحوالہ حاصل کر کے بطریق احسن مرتب کیا ہے۔ تا کہ اُمت مسلمہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے۔ صمیم قلب سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وقلم میں مزید برکات شامل حال فرمائے اور موصوف کی اس سعی جمیل کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس عظیم خدمت پر ان کو اجر عظیم اور ثواب عمیم عطا فرمائے اور یہ مبارک علمی سفر اس رفتار کیساتھ رواں دواں رہے۔ آمین
بحرمۃ سیّد الانبیاء والمرسلین

خادم العلماء
حافظ غلام حیدر خادمی عفی عنہ
خادم جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ
4-09-2007

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ (۳)

فضلیۃ الشیخ الحاج حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور بانی مکتبہ لاہور

محترم اقبال عطاری (حفظہ اللہ) بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ زیرنظر ''تحفہ خواتین'' میں انہوں نے عورتوں کے لئے ضروری مسائل پر قلم اٹھایا ہے اور اس کے علاوہ موصوف نے اس کتاب میں احادیث مبارکہ کی تخریج کا جو کام کیا وہ قابل ستائش ہے اور امید ہے کہ یہ کتاب اپنی افادیت میں بہتر اور مسلمان خواتین کے لئے دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے۔ کیونکہ مسلمان خواتین زمانہ کے لحاظ سے بدل رہی ہیں ان کے سامنے موجودہ دور کی سعادت مند خواتین کا کوئی اسوہ موجود نہیں اس لئے ان کا راہ ہدایت سے ہٹنا دوراز عقل نہیں لیکن اگر ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں اس کتاب کو اپنی زندگی کا نمونہ بنائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ اسلام سے پہلے عورت کا مقام کیا تھا اور بعد میں کیا، اس کے علاوہ دینداری، خداترسی، حسن اخلاق، پاکیزگی، عفت اور اصلاح و تقوٰی کے ساتھ وہ دنیا کو کیونکر بنا سکتی ہیں اور دنیا و آخرت دونوں کی نیکیوں کو اپنے آنچل میں کیسے سمیٹ سکتی ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل عورتوں میں اس کتاب کو مقبول فرمائے اور سنت وشریعت والی زندگی نصیب فرمائے۔ (آمین)

اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ مولانا عطاری (زیدمجدہ) چھوٹی سی عمر میں تحریر کا ذوق رکھتے ہیں۔ اس کتاب سے پہلے مولانا موصوف کی تین کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم عمر اور ذوق تصنیف میں برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

جولائی 22-07-2007

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ (۴)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمران حنفی قادری
خادم دارالافتاء جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

اسلام دین فطرت ہے جس نے عورتوں کے جائز و بنیادی حقوق کو تحفظ بخشا اور معاشرہ میں کھویا ہوا مقام انہیں واپس دلوایا ہے اور عورت کا گھر اور معاشرہ میں جو مرکزی کردار ہوتا ہے اسے اجاگر کیا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ گھر وہ کارخانہ ہے جہاں سے انسان تیار ہوتے ہیں اور اس کارخانہ انسانی کو چلانے کے لئے جن صفات و قابلیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ فطرت نے سب سے بڑھ کر عورت کو دی ہیں اس لئے اعلیٰ درجے کے انسان تیار کرنے کے لئے عورت کو زیادہ سے زیادہ تعلیم و تربیت دینے کی ضرورت ہے اور گھر میں بچوں کی بہتر پرورش و تربیت کے لئے عورت کا تعلیم و تربیت اور اخلاق عدلیہ سے آراستہ ہونا بے حد ضروری ہے اور افراد معاشرہ کو سنوارنے اور بیوت مسلمین کو تربیت گاہ اوّل بنانے کے لئے حضرت مولانا محمد اقبال عطاری قادری زیدہ علمہ وعرہ ''تحفہ خواتین'' کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے جسے راقم نے چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا اور مفید عام پایا۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے خواتین کے جملہ مسائل بمع حوالہ کتب تحریر کر دیئے ہیں اور اس کتاب کی بڑی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ تمام آیات واحادیث ورثاء ومسائل فقہیہ کے اصل مآخذ و مراجع ذکر کر دیئے ہیں تا کہ قاری کو اصل کتاب سے احادیث ومسائل ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب نے اس کتاب کی تیاری پر بڑی محنت کی ہے انتہائی خوبصورت اور مضبوط و مربوط انداز میں قرآن و حدیث سے استدلال کرتے

ہوئے مسائل مستورات کو بیان کیا ہے اور ''تحفہ خواتین'' اپنے موضوع پر ماشاء اللہ منفرد اور یگانہ حیثیت کی حامل کتاب ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اصلاح معاشرہ اور خانگی زندگی کے لئے اس کتاب کا ہر گھر لائبریری میں ہونا ضروری ہے۔ مولانا موصوف نے زمانہ طالب علمی میں ہی تحریر کے میدان میں قدم رکھا ہے۔

انشاء اللہ مستقبل میں اہلسنّت کے عظیم مصنف و مؤلف ثابت ہوں گے۔ مولا موصوف کی یہ کاوش واقعی لائق تحسین ہے میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے تصدق سے مولانا محمد اقبال صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

محمد عمران حنفی قادری

خادم دارالافتاء

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہ لاہور

تقریظ (۵)

حضرت علامہ مولانا اقبال سعیدی

مدرس جامعہ نعمانیہ' سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

امابعد! میں نے کتاب تحفہ خواتین کو طائرانہ نظر سے دیکھا ہے الحمد للہ موصوف کی دیگر کتب کی طرح یہ کتاب بھی بہت مفید ہے خاص کر خواتین اسلام کے لئے تو بہت ہی ضروری کتاب ہے آج کل روشن خیالی کے چکر میں نوجوان لڑکیاں دنیاوی تعلیم کے حصول میں مردوں سے بھی دو قدم آگے ہیں مگر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان خاتون بی اے ایم اے کر جاتی ہیں لیکن اسے شادی سے پہلے اور بعد اپنے ہی جسم میں ہونے والی تبدیلیوں سے اسلامی حوالے سے کچھ علم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے دنیاوی تعلیم کی حامل خواتین کی اس ابتر حالت کو سدھارنے کی ایک خوبصورت کوشش کی گئی ہے خاص کر امہات المومنین کے حالات کو قلم بند کیا گیا ہے تا کہ ہر مسلمان خاتون براہ راست بارگاہ نبوت سے اپنے بارے میں ملنے والی ہدایات کو حاصل کر سکے اور اپنے آپ کو ان ہدایات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرے۔ الغرض یہ کتاب اپنے مضامین کی اہمیت کے اعتبار سے ہر گھر کی ضرورت ہے۔ مرد حضرات کو چاہیے کہ یہ کتاب خرید کر ضرور اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو پڑھائیں تا کہ وہ اپنی مذہبی زندگی سے بھی آشنا ہو سکیں۔ مجھے خوشی ہے کہ موصوف مصنف عزیزم مولانا محمد اقبال قادری عطاری نے سیالکوٹ کی عظیم مادر علمی دارالعلوم جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سے جو فیض حاصل کیا ہے اسے زنگ آلود نہیں ہونے دیا بلکہ اسے عامۃ المسلمین کے فائدہ کے لئے عام کرنے کی اچھی کوشش کی ہے بلکہ یہ کوشش مسلسل جاری ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ السلام کے صدقے جامعہ کو اور مصنف کو ہر آن ہر لحظہ ترقیاں نصیب فرمائے۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

تقریظ(۶)

حضرت علامہ مولانا عبدالقیوم اوکاڑوی
صدر مدرس جامعہ نعمانیہ شہاب پورہ سیالکوٹ

دنیا میں انسان جس طرح اپنی زندگی گزارنے کے لئے مادی اشیاء کا محتاج ہے جن کے بغیر وہ زندگی کا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا۔ اس طرح وہ اس رہنمائی کا بھی محتاج ہے کہ جس کی روشنی میں وہ اپنی اخلاقی و اجتماعی زندگی کے مقاصد کی تکمیل احسن طریقے سے کر کے اپنی آخرت کو بہتر بنا سکے۔

اور یہ دین قیامت تک آنے والے افراد کی رہنمائی کرتا رہے گا اور اس کا حل قرآن وسنت کی صورت میں علماء حق سے ہم تک پہنچا رہے گا۔

تعاونو علی البر والتقویٰ (نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو) کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے عزیزم علامہ محمد اقبال قادری سلمہ ربہ نے ضخیم کتاب تحفہ خواتین کو بڑی محنت سے ترتیب دے کر مرتب کیا ہے جس میں عقائد سے لیکر عبادت و معاملات و آداب زندگی تک کے مسائل کی رہنمائی احسن انداز میں کی ہے۔

اور دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

یہ کتاب خصوصاً خواتین کے لئے ایک اہم و رہنما کتاب ثابت ہوگی

اور بالعموم ہر شخص اپنی زندگی میں رہنمائی کے حوالے سے اس کتاب سے ہمیشہ مستفید ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں درجہ قبولیت و لوگوں کے لئے اسے مفید عام اور قیامت کے دن ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ نبی الکریم الامین ﷺ

عرض مؤلف

الحمد للہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

تاریخ اسلام کے روشن پہلوؤں پر غور کرنے سے ہمیں حیرت انگیز (Wonderful) مناظر ان لوگوں کے ملتے ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل پر ایمان اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قول، فعل اور حال کے ذریعے عمل کیا تو ان کا یہ عمل باغیچۂ حیات میں اخلاص ایثار اور بھلائی کا فیض دیتا ہوا پھیل گیا اور انہوں نے اپنے ایمان سے نور کے مرکز اور استقامت کے مضبوط قلعہ تعمیر کئے اور وہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلتے رہے اور اے میری محترم اسلامی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں یقیناً ہماری بھلائی بھی اسی میں ہے کہ ہم قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں۔ ورنہ اے قرآن و سنت کے احکامات وفرامین سے نابلد و ناواقف اسلامی بہنوں، اے خاوند کی نافرمان اے تقدیر کی شاکی، اے گردو پیش کا رونا رونے والی اے شرم وحیاء کی اوڑھنی کو اپنے جسم سے اتارنے والی، اے نامحرموں کے ساتھ گھر، باہر اور ٹیلی فون و انٹرنیٹ اور موبائل پر خوش گپیاں کرنے والی، اے مغرب کے دام تزویر میں گرفتار اے لعل و گوہر اور سونے چاندی پر مر مٹنے والی اے شمع محفل بننے والی اے عورت کے نام پر دھبہ لگانے والی، اے چغل خوری اور بہتان طرازی کرنے والی اسلامی بہنوں، اے بے پردگی و بے حجابی و بے حیائی کو فروغ دینے والی، اے دین اسلام سے صرف نام کا تعلق رکھنے والی اے عشق ومحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات سے تہی دامن اے گھریلو پرسکون ماحول کو خود عذاب بنانے والی اسلامی بہنوں، یہ بات یاد رکھو کہ اسلام دین فطرت اور اللہ عزوجل کا پسندیدہ ہے اور جو مسلمان مرد ہو یا عورت اس سے جتنا دور ہوتا ہے اتنا ہی وہ مصائب و آلام،

بے سکونی پریشانی و درماندگی کا شکار ہوتا ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اس پر یقین کامل تھا کہ اللہ عزوجل کے جس فرمان اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سنت پر عمل نہ کیا جائے تو دکھ تکلیف اسی راستے سے انسان پر وارد ہوتی ہے ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ رومیوں کے مقابل صف آرا تھے کئی روز سے جنگ فتح نہیں ہو رہی تھی غور کرنے لگے کہ شاید حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت پر عمل نہیں ہو رہا۔ فوراً خیال آیا کہ کئی دنوں سے مجاہدین اسلام مسواک نہیں کر سکے۔ چنانچہ حکم دیا کے صبح اُٹھ کر سب مسواک کریں۔ اگلے دن صبح جب رومیوں نے مسلمانوں کو دیکھا تو کہنے لگے۔

''مسلمان دانت تیز کر رہے ہیں لگتا ہے کہ کچا چبا جائیں گے''۔

لہٰذا اسی روز مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ فی زمانہ مسلمان جن طور پر طریقوں کو اختیار کر رہے ہیں اور مغربیت کے جس رنگ کو اپنے اوپر چڑھا رہے ہیں اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہم کس قدر قرآن سنت کے احکامات سے دور ہوجاتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر طرف افراتفری' نفسا نفسی' لوٹ کھسوٹ' دغا و فریب' زر پرستی' بغض وعنا' فحاشی وعریانی منافقت وعصبیت' ریا کاری ولغوگوئی' مساجد کی ویرانی اور عیش وطرب کی محفلوں کی آبادی' اسلامی تعلیمات سے بیگانگی اور شیطان وغیر نافع علوم وفنون سے وابستگی بڑھتی جا رہی ہے۔ آج اگر ہر گھر کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے اور ہر فرد کے دل ودماغ میں جھانک کر دیکھا جائے تو پریشان پریشان' اجڑا اجڑا اور ویران ویران سا نظر آتا ہے۔ میاں بیوی میں ہم آہنگی وحسن سلوک نہیں ہے۔ اولاد کی تعمیر اخلاق و تعمیر و کردار کی طرف سے مجرمانہ غفلت برتی جا رہی۔ ہے والدین کا ادب دلوں سے اُٹھ گیا ہے۔ رشتہ داریوں میں صلہ رحمی نہیں رہا۔ ہمسایوں کے دُکھ درد سے لاتعلقی ہے۔ خواہشات (Passions) کے نت نئے بت پرستی کے طریقے اپنے سینے میں سجا رکھے ہیں من مانی کو وطیرہ بنا رکھا ہے۔ الغرض مادہ پرستی کی دوڑ نے آخرت سے غافل کر رکھا ہے لیکن کسی کو اتنی فرصت ہے کہ غور کرے آخر ایسا کیوں ہے۔

دراصل ہماری زندگی جس بھنور میں چکر کھا رہی ہے ہمارے حالات جس تباہی و

بربادی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ سب دین اسلام سے دوری، قرآن و سنت کی تعلیمات سے عدم واقفیت اور ہمارے رُخ کی غیر سمت ہونے کی دلیل اور منطقی نتیجہ ہے ان سب چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے راقم الحروف (محمد اقبال عطاری) نے آپ کے زبردست کتاب ''تحفہ خواتین'' بحکم محترم جناب محمد اکبر قادری عطاری (مالک کتاب خانہ اکبر بک سیلرز لاہور) لکھی یہ کتاب تقریباً تین ماہ اور سترہ دنوں میں لکھی گئی ہے۔

میری تمام اسلامی بھائیوں، بہنوں، ماؤں، بیٹیوں سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود اس سے استفادہ کریں بلکہ تمام اسلامی بہنوں کو اس کتاب ''تحفہ خواتین'' کے مطالعہ کا ذہن دیں۔
اس کتاب کو ترتیب دیتے وقت چند درج ذیل باتوں کا خیال رکھا گیا ہے کہ

☆ اس سے نا صرف خواتین ہی استفادہ کریں بلکہ مرد بھی اس سے استفادہ کریں۔
☆ اس کتاب کو پندرہ ابواب پر مرتب کیا ہے اور
☆ اور ان پندرہ ابوابوں میں کوئی بھی مسئلہ لکھتے وقت ساتھ حوالہ بھی دے دیا ہے۔
☆ اس کتاب کو قرآن و حدیث کے اصولی دستور العمل کے تحت ترتیب دیا گیا ہے کسی قسم کے تعصب (Persecution) کو بغیر مدنظر رکھتے ہوئے صرف اور صرف سنت مصطفیٰ ﷺ کا دفاع کیا گیا۔

احادیث منقولہ کے تمام حوالہ جات کتابوں کے نام جن سے یہ حدیثیں لی گئی ہیں جلد نمبر حدیث نمبر اور صفحات کے نمبر ساتھ ساتھ درج کر دیئے ہیں تاکہ حوالہ ڈھونڈنے والوں کو پریشانی لاحق نہ ہو۔

کتاب کے آخر میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے نام معہ مطبوعہ لکھ دیئے گئے ہیں۔

آخر میں ان سب احباب کو ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل میں بالواسطہ یا بلاواسطہ معاونت فرمائی۔ خصوصاً محمد اکبر قادری عطاری مدظلہ کا جنہوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ پرنٹنگ اور اشاعت کا بھیڑا اٹھایا اور میرے پیاری استادی و استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا الحاج حافظ غلام حیدر خادی مدظلہ (شیخ الحدیث

جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ) اور مفسر و مترجم قرآن (یعنی لفظی ترجمہ) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع گولڑوی القادری (علیہ الرحمۃ) اور حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشاء تابش قصوری (مدظلہ) مدرس جامعہ نظامیہ لاہور شرف ملت حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری برکاتی (علیہ الرحمت) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقیوم اوکاڑی مدظلہ (صدر مدرس جامعہ نعمانیہ) حضرت علامہ مولانا محمد اقبال سعیدی مدظلہ (مدرس جامعہ نعمانیہ) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمران حنفی قادری مدظلہ (مفتی و مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور) حضرت علامہ مولانا علی اصغر ناز نوشاہی مدظلہ (خطیب پکی کوٹلی) حضرت علامہ مولانا ظفر اقبال نوری مدظلہ مہتمم جامعہ گلشن اسلام چھبیل پور آڑھا اور میرے لائبریری معاون مولانا محمد یعقوب عطاری (امام وخطیب جامع مسجد باب رحمت میانہ پورہ) و مولانا عبدالقدیر عطاری (جامعہ نعمانیہ) و محمد وقاص سیفی عطاری کہ جنہوں نے ہر طرح معاونت کی۔ اللہ عزوجل راقم الحروف کے علم وعمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور اس کو میرے لئے، اُمت مسلمہ کے لئے اور خصوصاً میرے والدین کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین۔

میں تو فقط یہی کہوں گا کہ
مجھے تو حکم فرمایا گیا تھا
میری مرضی کب پوچھی گئی تھی
پس پھر میں نے کیا کیا کہ
میں نے دل چیر کے سرعام رکھ دیا ہے اب جس کا دل چاہے آئے اور روشنی پائے۔

العبد المذنب-محمد اقبال عطاری
بانی جامعہ صفیہ عطاریہ پکی کوٹلی ضیاء کوٹ
وخطیب مرکزی جامعہ مسجد رحیم پورہ اگوکی
ورکن ادارہ تحقیقات قرآنیہ (سیالکوٹ) پاکستان

باب نمبر 1

عقائد کا بیان

توحید کا بیان

عقیدہ 1: اللہ عزوجل ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے نہ ذات میں صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسماء میں (مسامرہ بشرح المسایرہ صفحہ 44)

اللہ عزوجل واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے عدم محال قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ازلی کے بھی یہی معنیٰ ہیں یعنی ہمیشہ رہے گا اور اس کو ابدی بھی کہتے ہیں۔ (شرح العقائد النسفی صفحہ 32)

وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

(سپارہ نمبر 3 سورۂ البقرہ آیت نمبر 255)

صفات باری تعالیٰ

عقیدہ 2: اللہ عزوجل کی صفتیں نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں۔ (شرح العقائد النسفی صفحہ 47)

عقیدہ 3: جس طرح اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہے۔ (ایضا)

عقیدہ 4: اس کی صفات نہ مخلوق ہیں نہ زیر قدرت داخل

(النبراس شراح العقائد صفحہ 127)

عقیدہ 5: ذات و صفات کے علاوہ سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں بعد میں وجود میں آئیں۔ (ایضا صفحہ 24)

عقیدہ6: صفات الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ و بد دین ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد 15 کتاب السیر)

عقیدہ7: نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا نہ اس کے لئے بیوی جو اس کو باپ یا بیٹا کہے یا اس کے لئے بیوی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بد دین ہے۔
(سپارہ نمبر 30 سورۂ اخلاص)

عقیدہ8: جو چیز محال ہے اللہ عزوجل اس سے پاک ہے۔ (مسامرہ صفحہ 393)

صفات ذاتیہ

عقیدہ9: حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم ارادہ اس کی صفات ذاتیہ ہیں مگر کان، آنکھ، زبان سے اس کا سننا، دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے۔ (شرح العقائد النسفی صفحہ 52)

اللہ کا کلام کرنا

عقیدہ10: اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآن مجید جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے مصاحف میں لکھتے ہیں اسی کا کلام بغیر آواز کے ہے۔ (ایضا صفحہ 56)

عقیدہ11: اس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات کلیات موجودات، معدومات، ممکنات، محالات سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب بھی جانتا ہے اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ (ایضا صفحہ 52)

عقیدہ12: وہی ہر شے کا خالق ہے ذوات ہوں خواہ افعال سب اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ (سپارہ نمبر 7 سورۂ الانعام آیت نمبر 103)

عقیدہ13: حقیقتاً روزی پہنچانے والا وہی ہے ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں۔ (سپارہ نمبر 29 سورۂ الملک آیت نمبر 103)

اللہ کہاں اور کیسا؟

عقیدہ14: اللہ عزوجل جہت و زبان حرکت و سکون و شکل و صورت جمیع حوادث سے پاک ہے۔(مسامرہ صفحہ 31)

اللہ عزوجل کا دیدار

عقیدہ15: دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔(المعتقد المنتقد صفحہ 56)

اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لئے ممکن بلکہ واقع رہا قلبی دیدار یا خواب میں یہ دیگر انبیاء علیہ السلام کو بلکہ اولیاء کے لئے بھی حاصل ہے ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی۔(ایضاً صفحہ 57)

نبوت کا بیان

ہر مسلمان کے لئے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لئے کیا جائز اور کیا واجب اور کیا محال کے واجب کا انکار اور محال کا موجب کفر ہے اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے۔(المعتقد المنتقد صفحہ 94)

نبی کی تعریف

عقیدہ1: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ عزوجل نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول ہیں۔(شرح العقائد النسفی صفحہ 17)

عقیدہ2: انبیاء علیہ السلام سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ کوئی عورت۔(سپارہ نمبر 17 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 7)

عقیدہ3: اللہ عزوجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں اس نے اپنے فضل و کرم سے

لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے۔(ایضا صفحہ 97)

انبیاء علیہ السلام پر صحیفے اور کتابیں

عقیدہ 4: بہت سے نبیوں پر اللہ عزوجل نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں۔ ان میں سے چار کتابیں مشہور ہیں۔ 1-تورات: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر 2-زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر 3-انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر 4-قرآن مجید یہ سب کتابوں سے افضل کتاب ہے یہ سب سے افضل رسول جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری۔ کلام الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اس کا کلام ایک اس میں افضل ومفضول کی گنجائش نہیں۔(شرح العقائد النسفی صفحہ 143)

قرآن مجید کی حفاظت

عقیدہ 5: چونکہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی فرماتا ہے کہ

"انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون"

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے اتارا اور بے شک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں۔(سورۃ الحجر آیت نمبر 9)

لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے کیونکہ اس نے آیت مذکورہ بالا کا انکار کیا۔(البحر الرائق جلد 5 صفحہ 205 کتاب السیر)

قرآن عظیم کا معجزہ

پہلے جو کتابیں نازل ہوئیں وہ انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ

مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

عقیدہ 6: قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ (cancelled) کر دیئے یونہی قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔ (سورۂ البقرہ آیت نمبر 106 خزائن العرفان سورۂ البقرہ زیر آیت 106 صفحہ 30)

عقیدہ 7: وحی نبوت انبیاء کے لئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کے لئے مانے کافر ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان سورۂ البقرہ زیر آیت نمبر 106 صفحہ 30)

عقیدہ 8: نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب کے قابل بناتا ہے۔

عقیدہ 9: جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔

(المعتقد المنتقد صفحہ 109)

معصوم کون؟

عقیدہ 10: نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی (Depravity) اور بد دینی ہے۔ عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لئے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو لیا جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کے کہ اللہ عزوجل انہیں محفوظ رکھتا ہے ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 187 کتاب السیر)

عقیدہ 11: احکام تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے۔ (مسامرہ صفحہ 234)

انبیاء علیہ السلام کی مخلوق پر فضیلت

عقیدہ 12: انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل یا

برابر بنائے کافر ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 262 کتاب السیر)

انبیاء علیہ السلام کی تعظیم

عقیدہ 13: نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 249 کتاب السیر)

عقیدہ 14: حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا۔

(سپارہ نمبر 1 سورۂ البقرہ آیت نمبر 30,31,32)

بلکہ سب انسان ان ہی کی اولاد ہیں اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں یعنی اولاد آدم، ور حضرت آ م علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ۔

عقیـ ہ انبیاء کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعد ان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال اور یہ دونوں با کفر ہے۔ (فتا ضویہ جلد 15 صفحہ 248 کتاب السیر)

لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ عزوجل کے نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ 16: تمام انبیاء اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت وعزت والے ہیں ان کو اللہ عزوجل کے نزدیک معاذ اللہ چو کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 249 کتاب السیر)

حیات انبیاء علیہم السلام

عقیدہ 17: انبیاء علیہ السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بادستور زندہ ہو گئے ان کی حیات، حیات شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ لہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہو گا اور اس کی بیوی عدت کے بعد نکاح کرسکتی ہے۔(سامرہ صفحہ 236)

بخلاف انبیاء کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ہیں ان میں

تمام انبیاء شریک ہیں۔

خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عقیدہ18: اور انبیاء کی بعث خاص کسی قوم کی طرف ہوئی۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق جن و انسان ملائکہ' حیوانات جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے ہیں جس طرح انسان کے ذمہ حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے یونہی ہر مخلوق پر حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری ضروری ہے۔

(مسامرہ صفحہ 236)

عقیدہ19: حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ وانس وجن وحور وغلمان وحیوانات و جمادات غرض تمام عالم کے لئے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان۔

(سپارہ نمبر 17 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107)

عقیدہ20: حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا جو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے وہ کافر ہے۔ (پارہ نمبر 22 سورۃ الاحزاب نمبر 40)

عقیدہ21: تمام مخلوق اوّلین وآخرین حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز مند ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ (مسلم شریف کتاب الایمان جلد 1 رقم 327)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر

عقیدہ22: حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور روحی فداہ کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع وانکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 81 کتاب الصلوٰۃ)

عقیدہ23: حضور سراج السالکین صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول وفعل عمل و حالت کو جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد 14 صفحہ 246 کتاب السیر)

عقیدہ24: حضور طٰہٰ یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں' جسے چاہیں دیں' جس سے جو چاہیں واپس لے لیں۔ تمام جہاں میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہاں ان کا محکوم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے۔ (مسلم شریف کتاب الفضائل رقم 30)

تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملکوت السموت والارض حضور کے زیر فرمان جنت و دوزخ کی کنجیاں دست مبارک میں دے دی گئیں۔ (المواہب اللدنیہ جلد 2 صفحہ 639)

رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔

(بخاری شریف جلد 1 کتاب العلم)

حضور احکام شریعہ کے جو چاہیں حلال اور جو چاہیں حرام فرما دیں۔

(بخاری شریف جلد 1 کتاب الجنائز)

عقیدہ25: سب سے پہلے مرتبۂ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا روزہ میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت و مدد کرنے کا عہد لیا گیا۔

(پارہ نمبر 3 سورۂ ال عمران آیت نمبر 81)

عقیدہ26: حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے جب تک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (بخاری شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 15)

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں۔
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔

فرشتوں کا بیان

عقیدہ1: فرشتے اجسام نوری ہیں اللہ عزوجل نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو

شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔ (الیواقت والجواہر صفحہ 295)

فرشتوں کے کام

عقیدہ 2: وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطاءً وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔ (پارہ نمبر 28 سورۂ التحریر آیت نمبر 6)

عقیدہ 3: ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں بعض کے ذمہ حضرات انبیاء کی خدمت میں وحی لانا' کسی کے متعلق پانی برسانا' کسی کے متعلق ہوا چلانا' کسی کے متعلق روزی پہنچانا' کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا' کسی کے ذمہ روح قبض کرنا' کسی متعلق صور پھونکنا اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو فرشتے انجام دیتے ہیں۔ (سپارہ 30 سورۂ الانفطار آیت نمبر 12)

فرشتوں کی جنس

عقیدہ 4: فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت۔ (شرح العقائد النسفی صفحہ 142)

عقیدہ 5: ان کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 266)

عقیدہ 6: ان کی تعداد وہی جانے جس نے پیدا کیا اور اس کے بتائے اسے اس کا رسول۔ چار فرشتے مشہور ہیں۔ حضرت جبرائیل و میکائیل و اسرافیل' عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔

کسی فرشتے سے گستاخی کرنا

عقیدہ 7: کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔ جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آ گیا' یہ قریب بکلمہ کفر ہے۔

(البحر الرائق جلد 5 صفحہ 205)

فرشتوں کے وجود کا انکار

عقیدہ 8: فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں' یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

جن کا بیان

عقیدہ 1: جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں' ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں۔ یہ سب انسان کی طرح ذی روح اور ارواح و اجسام والے ہیں ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے یہ کھاتے' پیتے' جیتے' مرتے ہیں۔

(سپارہ نمبر 27 سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 15)

عقیدہ 2: ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔

عقیدہ 3: ان کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔

ایمان اور کفر کا بیان ایمان کیا ہے؟

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین سے ہیں اور کسی ایک ضروری دینی چیز کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔

(ردالمحتار جلد 6 صفحہ 344)

عقیدہ 1: اصل ایمان تصدیق کا نام ہے۔ اعمال بدن تو اصلاً جز و ایمان نہیں رہا اقرار اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو اللہ عزوجل کے نزدیک مؤمن ہے اور اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ (Demand) کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے۔ (ایضاً)

عقیدہ 2: مسلمان ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریات دین سے ہے اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو' اگرچہ وہ یہ

کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں۔(ایضاً)

حرام قطعی کو حلال کہنا کفر ہے

عقیدہ 3: جس چیز کی حلت نص قطعی سے ثابت ہو اس کو حرام کہنا اور جس کی حرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے جب یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو۔(فتاوٰی عالمگیری جلد 2 صفحہ 274 کتاب السیر)

عقیدہ 4: ایمان و کفر میں واسطہ نہیں یعنی آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر، تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر (شرح العقائد النسفی صفحہ 109)

منافق کون ہے؟

عقیدہ 5: نفاق کہ زبان سے دعوئ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار یہ خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا سب سے نیچا طبقہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہو نیز حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ منافق ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل صفحہ 231 رقم 792)

شرک کا معنی

عقیدہ 6: شرک کے معنیٰ غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا۔(شرح فقہ اکبر صفحہ 11)

گناہ گار مسلمان

عقیدہ 7: کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا۔ خواہ اللہ عزوجل محض اپنے فضل سے اس کی مغفرت فرما دے یا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد یا اپنے کئے کی کچھ سزا پا کر اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔

(شرح العقائد صفحہ 119)

کافر کیلئے دعائے مغفرت

عقیدہ 8: جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو جنتی یا مغفور کہے وہ خود کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 228)

کافر کو کافر جاننا

عقیدہ 9: مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے۔

(شرح العقائد صفحہ 117)

مقصود یہ ہے کہ کافر کو کافر جانو اور اگر پوچھا جائے تو کافر کو قطعاً کافر کہو۔

ایک خاص اور ضروری بات

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً بنی اسرائیل اکہتر 71 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری اُمت یقیناً بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کہ اور وہ جماعت ہے۔ (ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الفتن رقم 3991)

اور ایک حدیث ہے کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ناجی یعنی نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سنت کی پیروی کرنے والے۔

تشریح و توضیح: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اہلسنت و جماعت ناجی فرقہ ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے۔ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 1 کتاب السنۃ)

اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہلسنت و جماعت ہوا ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ان سے بچا جا سکے مختصراً ان کے

عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی' بہنیں ان کے فریب میں نہ آئیں کہ قرآن مجید میں ان کے متعلق آیا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: اپنے (آپ کو اے مسلمان مرد و عورت) کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔
(سپارہ نمبر 19 سورۃ الشعراء آیت نمبر 105)

1- قادیانی

یہ قادیانی فرقہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں' اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم علیہ السلام کی شان جلیل میں تو وہ بے ہودہ کلمات استعمال کئے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورتِ زمانہ مجبور (Pressed) کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے ان میں کے چند بطور نمونہ ذکر کئے جائیں۔ خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابدالا باد جہنم میں رہنے کے لئے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا مگر اس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہ السلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 228)

اور مرزے نے تو صدہا کی نبیوں کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا ایسے شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے وہ خود کافر اس کے اقوال سنیے۔

☆......اللہ عزوجل نے براہین احمدیہ میں عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔
(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 386)

☆......مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ"

ترجمہ: یعنی اے غلام احمد قادیانی تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (روحانی خزائن جلد 18 ص 22)

☆......اور لکھتا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 471)

☆......اور مزید لکھتا ہے کہ قرآن پاک میں گندی گالیاں بھی ہیں۔ نعوذ باللہ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116)

اور مزید لکھتا ہے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" خدا کی کلام ہے۔ نعوذ باللہ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 386)

☆......اور مزید لکھتا ہے کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتو تو وہ کلام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ نعوذ باللہ (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121)

☆......اور مزید لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو کل کا کھلونا بتاتا ہے۔ نعوذ باللہ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 258)

غرض اس دجال قادیانی کے مزید خرفات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لئے دفتر چاہیے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں۔ ان پر یہ کیسے گندے (Fouls) حملے کر رہا ہے تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجال کے متبع ہورہے ہیں کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے۔

نوٹ: جو ان خباثتوں سے مطلع ہوکر ان کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

2-وہابی

یہ ایک نیا فرقہ ہے جو 1209 میں پیدا ہوا اس مذہب کا بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی تھا۔ جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے علماء کو قتل کیا صحابہ کرام و ائمہ علماء اور شہداء کی قبریں کھود ڈالیں۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا تھا یعنی بڑا بت اور طرح طرح کے ظلم کئے۔

(ردالمحتار جلد 6 صفحہ 400 کتاب السیر)

جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اُٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا۔ (بخاری شریف کتاب الفتن رقم 7094)

وہ گروہ بارہ سو سال بعد یہ ظاہر ہوا علامہ شامی نے اسے خارجی بتایا۔

(ردالمحتار جلد 6 صفحہ 400 کتاب الجہاد)

اس عبد الوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا اور اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسمٰعیل دہلوی نے جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 395)

ان وہابیہ کا بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ وہ کافر مشرک ہے۔

(ردالمحتار جلد 6 صفحہ 400 کتاب الجہاد)

چنانچہ اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتا ہے کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 81)

حالانکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب الجمعہ)

مزید حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب الجمعہ)

اسمٰعیل دہلوی مزید لکھتا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 55)

اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔(استغفار)

(براہین قاطعہ صفحہ 6)

ایک عقیدہ ان کا یہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنیٰ آخری نبی نہیں مانتے۔(تحذیر الناس صفحہ 2)

یہ صریح کفر ہے۔(المعتقد المنتقد صفحہ 108)

ان کا مزید عقیدہ ہے کہ بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمیں میں یا فرض کیجئے اسی زمانہ میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔(تحذیر الناس صفحہ 34)

اور مزید ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء اپنی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی سے ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔(تحذیر الناس صفحہ 5)

مزید ان کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں۔

(براہین قاطعہ صفحہ 55)

اور مزید یہ کہ آپ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے۔

(حفظ الایمان صفحہ 13)

مسلمانوں ذرا غور کرو اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کیسی گستاخی کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم زید و عمرو ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لئے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمان قلب ایسے شخص کے کافر

ہونے میں شک کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلکہ قرآن و حدیث سے اس کا جواز ثابت اس کو ممنوع کہنا تو درکنار اس پر شرک و بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں۔ مثلاً مجلس میلاد شریف و ایصال ثواب' زیارت قبور' عرس بزرگان دین' وفاتحہ وسوم چہلم واستمداد بارواح انبیاء واولیاء۔

اللہ عزوجل ہمیں ایسے عقائد سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

باب 2

اسلام سے پہلے اور بعد عورت کا مقام

عورت کی تخلیق اور اس کا مقصد

ہر چیز کی تخلیق (Creation) کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل خالق کائنات مالک دنیا و آخرت، ربّ قدوس علیم و حکیم ہے۔ انسان انجام سے بے خبر بعض اوقات نقصان دہ چیز کو مفید (Profitable) سمجھتا ہے اور بعض اوقات نفع مند چیز کو نقصان دہ سمجھتا ہے لیکن اللہ عزوجل کا کوئی بھی کام ہو حکمت سے خالی نہیں ہوتا جیسا کہ۔

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری (علیہ الرحمۃ) منقول ہیں کہ ایک شخص غلاظت کے کیڑے کے متعلق ایک بار یہ کہنے لگا اللہ عزوجل نے اس کیڑے کے پیدا کرنے میں کون سی مصلحت دیکھی کہ پیدا کر دیا نہ اس کی صورت اچھی اور نہ ہی اس میں خوشبو ہے۔ اسی بات اللہ عزوجل کی گرفت نازل ہوئی اور اسے ایک ایسے مرض مین مبتلا کر دیا۔ جس کا علاج (Remedy) سوائے اس کیڑے کے نہیں تھا۔ بہت سے طبیبوں سے علاج کرایا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر کار ایک ایسا طبیب آیا جس نے اس کی بیماری کا علاج وہی کیڑا بتایا، کیڑے کو لایا گیا اس نے اس کیڑے کو جلایا اور زخم پر رکھ دیا، آہستہ آہستہ زخم درست ہوتا چلا گیا۔ تب وہ شخص پکار اٹھا اللہ عزوجل نے مجھے اس بیماری میں اسی لئے مبتلا کیا تا کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ دوسروں کے نزدیک جو کوئی چیز انتہائی بُری ہے اس کی تخلیق میں بھی اللہ عزوجل کی خاص حکمت پنہاں ہوتی ہے۔

میرے نزدیک وہی نہایت قیمتی اور نایاب دوا ہے۔ (نزہۃ المجالس جلد 1 صفحہ 360)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! بہنوں اس واقعہ سے یہ واضح ہوا کہ اللہ عزوجل کے کاموں میں صدہا حکمتیں (Wisdoms) ہیں لیکن انسان ان سے بعض اوقات بے خبر رہتا ہے۔ اسی طرح عورت کی تخلیق میں بھی صدہا حکمتیں ہیں۔ عورت کو اللہ عزوجل نے صنف نازک بنایا اور نرم و نازک جسم بنا کر محبت کا گھوارہ بنا دیا اور زبان کو پست رکھ کر کلام شیریں حلاوت سے نوازا اور حضور پر نور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ مژدہ سنا کر کہ ''بیشک اللہ جنت ماؤں کے قدموں میں ہے''۔ عورت کی عزت کو وہ عروج بخشا کہ جو عورت کے وہم و گمان میں نہ تھا عورت کی فطری تخلیق میں جرأت و بہادری نہیں، مردوں کا مقابلہ کرنا اس کے بس کی بات نہیں میدان جہاد میں نمایاں مردوں کا مقابلہ کرنا اس کے بس کی بات نہیں میدانِ جہاد میں نمایاں کارنامے سے انجام دینے کی وسعت اس میں نہیں اس لئے مردوں کو گھر کا سربراہ بنایا عورت کو باحیاء اور غیرت مند رکھنے کے لئے پردہ کا حکم دیا تا کہ عورت کی عزت و احترام کا لحاظ رکھا جائے۔ چنانچہ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

''وَقُلْنَا یَا آدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ''

ترجمہ کنز الایمان شریف: اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ (سورہ البقرہ آیت نمبر 35)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! بہنوں اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت علامہ امام آلوسی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق (Creation) کے بعد آپ علیہ السلام پر اللہ عزوجل نے نیند ڈال دی پھر آپ کی بائیں طرف سے ایک پسلی کو نکال لیا گیا اور اس کی جگہ گوشت رکھ دیا گیا اس سے حضرت حوا علیہ السلام کو پیدا کیا گیا جب آپ علیہ السلام بیدار ہوئے تو آپ علیہ السلام نے اپنے پاس حضرت حوا علیہ السلام کو پایا تو پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے کہا میں عورت ہوں پھر حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا تمہیں کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ آپ نے جواباً عرض

کیا کہ آپ مجھ سے سکون حاصل کریں اور میں آپ سے۔(تفسیر روالبیان جلد 1 صفحہ 73)

اور آیت مبارکہ مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ جنت میں جانے سے پہلے حضرت حوا کی پیدائش ہوئی پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کا نکاح (Marriage) ہوا اس کے بعد فرشتے انہیں جنت میں لے گئے۔(تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 115)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جمعہ کا دن تھا زوال سے عصر تک پھر اللہ عزوجل نے ان کے لئے ان کی بیوی حواء کو ان کی بائیں پسلی سے پیدا کیا آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے ان کا نام حواء اس لئے رکھا گیا کہ ان کو ایک زندہ انسان سے پیدا کیا گیا۔ جب جاگے اور حضرت حواء کو دیکھا تو سکون آ گیا اور ان کی طرف ہاتھ بڑھایا فرشتوں نے کہا: آدم علیہ السلام ذرا ٹھہریے بولے کیوں؟ اللہ عزوجل نے میرے لئے ہی تو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا ان کا حق مہر ادا کیجئے بولے ان کا حق مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تین مرتبہ درود (سلام) بھیجو۔

(البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 1 صفحہ 73)

ایک روایت میں ہے کہ فرشتوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود (و سلام) بھیجو۔(فیضان سنت قدیم بحوالہ سعادۃ ع الدرین صفحہ 136)

اور ایک روایت میں ہے کہ فرشتوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس مرتبہ درود (وسلام) بھیجو۔(ابن جوزی حسن المقصد عمل المولد صفحہ 26)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! درودِ پاک کتنی مرتبہ پڑھنا مہر قرار دیا گیا تھا اس کی تعداد میں تین اقوال ہیں لیکن ان تینوں میں سے حضرت علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر قرآن مجید البیان میں دس مرتبہ درود شریف پڑھنے کو قول کو اختیار کیا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء کی تخلیق اور نکاح (Creation and Marriage) کے بعد فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو بھیجا گیا وہ ایک سونے کے تخت پر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء کو بیٹھا کر اس

طرح جنت میں لائے جس طرح بادشاہوں کو عزت و احترام کے لئے پالکیوں میں بٹھا کر لوگ اپنے کندھوں پر اٹھا کر شاہی محلات میں لے کر آتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ

حضور حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوب ربِّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل انسان اپنے پیدائش کے مقصد کو یکسر فراموش کر چکا تھا انسان کی پیشانی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جھکنے کی بجائے خود اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے لکڑی، مٹی، سونا چاندی کے بتوں کے سامنے جھک رہی تھی ظاہر ہے اس سے بڑھ کر انسانیت کی ذلت و پستی اور کیا ہو سکتی تھی یہی وہ برا فعل تھا جس نے تمام انسانوں کے درمیان گندے اور ناپسندیدہ عمل چلائے ہوئے تھے اے خواتین اسلام یہ وہی دور تھا جس کا تذکرہ تاریخ میں دورِ جاہلیت کے نام سے آتا ہے جب اصل الاصول ہی میں خم آ جائیں تو فروعات کیسے قائم رہ سکتی ہیں یہی وجہ تھی کہ دین اسلام اور بعثت حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے معاشرے میں ظلم وستم کا دور دورہ تھا ذرا سی بات پر برسوں تک قتل و غارت کرنا علامت بن چکا تھا۔ اس دور میں شراب و جوا پسندیدہ مشغلے تھے غرضیکہ انسانی کردار طرح طرح کی برائیوں (Mischiefs) کے ہتھے چڑھ کر تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ ایسے خطرناک و غلیظ معاشرے میں یہ کس طرح ممکن تھا کہ صنف نازک عورت کا تقدس اور اس کی عزت و حرمت پر کوئی حرف نہ آتا۔ تاریخ گواہ ہے عورت کو ہر حیثیت سے ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔ عورت کی ذات پر مختلف نظریے قائم کئے گئے مثلاً یوں سمجھئے کہ عورت معاشرے پر بوجھ کے سوا کچھ نہیں۔ عورت تو صرف اس لئے ہے کہ اس سے جنسی تسکین حاصل کی جائے اور بس، عورت کی ایک لونڈی سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں، عورت بدنامی کا باعث ہے۔

المختصر یہ کہ عورت کے حقوق کی پامالی دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف طریقوں سے ہو رہی تھی لیکن ستم رسیدہ مظلومہ عورت کی دادرسی کرنے والا کوئی نہ تھا وہ عورت جس کے

وجود سے نسل انسانی کی بقاء ہے اسے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی پر حیثیت سے بالکل مفلوج اور محروم کر دیا گیا تھا۔ الغرض مرد کے ہاتھوں عورت ایک کھلونا بن کر رہ گئی تھی کہ ایسے میں دین اسلام کا سورج چمکا جس نے عورت پر سے ظلم وستم تشدد و بربریت کی تاریکیاں دور کیں خطۂ ارض جو اخلاقی برائیوں اور سنگین جرائم کی گندگیوں سے لتھڑا ہوا تھا۔ دین اسلام کی نورانی کرنوں نے ان آلائش اور ناپاکیوں کو ختم کر کے خوشبوؤں سے معطر کر دیا۔

بانی اسلام حضور سراج السالکین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے رحمت بھرے دین نے ساکنان زمین کی تقدیر کو ایسا بدلنا شروع کیا کہ بت پرست خدا پرست ہو گئے رہزن رہبر اور رہنما بن گئے ذرا ذرا سی بات پر جنگ و جدل جن کا مشغلہ تھا وہ آپس میں شیر وشکر ہو گئے۔ جو لوگ عورت کی عزت وحرمت اور حقوق کی پامالی کے در پہ تھے وہ عورت کی عزت وحرمت کے پاسبان ومحافظ بن گئے۔ دین اسلام جو کہ کامل واکمل دین ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے عورتوں کے حقوق بحال اور متعین کئے اور عورت کو ذلت وپستی، بدنامی ورسوائی کے مہیب گڑھے سے نکال کر عزت وحرمت، تقدس وتحفظ کی وہ بلندی عطا فرمائی جس کی نظیر دوسرے ادیان میں نہیں ملتی۔ یہاں صرف چار حیثیتوں سے عورت کا تقابلی جائزہ تحریر میں لایا جاتا ہے۔

عورت کی چار مشہور حالتیں

1- ماں
2- بہن
3- بیٹی
4- بیوی

1- عورت بحیثیت ماں قبل از اسلام

شادی شدہ عورت جب بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کو ماں کا نام دیا جاتا ہے۔ قبل از

اسلام معاشرہ میں نہ تو ذات ماں کی کوئی قدر و منزلت تھی اور نہ ہی لفظ ماں کی کوئی وقعت تھی جانوروں و حیوانات کا ایسا دور دورہ تھا کہ بعض لوگ صرف جنسی تسکین کی خاطر عورتوں کو بھیڑ بکریوں کی مانند رکھا کرتے تھے اور بہت سے ایسے بھی تھے جو کئی کئی عورتوں کو اپنے زیر اثر رکھتے تھے قیس چنانچہ

حدیث نمبر 1: حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں مسلمان ہوا تو میری آٹھ بیویاں تھیں (ابو داؤد شریف جلد 2 کتاب النکاح رقم 471) اور اس کے علاوہ یہ کہ جب کوئی شخص مرجاتا تو اس کا سب سے بڑا بیٹا اپنی سوتیلی ماں کو میراث (Inheritance) میں پاتا۔ چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا ورنہ اپنے کسی اور بھائی یا رشتہ دار کو شادی کے لئے دے دیتا۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اپنے باپ کی بیویوں کو لونڈیاں بنا لیتے اور ایسا کرنے میں کسی قسم کی قباحت نہ جانتے۔ ہماری اسلامی مائیں، بہنیں ذرا سوچیں کہ ماں کو لونڈی بنا لینا اور اس سے شادی رچا لینا کیا یہ ظلم و ستم ظریفی کی انتہا نہیں؟ ضرور ہے کہ یہ گھناؤنا مذاق زمانہ جاہلیت میں عورت سے کیا جا رہا تھا مگر اس کا کوئی مددگار نہ تھا اور بیٹے ماں کو باپ کی وفات کے بعد باپ جائیداد سے ایک پھوٹی کوڑی دینا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ زمانہ جاہلیت میں ماں کی تمام آرزوؤں، خواہشوں اور محبتوں کو ایسا کچل دیا گیا تھا کہ اس کی ناتواں سسکیوں کی آواز بھی سننے والا کوئی نہ تھا۔ کیونکہ معاشرتی سماجی، اقتصادی، معاشی اور قانون کوئی حقوق عورت کو حاصل نہ تھے۔

عورت یورپ و امریکہ اور دوسرے ممالک میں

نومسلم کی نظر میں

ایک تو ہوتی ہے جگ بیتی اور ایک ہوتی ہے آپ بیتی شاعر کہتا ہے کہ

لطف ہے کون سی کہانی میں
آپ بیتی کہوں کہ جگ بیتی

اب جو تحریر آپ پڑھیں گے وہ گویا آپ بیتی ہے اور بیان کرنے والی ہیں نو مسلمہ سسٹر امینہ۔ ایک امریکی خاتون جو 1977ء میں اسلام قبول کرنے سے پہلے امریکہ کے سنڈے اسکولوں میں عیسائیت کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں آج یورپ میں عورت سے زیادہ مظلوم کوئی نہیں وہ فحاشی اور عدم تحفظ کے گہرے گڑھے میں گر گئی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا وہ بھی کھو دیا ہے آج عالم یہ ہے کہ گھر کو قید خانہ سمجھ کر دفتروں کی زندگی اپنانے کے نتیجے میں اسے صبح ہی صبح تیزی کے ساتھ گاڑیوں کا تعاقب کرنا پڑتا ہے اور ٹریفک کے بے پناہ رش میں دو دو گھنٹے کی بھاگ دوڑ کے بعد جب اپنے دفتر میں پہنچتی ہے تو وہاں دن بھر نوکرانی کی طرح کام بھی کرتی ہے شام کو دوبارہ ٹریفک کے سیلاب کا مقابلہ کر کے گھر آتی ہے تو تھکاوٹ (Weariness) سے اس قدر نڈھال اور زندگی سے اتنی بیزار ہوتی ہے کہ اپنے ننھے پیارے بچوں کی بات کا جواب تک نہیں دے سکتی۔ امریکی خواتین کے بچے ڈے کیئر سینٹروں میں پلتے ہیں۔ جہاں وہ عدم توجہ کا شکار رہتے اور نفسانی مریض بن جاتے ہیں۔ وہاں انہیں سادھو ازم اور جادوگری کا زہر پلایا جاتا ہے ان پر مجرمانہ حملے ہوتے ہیں اور والدین کی شفقت اور خاندانی زندگی سے محروم ہو کر وہ بچپن ہی میں منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بے شمار بچے نو دس سال کی عمر میں خودکشی تک کر لیتے ہیں اور پبلک سکولوں میں فیل ہونے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ایڈز اور ہم جنسی عام ہے اور امریکہ کی بعض ریاستوں میں تو ہم جنسی کو قانونی حیثیت ہو چکی ہے۔ بڑھاپے میں والدین شدید کسمپرسی کی زندگی گزارتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ وہاں نہ عورتوں کو سکون حاصل ہے نہ بچوں کو نہ بوڑھوں کو پھر سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ پاکستانی خواتین اور مرد حضرات اس معاشرے کو آئیڈیل کیوں سمجھتے ہیں اور وہی اطوار کیوں اختیار کر رہے ہیں۔ جنہوں نے یورپی اور امریکی سماج کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔

اقتباس آپ نے ملاحظہ فرمایا قابل غور یہ بات ہے کہ ایک مغربی خاتون یہ کہہ

رہی ہے کہ آج یورپ میں عورت سے زیادہ کوئی مظلوم نہیں۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے سرچشمہ بصیرت ہونا چاہیے جو اپنی جہالت کی بناء پر مکروہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ''اسلامی معاشرہ میں عورت آدھی ہے'' حقوق نسواں اور آزاد خواتین کا چیمپئن اگر کوئی ہے تو وہ مغرب ہے تو اس لئے آنکھیں بند کر کے فحاشی وعریانی اور بے حیائی کے اس اندھے متعفن اور بدبودار کنویں میں گر جانا چاہیے جہاں ان کی مغربی بہنیں سسک رہی ہیں اور ان کی جانکنی کو رورہی ہیں۔ (جدید تہذیب صفحہ 230)

عورت بلی سے بھی بدتر

امریکہ کی ریاست ''اکلاہوما'' میں عورت کی پٹائی کرنے پر 90 دن کی جیل ہوگی جب کہ کسی بلی کو لات مارنے پر پانچ سال سزائے قید ہوسکتی ہے اور پانچ ہزار ڈالر جرمانہ ہوسکتا ہے۔

سوڈان کی زبوں حالی

سویڈن میں کل خواتین جو ہر سال ملازمت کرتی ہیں ان کی تعداد 20 لاکھ ہے۔ اسی طرح مرد 50 فیصد فیکٹریوں میں ملازمت کرتے ہیں۔ فیکٹریوں میں 30 فیصد خواتین کام کرتی ہیں۔ 1994ء میں سویڈن میں آبادی 8475 ملین تھی ان اعداد وشمار کی روشنی میں ملازمت کرنے والی خواتین کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر ایک مستحکم اور خوشگوار عائلی نظام قائم نہ ہوسکا۔ (جدید تہذیب صفحہ 227)

دیکھا آپ نے جس کو ہم جدید دور کہتے ہیں یورپ وامریکہ جیسے ممالک ترقی پذیر ہیں حالانکہ وہاں جو عورت کے ساتھ ہورہا ہے وہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اور ان ممالک جن کو ہم ترقی پذیر ممالک کہتے ہیں وہاں عورت کو کتنے حقوق حاصل ہیں۔

عورت بحیثیت ماں بعد از اسلام

دین اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں جو حقوق دیئے ہیں وہ اظہر من الشمس ظاہر ہیں یہاں ان میں سے چند حقوق بیان کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے قرآن

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور ماں باپ کا

(سورۂ لقمان آیت نمبر 14)

اللہ عزوجل نے اس آیت میں اولاد کو حکم دیا کہ وہ اپنے والدین کی فرماں برداری کریں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

احادیث سے ماں کی حیثیت بعد اسلام

حدیث نمبر 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور نے فرمایا: تمہاری والدہ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور نے فرمایا: تمہارا والد۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 5626)

حدیث نمبر 3: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! (زندہ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔

(نسائی شریف جلد 2 صفحہ 303 کتاب جہاد رقم 3104)

حدیث نمبر 4: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے۔ (کنز الاعمال شریف جلد 16 صفحہ 461)

حدیث نمبر 5: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تین چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے۔

1-ماں باپ کے چہرے کو'2-قرآن مجید کو'3-اور سمندر کو

(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 476)

حدیث نمبر 6: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو مسلمان اپنے ماں باپ کے چہرے کی طرف خوش ہو کر محبت کی نظر سے دیکھے گا اللہ عزوجل اس کو مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 469)

تشریح وتوضیح

یہاں ہم نے نمونے کے طور پر ہم نے والدہ کے مقام و مرتبے پر چند احادیث پیش کی ہیں ورنہ احادیث میں سے مزید فضائل بیان ہوئے ہیں جو عورت کو بعد از اسلام عطا فرمائے گے۔ چنانچہ احادیث مذکورہ میں سب سے پہلی حدیث میں دیکھیے کہ فرمایا حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ماں ہے مزید فرمایا کہ ان کے قدموں تلے جنت ہے اور ان کے چہرے کو دیکھنا اعبادت ہے اور حتیٰ کہ یہاں تک فرما دیا کہ ان کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے سبحان اللہ عزوجل اس سے بڑھ کر اور کیا والدہ کی شان ہو سکتی ہے اور اب ذرا غور کیجئے کیا اتنے فضائل دین اسلام سے پہلے ہمارے معاشرے کی ماں کو حاصل تھے یا آج جن ممالک مثلاً یورپ' امریکہ' سویڈن جیسے ممالک کو ہم ترقی پذیر ممالک کہتے ہیں کیا وہاں ان کے معاشرے میں والدہ کو اتنا مقام و مرتبہ حاصل نہیں یقیناً نہیں کیونکہ یہ صرف اور صرف دین اسلام کا ہی فیضان ہے۔

عورت بحیثیت بہن قبل از اسلام

قبل از اسلام جس طرح ماں کے حقوق سلب وتلف کر دیئے گئے تھے اسی طرح بحیثیت بہن بھی عورت کے حقوق پامال ہو چکے تھے۔ یہاں تک کے حقیقی بھائی' بہن کی پیدائش پر کسی قسم کی خوشی کا اظہار نہ کرتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کی پیدائش کو اپنے لئے ذلت و رسوائی کی علامت سمجھتا تھا کہ جب اس کی بہن کسی مرد سے وابستہ ہو گی تو وہ مرد اس پر فوقیت جتائے گا۔ اس کے علاوہ اگر بھائی کے سامنے اس کی بہن کو قتل کر دیا جاتا یا زندہ

دفن کر دیا جاتا تو بھائی کے چہرے پر کسی قسم کی غمی یا ہمدردی کے آثار نمودار نہ ہوتے تھے بلکہ بعض مرتبہ ایسا ہوتا کہ بھائی اپنی بہن کے قتل میں اپنے باپ کا معاون و مددگار ہوتا جب وہ اپنی بیٹی کو قتل کرتا یا زندہ درگور کرتا تھا۔ یہ قبیح و شنیع فعل عرب کے بعض قبائل میں قبل از اسلام مروج تھا اور اس عمل بد پر بڑا فخر کیا جاتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بعض ایسے سنگدل بھائی ایسے بھی تھے جو اپنی بہن کے خاتمے کو بڑا اچھا تصور کرتے تھے کہ ذلت و رسوائی کا ایک دھبہ دور ہوا۔ یہی نہیں بلکہ کائنات میں رہنے والے افرادِ انسانی میں بعض ایسے بے شرم بھائی بھی تھے جو اپنی بہن کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرنے میں کسی قسم کی قباحت نہیں سمجھتے تھے ظاہر ہے کہ یہ انتہائی بے شرمی اور بے غیرتی کی بات ہے۔

وہ بہت جسے شربتِ حیات مل جاتا تو وہ اس کے لئے اتنا کڑوا بن جاتا کہ اسے اپنے ہی گھر میں نہ بات کی طرف سے حلاوت ملتی اور نہ ہی بھائی کی طرف سے کوئی حیثیت دی جاتی جب وہ اپنے گھر سے دوسرے گھر میں جاتی تو اسے ایک خادمہ اور لونڈی سے زیادہ حیثیت نہ دی جاتی اور یوں ہی اپنے گھر میں حلاوت کی متلاشی شوہر کے یہاں بھی زندگی کی مزید کڑواہٹ ہی پاتی۔ بہن پر اس کا شوہر بے جا تشدد کرتا رہتا اور بھائی کا دل اس پر بالکل نہیں پسیجتا کہ اس کی بہن پر ظلم و بربریت کے تیر برس رہے ہیں غرض یہ کہ بہن کے لئے بھائی کی تمام خمیت و ہمدردی منجمد ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کے علاوہ میراث و جائیداو میں سے بہنوں کو حصہ نہ دینا یہ تو بالکل عام تھا اور یہ کوئی حیرت انگیز بات نہ تھی کیونکہ جو بھائی بہن کی پیدائش کو ہی بوجھ و ذلت سمجھتا ہو تو وہ پھر میراث اسے کیونکر حصہ دینا گوارہ کرے گا۔ الحاصل جس طرح بھی ممکن ہوتا بہن کے حقوق کو پامال کیا جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ ناروا بیہمانہ سلوک کی بنا پر اس بے جان لوتھڑے کی طرح ہو گئی تھی جس میں نہ کوئی اُمنگ ہو اور نہ کوئی آرزو لیکن اس کے باوجود کوئی اس کی دادرسی کرنے والا نہ تھا کیوں؟ اس لئے کہ جب اپنے ہی بیگانے بن چکے ہوں تو دوسرا کون اپنوں کا کردار ادا کرتا۔

عورت بحیثیت بہن بعد از اسلام

عورت کی خوشیاں، آرزوئیں اور تمنائیں ظلم و ستم اور بربریت کے بدبودار ناسور میں معدوم ہو چکی تھیں کوئی حتف کا پُرسان حال نہ تھا عورت نا اُمیدی و یاسی کا مجسمہ بن چکی تھی کوئی اس کی اُمید و حوصلہ کا تحفہ دینے والا نہ تھا بلکہ ہر طرف حقوق نسواں کو روندنے والے دندناتے پھر رہے تھے کہ ایسے میں آفتاب اسلام طلوع ہوا اور اس نے ہر قسم کی برائیوں کا پردہ چاک کر کے کائنات کے رہنے والوں کو انسانیت کا سبق پڑھایا اور دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ عورتوں کے حقوق کو بھی متعین و مقرر کیا اور حقوق نسواں کے تحت بحیثیت بہن عورت کے حقوق اور اس کے مقام کی محافظت کی چنانچہ اس سلسلے میں چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔

1- اہل عرب کا زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو ان کے باپ کے مرنے کے بعد میراث سے قطعاً محروم کر دیتے تھے ہندو مذہب میں بھی عورت کو میراث کا حق دار تسلیم نہیں کیا گیا اور یورپ تو اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے کہ وہاں تو صرف بڑا بیٹا ہی میراث و جائیداد کا حق دار ہوتا ہے۔ لیکن اسلام نے ان تمام فرسودہ باتوں کی تردید و مذمت کی اور مردوں کے ساتھ عورتوں کے حصے بھی میراث میں مقرر کیے۔ یہ دولت اسلام ہی کی برکتیں ہیں کہ عرب کے رہنے والے وہ نوجوان بیٹے جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد پر خود ہی قبضہ کر لیا کرتے تھے اور مرنے والے کی بیٹیوں یعنی اپنی بہنوں کو پھوٹی کوڑی بھی نہیں دیتے تھے اسلام کی دولت سے سرفراز ہونے کے بعد عرب کے نوجوان ایسے محتاط و کامل ہو گئے کہ والد مرحوم کی وفات کے بعد بہنوں کو جائیداد سے محروم کرنا تو درکنار اس کے بارے سوچنا بہت قبیح جاننے لگے یوں وہ بہن جو قبل از اسلام اپنے باپ کی جائیداد سے محروم کر دی جاتی تھی بعد از اسلام اپنے والد کی جائیداد میں حصے کی ایسے وارث حقدار بن گئی کہ اگر اس کا کوئی انکار کرے تو وہ

قانون الٰہی کا انکار کرنے والا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے والا ہے۔
صحابہ کرام علیہم الرضوان میراث کے معاملے میں کس قدر محتاط تھے۔اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے لگائیے۔

تقسیم میراث کی اہمیت

حدیث نمبر 7: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے والد بزرگوار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انتقال سے قبل مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! میں تم کو (خوشحال) دیکھنا پسند کرتا ہوں اور مجھے کسی طرح سے یہ پسند نہیں کہ تم میرے بعد تنگدست ہو جاؤ لہٰذا میں نے تم کو کھجور کا باغ دیا تھا اب تک تم نے اس سے نفع اُٹھایا وہ تمہارا تھا۔لیکن میرے انتقال کے بعد وہ متروکہ ہو جائے گا لہٰذا وہ باغ ازروئے حکم قرآن حکیم (order of Quran) تمہاری بہنوں اور بھائیوں میں تقسیم ہوگا۔

میں نے عرض کی: بابا جان ایسا ہی ہوگا مگر میری تو ایک ہی بہن یعنی اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں اور تو کوئی بہن نہیں مگر آپ فرمارہے ہیں کہ بہنوں اور بھائیوں میں تقسیم ہوگا تو وہ دوسری بہن کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری سوتیلی ماں حبیبہ بنت خارجہ حاملہ ہیں ان کے شکم میں لڑکی ہے اور وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد اُم کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پیدا ہوئیں۔

(تاریخ الخلفاء مترجم ادیب شہیر شمس بریلوی ص 150)

جب رضاعی بہن کا مقام ایسا ہو تو حقیقی بہن کا مقام کیسا

حنین کے معرکہ کے جنگی قیدیوں میں عورت جس کا نام شماء سعدیہ تھا وہ بھی شامل تھی کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت نے ذکر کیا کہ میں تمہارے صاحب یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوں یہ سن کر لوگ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (Peace Be Upon Him) کی بارگاہ میں لے کر آئے تو شماء سعدیہ

نے عرض کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔

نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم اس بات پر کوئی نشانی اور ثبوت (Prove) رکھتی ہو۔

چنانچہ اس نے نشانی اور ثبوت پیش کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے قبول فرما کر اپنی چادر مبارک (Shwal) اس کے لئے بچھا دی اور اسے اس پر بٹھایا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو (Tears) رُخسار مبارکہ پر بہنے لگے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا جی چاہے تو ہمارے ہاں عزت سے رہو اور اگر اپنی قوم میں جانا چاہو تو تمہیں انعام و اکرام کے ساتھ واپس کر دیں اس نے اس دوسری صورت کو اختیار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک باندی تین غلام (Sleave) اور بھیڑ بکریاں دے کر رخصت کر دیا اور حضرت شیماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نورِ ایمان سے منور ہو کر اپنے شہر لوٹ گئیں۔ (مدارج النبوت ج 2 ص 315)

بحیثیت بہن عورت کی بلندی مقام پر چند احادیث خیر الانعام

حدیث نمبر 8: سرح السنۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے اور ان کو ادب (Respect) سکھائے ان پر مہربانی کرے یہاں تک کے اللہ تعالیٰ انہیں بے نیاز کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب (Confirm) کر دے گا۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! یا دو (یعنی دو کی پرورش میں بھی یہی ثواب ہوگا) فرمایا دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہوگا) اور اگر لوگوں (People) نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کو بھی فرما دیتے۔

(بہار شریعت حصہ 16 ص 170 مشکوٰۃ ص 423) (ترمذی جلد 1 ص 900)

حدیث نمبر 9: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے

ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(الادب المفرد ص 931' ترمذی' کنز العمال جلد 16 ص 448)

حدیث نمبر 10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو لڑکیوں کو پالے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو میں اور وہ (پالنے والا) قیامت کے دن ایسے آئیں گے اور پھر اپنی اُنگلیوں (Fingers) کو ملایا۔ (مسلم شریف' مشکوٰۃ ص 421)

فائدہ (Advantage)

اس حدیث پاک کے تحت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ خوش دلی (Happily) سے دو لڑکیوں کو پال دینا خواہ اپنی بیٹیاں ہوں یا بہنیں یا یتیم بچیاں تو یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب (Closness) کا ذریعہ (Source) ہے۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد 6 ص 546)

حدیث نمبر 11: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو کوئی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ ان کی شادی (Wedding) ہو جائے یا ان کا انتقال (Death) ہو جائے تو وہ میرے ساتھ اس طرح جنت میں ہوگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگشت (Two Fingers) مبارکہ (یعنی) شہادت کی اُنگلی اور درمیانی اُنگلی کو ملایا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط کنز العمال جلد 16 ص 454)

حدیث نمبر 12: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو کوئی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ بیٹیاں یا بہنیں اس کے لئے جہنم کی (Hell) آگ سے پردہ ہوں گی۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کنز العمال جلد 16 ص 447)

لمحہ فکریہ(Thinking Point)

ہمارے معاشرے کی اسلامی بہنیں ذرا سوچیں کہ قبل از اسلام بہن کے زندہ درگور کر دینے پر بھی بھائی کی پیشانی پر افسوس کی ایک پر چھائی بھی نمودار (Appear) نہیں ہوئی تھی لیکن دین اسلام کی اعلیٰ تعلیمات (Teaching) نے بہن کے لئے بھائی کو وہ درس الفت وشفقت دیا کہ بھائی اپنی بہن پر ایک انگلی کو اٹھانا پسند نہیں کرتا۔

یونہی قبل از اسلام(Before Islam) بھائی بجائے اس کے کہ اپنی بہن کی عزت وعصمت کا محافظ بنتا حالت اتنی ابتر ہو چکی تھی کہ بعض علاقوں (Areas) میں بہنوں کے ساتھ ناجائز تعلقات (Bad realations) رکھنے میں کوئی قباحت نہ سمجھی جاتی تھی یہی نہیں بلکہ مجوسیوں کے ہاں ماں بیٹی سے نکاح جائز تھا۔

(نعوذ باللہ) لیکن اسلام نے بہن کے لئے غیرت وحیاء کا وہ جذبہ مرحمت فرمایا کہ بھائی اپنی بہن کی طرف کسی غیر کی ایک آنکھ اُٹھنا بھی برداشت نہیں کرتا غرضیکہ دین اسلام نے جو شفقتیں' ہمدردیاں بحیثیت بہن عورت کیلئے مہیا کیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں وہ ان سے یکسر محروم تھی۔ لہٰذا احسان مندی اور شکر گزاری کا تقاضا یونہی ہے کہ اس کے شب وروز اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں گزریں اور عورت بحیثیت بہن اپنے فرائض کو احسن طریقے سے ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔ مگر افسوس آج ہم اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ چیز مفقود نظر آتی ہے جب کہ گزشتہ زمانہ میں بے شمار پاکیزہ و پارسا خواتین ایسی گزری ہیں جنہوں نے اسلام کی قدر ومنزلت اور حقیقت کو جانا اور اس کی اعلیٰ تعلیمات کو اپنے اوپر لازم و نافذ کر کے دو جہاں کی سرخروئی حاصل کی اور دین اسلام کی ترویج وتدریج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اور ہر طرح کے مصائب وآلام میں ثابت قدم رہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں یہ واقع اس اُمید پر لکھا جاتا ہے کہ کسی کو نصیحت حاصل ہو۔

بعد از اسلام بہنوں کی دیکھ بھال کیلئے بھائی کا جذبہ

حدیث نمبر 13: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگ وار کا انتقال ہوا تو انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑیں تو میں نے ایک ثیبہ عورت سے شادی کر لی۔ مجھ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے نکاح کر لیا میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا: باکرہ سے نکاح کیا یا ثیبہ سے میں نے عرض کی ثیبہ سے آپ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی تو اسے خوش کرتا اور وہ تجھے خوش کرتی میں نے عرض کی میرے والد کا انتقال ہوا تو انہوں نے چند لڑکیاں پیچھے چھوڑیں تو میں نے پسند نہیں کیا کہ ان پر ان جیسی بیوی (یعنی کنواری بیوی) لیکر آؤں چنانچہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی کرے اور ان کی اصلاح کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی عطا فرمائے۔ (بخاری شریف جلد دوم ص88)

عورت بحیثیت بیٹی قبل از اسلام

آج ہمارے معاشرے میں جب کسی گھر میں بیٹی جنم لیتی ہے تو عموماً پورے گھر میں مسرت کی ایک لہر دوڑ پڑتی ہے۔ البتہ یہ ایک الگ بات ہے کہ جتنی خوشی بیٹے کی پیدائش پر ہوتی ہے اتنی خوشی بیٹی کے پیدا ہونے پر نہیں ہوتی۔ لیکن یہ طریقہ صرف ان لوگوں کا ہے جو اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں ورنہ مذہبی گھرانے اور دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے گھرانے بیٹی کی پیدائش پر بھی اتنی ہی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جتنا کے بیٹے کی پیدائش پر۔

یہ حقیقت بات ہے کہ تقریباً ہر گھر میں بیٹی کو ماں کی ممتا باپ کی شفقت اور بھائیوں کی ہمدردیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اگر جنم لینے والی نومولود بچی کی طبیعت ذرا سی خراب ہو جائے تو گھر کے سب افراد ہی پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے رحمت بھرے دین ہی کی بدولت ایک بیٹی کو حاصل ہوا۔ ورنہ قبل از اسلام بعض سنگ دل باپ جنم لینے والی بیٹی کو اپنے لئے ذلت ورسوائی جانتے ہوئے کہ کوئی اس کا داماد بنے یا وہ قبائلی لڑائیوں میں دشمنوں کے ہاتھوں قید ہو کر ہمیشہ کے لئے بدنامی کا باعث بنے۔ اس سے پہلے ہی ان خدشات کو جنم دینے والی جان کو اپنی جھوٹی آن کے بھینٹ چڑھا دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر سنتے ہی پورے گھر میں مایوسی اور نفرت کی پرچھائیاں ڈیرہ ڈال دیتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ (سورۂ نحل آیت 58-59)

ترجمہ: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا رہتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ (کنز الایمان)

حدیث نمبر 14: ایک شخص آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ ہم اہل جاہلیت د بت پرست تھے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے میرے ہاں ایک لڑکی تھی جب میں اسے بلاتا وہ خوش ہو جاتی تھی اک دن میں نے اسے بلایا تو وہ خوشی خوشی میرے پیچھے ہولی۔ جب میں نزدیک ہی اپنے اہل کے ایک کنویں پر پہنچا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کنویں میں گرا دیا وہ بچی اے میرے ابا! اے میرے ابا! کہتی رہی۔ لیکن میں (اسی حال میں اسے چھوڑ کر چلا آیا) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ الخ (دارمی شریف ص 13 جلد اوّل)

درس (Lesson for us)

تاریخ کے آئینے پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ قبل از اسلام

بیٹی کے وجود کو برداشت نہیں کیا جاتا تھا بعض لوگوں میں سفا کی اور درندگی اس قدر تھی کہ وہ بیٹی کے پیدا ہوتے ہی اُسے کیڑے کی مانند مسل دیا کرتے تھے جبکہ بعض لوگ مجبوری کے تحت چند سال انتظار کرتے اور اس کے بعد وہ چند سالہ بچی کو زندہ درگور کر دیتے۔ بیٹی کی آہ و بکا پر باپ کا پتھر جیسا دل ذرا بھی نرم نہ ہوتا۔ جو بیٹیاں قتل ہونے سے بچ جاتیں وہ زندہ رہ کر بھی مردوں سے بدتر زندگی بسر کرتی تھیں کیونکہ ان کو اپنے گھروں میں محبت و شفقت ملتی اور نہ بہوں بیٹے کو محبت و الفت ملتی۔ غرضیکہ عورت بحیثیت بیٹی مٹی کی مانند پاؤں سے روندی جا رہی تھی۔ لیکن بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین اسلام نے بیٹی کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے۔ اس کو جان کر ہمارے معاشرے کی ہر ایک بیٹی غور کرے کہ وہ اس عظیم احسان کو پا کر شکر گزاری کر رہی ہے یا نہیں۔

عورت بطور بیٹی بعد از اسلام

نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے رحمت بھرے دین کی تعلیمات نے کائنات کے رہنے والوں کو بتایا کہ بیٹی شفقت و ہمدردی کی مستحق ہے نہ کہ قتل کئے جانے کی؛ اگر کسی نابکار نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی پکڑ فرمائے گا۔ بیٹیوں کو جائیداد اور میراث سے محروم کرنے والوں کی تردید و مذمت کی گئی اور تعلیمات اسلامیہ نے اس بات کو واضح کیا کہ جس طرح بیٹوں کے لئے میراث سے حصہ مقرر ہے اسی طرح بیٹیوں کے لئے بھی حصہ ہے اور اس کی مخالفت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا اور اس کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والا ہے۔ اب بیٹیوں کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے کی فضیلت اور تاکید میں چند احادیث مبارکہ لکھی جاتیں ہیں تاکہ ہمارے معاشرے کی خواتین اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ اسلام نے عورت کو بحیثیت بیٹی کس قدر عظمت عطا فرمائی۔

حدیث نمبر 15: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور اس کی

توہین نہ کرے اولاد کو............ اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہار شریعت حصہ 16 ص148 'ابوداؤد المجلد الثانی ص700 'مشکوۃ ص433)

حدیث نمبر 16: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا حرام فرمادیا ہے''۔
(رواہ البخاری ومسلم عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ مشکوۃ ص419)

حدیث نمبر 17: حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو پھر وہ لڑکی کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کمزور جان ہے جو ایک کمزور جان سے نکلی ہے۔ جو اس لڑکی کا نگران ہوتا یعنی (اس کی پرورش ونگرانی کرے گا) اسکی قیامت تک مدد کی جاتی رہے گی۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر' کنز العمال ج16 ص449)

حدیث نمبر 18: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولاد کے درمیان تحفہ اور عطیہ میں برابری کا سلوک کرو کیونکہ میں اگر کسی کو کسی پر ترجیح دیتا تو ضرور لڑکیوں کو لڑکوں پر ترجیح دیتا۔ (کنز العمال ج16 ص446)

حدیث نمبر 19: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر میرے پاس آئی اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی دے دی عورت نے کھجور تقسیم کے لڑکیوں کو دے دی اور خود نہیں کھائی جب وہ چلی گئی۔

تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے لڑکیاں دی ہوں اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ لڑکیاں جہنم (Hell) کی آگ سے اس کے لئے روک ہو جائیں گی۔

(بہار شریعت ج16 ص146 مشکوۃ ص421)

حدیث نمبر 20: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جس کی تین بیٹیاں (Three Daughters) یا تین بہنیں (Or Three Sisters) ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔

(الادب المفرد ص31' ترمذی کنزالعمال ج16 ص448)

حدیث نمبر 21: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو دولڑکیوں کو پالے یہاں تک کہ وہ بالغ (Young) ہو جائیں تو میں اور وہ (پالنے والا) قیامت کے دن (The Day of Judgement) ایسے آئیں گے اور پھر آپ نے اپنی انگلیوں کوملایا۔

(مسلم شریف' مشکوۃ ص461)

حدیث نمبر 22: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جس نے ایک لڑکی کا نکاح کرادیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بادشاہ کا تاج پہنائے گا۔ (کنزالعمال ج16 ص451)

مذکورہ احادیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت بحیثیت بیٹی کو جوعظمت اور اعلیٰ مقام دیا اور اس کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا برتاؤ کا حکم دیا زمانہ جاہلیت میں اس سے یکسر محروم کر دی گئی تھی۔

چنانچہ زمانہ گزشتہ کی شکر گزار بیٹیوں نے اس احسان عظیم کی قدرت ومنزلت کو مانتے ہوئے شکر گزاری کی اور احسان مندی کے وہ اعلیٰ نمونے اسلامی تاریخ کے صفحات پر چھوڑے جو اپنی مثال آپ ہیں لہٰذا اس ضمن میں ایک واقع تحریر کیا جاتا ہے تاکہ آج ہمارے معاشرے کی وہ بیٹیاں جو اسلامی تعلیمات (Islamic teachings) سے روگردانی کرنے اور والدین (Parents) کی عزت و ناموس پر دھبہ لگانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتیں انہیں عبرت ونصیحت حاصل ہو اور ان کے علاوہ کے لئے ثابت قدمی کی راہ ہموار ہو۔

عورت کے لئے کونسی بات سب سے بہتر ہے

حدیث نمبر 23: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا عورت کے لئے کون سی بات سب سے بہتر ہے اس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان جو حاضر تھے خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں واپس آکر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ عورت کے لئے سب سے بہتر بات کیا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا عورتوں کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مردان کو دیکھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے یہ جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فاطمہ میری لخت جگر ہے۔ (روہ الدارقطنی فی الافراد)

درس (Lesson for us)

غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سردار نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (Daughter) حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کس قدر بلند و بالا دین کی سمجھ عطا فرمائی کہ پوچھتے ہی فوراً عورت (Women) کے اس عالی شان کردار کو بیان فرمادیا جس کا دین اسلام ان سے تقاضا کرتا ہے۔

عورت بحیثیت بیوی قبل از اسلام

عرب میں ازدواج کی کثرت تھی چنانچہ حضرت غیلان ثقفی (رضی اللہ عنہ) ایمان لائے تو ان کے تحت میں دس عورتیں تھیں جائز سمجھتے تھے چنانچہ ضحاک بن فیروز (علیہ الرحمہ) کا بیان ہے کہ جب میرا باپ اسلام لایا تو اس کے تحت میں دو سگی بہنیں تھیں۔ جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کا بڑا بیٹا اپنی سوتیلی ماں کو میراث میں پاتا۔ چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا ورنہ اپنے کسی اور بھائی یا رشتہ دار کو شادی کے لئے دے دیتا۔ ورنہ

نکاح ثانی سے منع کرتا زنا کاری کا عام رواج تھا اور اسے جائز خیال کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جاہلیت میں نکاح چار طرح کا تھا ایک نکاح متعارف جیسا کہ آج کل ہے کہ زوج اور زوجہ کا مہر معین پر متفق ہو جائیں اور ایجاب وقبول ہو جائے۔

دوسرا نکاح

استعناع بدیں طور پر شوہر اپنی عورت کو حیض سے پاک ہونے کے بعد کہتا کہ فلاں سے استعناع (طلب ولد یعنی بچے کی خواہش) کرے اور خود اس سے مقاربت (جماع) نہ کرتا یہاں تک کہ اس شخص سے (اس کی بیوی کو) حمل ظاہر ہو جاتا۔ اس وقت چاہتا تو وہ اپنی بیوی سے جامعت کرتا یہ استعناع بغرض نجابت ولد (بچے کی پیدائشی خاصیت کی غرض کیا جاتا تھا۔

تیسرا نکاح

بدیں طور پر (اس طرح سے) کہ دس سے کم مرد ایک عورت پر یکے بعد دیگرے داخل ہوتے یہاں تک کہ وہ حاملہ ہو جاتی وضع حمل (بچے کی پیدائش) کے چند روز بعد وہ عورت ان سب مردوں کو بلاتی اور ان سے کہتی کہ تم نے جو کیا وہ تمہیں معلوم ہے میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ پھر وہ ان میں سے ایک کی طرف سے اشارہ کر کے کہتی کہ یہ تیرا بچہ ہے پس وہ اسی کا سمجھا جاتا اور وہ شخص انکار نہیں کرسکتا تھا۔

چوتھا نکاح

بدیں طور کہ بہت سے مرد جمع ہو کر بغایا (زنا کار عورتوں) میں سے کسی پر بے روک ٹوک داخل ہوتے یہ بغایا (زنا کار عورتیں) بطور علامت اپنے دروازوں پر جھنڈے نصب کرتی تھیں جو چاہتا ان کے پاس جاتا جب ان میں سے کوئی حاملہ ہو جاتی تو بچے کی پیدائش کے بعد وہ سب مرد اس کے ہاں جمع ہوتے اور قافہ (ماہر کھوجی یعنی سراغ لگانے میں تجربہ کار) کو بلاتے وہ قافہ اس بچے کو (اس کے اعضاء دیکھ کر فراست) جس سے منسوب کرتا اسی کا بیٹا سمجھا جاتا تھا اور اس سے انکار نہ ہوسکتا تھا۔

ہندوستان میں کثرت ازدواج (کثرت سے نکاح کرنا) اور نیوگ کو جائز سمجھا جاتا تھا۔ شوہر مر جاتا تو بیوہ نکاح ثانی (دوسرا نکاح) نہ کرسکتی تھی بلکہ اسے دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہ تھا۔ شوہر کی چتا میں زندہ جل کر (راکھ) ہو جاتی اور ستی (ہندوؤں میں مردہ شوہر کے ساتھ بیوی کے جل جانے کی (رسم) کا پوتر (صاف پاک) لقب حاصل کرتی ظرفہ (عجیب تماشہ) یہ کہ ایسا حکم صرف عورتوں ہی کے لئے تھا۔ شوہر عورت کی چتا میں نہ جلتا۔

بعض ملکوں میں مثلاً تبت میں کثرت ازدواج کا عکس پایا جاتا تھا اگر عورت ایک مرد سے شادی کرتی تو وہ اس مرد کے دوسرے بھائیوں کی بھی زوجہ سمجھی جاتی تھی۔

مجوسیوں کے ہاں بیٹی اور ماں سے بھی نکاح جائز سمجھا جاتا تھا۔

جزیرہ پاپوا (نیوگنی) کے قدیم باشندوں کے حالات جواب معلوم کئے گئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں شوہر کو اپنی عورت پر پورا اختیار حاصل تھا۔ وہ اپنی شوہر کا مال تھی کیونکہ خاوند اس کے لئے اک رقم ادا کرتا تھا۔ بعض حالات میں شوہر اس کو قتل کرسکتا تھا دنیا کے کسی مذہب میں والدین یا شوہر کے ترکہ (جائیداد) میں عورت کا حق نہ تھا۔

عورت بحیثیت بیوی بعد از اسلام

دین اسلام کی بے مثال تعلیمات نے جہاں عورت کے حقوق بحیثیت ماں بہن بیٹی کے مقرر و متعین کئے وہاں بحیثیت بیوی بھی عورت کے حقوق ایسے ثبت فرمائے کہ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی نبی مکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے مظلوم و بے بس متھوم و بے کس عورت پر سے مظلومیت کی (تاریکیاں) چھٹ گئیں۔ بے بسی کی المناک کڑیاں کٹ گئیں جھوٹی اور خیالی تہمتیں دھل گئیں بے کسی کی گھٹن مصعوبتیں چین وسکون کی فضاؤں میں بدل گئیں۔ چنانچہ یہاں اختصار کے ساتھ چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔ جن سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے رحمت برے دین نے کس

قدر عورتوں کی حق رسی کی۔

اسلام نے عورت کی بحیثیت بیوی بے مثال حق رسی کی

1- قبل از اسلام کثرت ازدواج کی کوئی حد نہ تھی بعض لوگ بھیڑ بکریوں کی طرح عورتوں کو اپنے تحت رکھتے تھے اور ان سے صرف جنسی تعلقات یعنی جنسی تسکین حاصل کرنے اور لونڈیوں کی طرح کام لینے والے کے سوا کوئی دوسرا مقصد نہ ہوتا۔

اسلام نے اسے چار تک محدود کر دیا اور وہ شرطِ عدل کے ساتھ ورنہ ایک ہی پر اکتفا کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً ۝

ترجمہ: بس نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو تین تین اور چار چار اگر تم ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔

درس (Lesson)

تمام اُمت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں۔

حدیث 24: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار رکھنا۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں وہ بھی ساتھ مسلمان ہو گئیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ان میں سے چار رکھو۔ (ابوداؤد جلد دوم ص 182)

پھر بیوی کے درمیان عدل فرض ہے نئی ہو یا پرانی باکرہ ہو یا ثیبہ سب استحقاق (یعنی زوجہ) میں برابر ہیں۔ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنیٰ یعنی رہنے کی

جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔
(ملخصاً تفسیر خزائن العرفان ص92)

حدیث نمبر 25: حدیث پاک میں وارد ہے کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں پھر ان میں عدل و انصاف نہ کرے تو وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کی ایک کروٹ ٹیڑھی ہوگی۔

(ترمذی ابو داؤد)' نسائی' ابن ماجہ' دارمی' راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' مشکوٰۃ ص279' ابن ماجہ جلد 1 ص549)

قبل از اسلام شوہر کئی بیویاں ہونے پر جس کے پاس چاہتا رہتا اور جس کے لئے دوری چاہتا اسے اپنے قرب سے محروم رکھتا گویا کہ ایک طرف سیر تو دوسری چھٹانک کسی کے شب و روز خوشگوار تو کسی کے غم ناک مگر کیا مجال کہ عورت چوں چرا کرنے یا اپنا حق زوجیت طلب کرنے کی مجاز ہو۔

اسلام نے اس بے راہ روی کو ختم کر کے دو یا تین یا چار بیویاں رکھنے پر ان سب کے درمیان عدل کرنا لازم و ضروری قرار دیا یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں ان میں سب عورتوں کا یکساں خیال رکھے ہر ایک کو اس کا پورا حق دے کھانے پینے اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے البتہ وہ بات جو اس کے اختیار میں نہیں اس میں معذور ہے۔ مثلاً ایک بیوی کی محبت زیادہ ہے دوسری کی کم اسی طرح سب کے ساتھ جماع کرنے میں بھی برابری ضروری نہیں لیکن نئی اور پرانی کنواری اور ثیبہ' تندرست اور بیمار' حاملہ اور غیر حاملہ ان سب کے پاس رہنے میں برابری کا سلوک کرنے کا حکم ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ کئی نئی بیوی کے پاس تو سالوں گزار دے جب کہ اپنی پرانی بیوی کے پاس جھانکنے نہ آئے۔

حدیث نمبر 26: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اس وقت کئی چیزیں بیاں کیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو کہ تمہارے پاس ایک ہفتہ رہوں تو دوسری ازواج کے پاس

بھی ایک ہفتہ رہوں گا کیونکہ اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو دوسرے ازواج کے پاس بھی سات سات رہوں گا۔ (صحیح مسلم الجلد الاوّل ص412)

حدیث نمبر 27: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی ازواج میں باریوں کو تقسیم کرتے تھے اور فرماتے اے اللہ! جن چیزوں کا میں مالک ہوں ان میں میری یہ عدل کے ساتھ تقسیم ہے اور جن چیزوں کا مالک نہیں ہوں (یعنی محبت میں کمی بیشی) اور تو مالک ہے ان میں تو مجھ پر ملامت نہ فرمانا۔ (جامع ترمذی 184 ' شرح صحیح مسلم جلد ثالث ص955)

قبل از اسلام بیوی کو لونڈی کی طرح مارنا پیٹنا عام تھا یونہی بیوی کی ناک کان کاٹ دینا کوئی جرم نہیں جانا جاتا تھا۔ بلکہ بعض حالات میں بیوی کو قتل بھی کر دیا جاتا تھا گویا شوہر ایک ظالم حاکم کے روپ دھارے ہوئے تھا اور بیوی مظلوم محکوم بنی ظلم وستم سہہ رہی تھی لوگوں کی آنکھیں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں مگر جاہلیت کا ایسا پردہ آنکھوں پر پڑا ہوا تھا کہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود انجان اور بے خبری کا مجسمہ بنے ہوئے تھے۔

اسلام نے عورت کے ساتھ اس ظلم و بربریت کی سختی سے تردید و مذمت کی اور مردوں کو افراط وتفریط کی وحشیانہ اور ظالمانہ راہوں سے نکال کر اعتدال اور میانہ روی کی منزل پر گامزن کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ (سورۂ نساء: 34)

"ترجمہ: اور جن عورتوں (بیویوں) کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ (اگر پھر بھی نہ سمجھیں تو) نہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو"

حدیث نمبر 28: سلیمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور وعظ ونصیحت کی پھر فرمایا عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں مقید ہیں تم سوا اس کے اور کسی کا حق نہیں رکھتے البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا کام کریں تو انہیں ان کی خواب گاہوں میں علیحدہ کرو اور ان کو معمولی طور پر مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان پر الزام تراشی مت کرو عورتوں پر اور تمہارا عورتوں پر حق ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص 133)

درس

بیوی کو مارنے پیٹنے سے اسلام نے منع کیا ہے البتہ تادیب (سرور واصلاح) کے لئے انہیں خواب گاہوں میں علیحدہ چھوڑا جا سکتا ہے اور معمولی سی مار کے ساتھ تادیب بھی جائز ہے لیکن چہرہ پر مارنے سے گریز کیا جائے یہ اجازت صرف ناگزیر (ضروری) حالات میں ہے۔

تربیت اولاد

اولاد کیسی ہونی چاہیے؟

محترم اسلامی بہنو!

یقیناً وہی اولاد اخروی طور پر نفع بخش ثابت ہوگی جو نیک وصالح ہو اور یہ حقیقت بھی کس سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تربیت کو بڑا دخل ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک مجرم کو تختہ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا وہاں پر موجود لوگوں نے اسے سرزنش کی کہ نامعقول کی ابھی جب کہ تو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟

اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی بھی میری ماں ہے۔ کیونکہ میں بچپن میں کسی کے پیسے چرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور انجام کار آج مجھے پھانسی دی جائے گی۔ (ماخوذ از ''اولاد بگڑنے کے اسباب'' بیان امیر اہلسنت مدظلہ العالی)

اس کے برعکس ماں کی نیک تربیت کی برکت پر مشتمل حکایات بھی ملاحظہ کیجئے۔

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف سے رواں دواں تھا جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے روانہ ہوا تو جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلہ والوں سے مال واسباب لوٹنا شروع کر دیا اس قافلے میں ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر اٹھارہ سال کے لگ بھگ تھی ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا صاحبزادے تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟'' نوجوان بولا'' میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کپڑوں

میں سلے ہوئے ہیں۔ راہزن نے کہا کہ صاحبزادے مذاق نہ کرو سچ سچ بتاؤ نوجوان نے بتایا میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے۔ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا سردار نے کہا: نوجوان کیا بات ہے۔ لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی کئے بغیر اپنی دولت ظاہر کر دی۔ نوجوان نے کہا میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ بیٹا ہر حال میں سچ بولنا۔ بس میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔ نوجوان کا یہ بیان تاثیر کا تیر بن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا چھلکنے لگا۔ اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اُٹھا وہ کہنے لگا صاحبزادے تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پرواہ کئے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوق خدا کا دل دکھا رہا ہوں یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔

(تاریخ مشائخ قادریہ جلد اوّل ص 121 تا 122 بحوالہ الاسرار ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ ص 168 ماخوذاً)

نامساعد حالات اور بگڑی ہوئی اولاد

محترم اسلامی بہنو!

موجودہ حالات میں اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں نیکیاں کرنا بے حد دشوار اور ارتکاب گناہ بہت آسان ہو چکا ہے۔ مسجدوں کی ویرانی' سینما گھروں اور ڈرامہ تھیٹروں کی رونق دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے۔ ٹی وی- وی سی آر' ڈش انٹینا' انٹرنیٹ اور کیبل کا غلط استعمال کرنے والوں نے اپنی آنکھوں سے حیاء دھو ڈالی ہے۔ تکمیل ضروریات اور حصولِ سہولیات جدوجہد نے انسان کو فکر آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ پہلی وجہ ہے دنیاوی شان و شوکت اور ظاہری آن بان مسلمانوں کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے مگر افسوس اپنی قبر کو گلزار جنت بنانے کی تمنا

دلوں میں گھر نہیں کرتی۔ ان مساعد حالات کا ایک بڑا سبب والدین کا اپنی اولاد کی مدنی تربیت سے غافل ہونا بھی ہے۔ کیونکہ فرد سے افراد اور افراد سے معاشرہ بنتا ہے جب فرد کی تربیت صحیح خطوط پر نہیں ہو گی تو اس کے مجموعے سے تشکیل پانے والا معاشرہ زبوں حالی سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے جب والدین کا مقصد حیات حصول دولت آرام طلبی وقت گزاری اور عیش پوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے تو جب تربیت اولاد کی بے اپنائی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر قص و ناقص کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو A-B-C تو بولنا سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا۔ مغربی تہذیب کے طور طریقے کو سمجھائے مگر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں نہ سکھائی۔ جنرل نالج (معلومات عامہ) اس کی اہمیت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا۔ مگر فرض دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی۔ اس کے دل میں مال کی محبت تو ڈالی۔ مگر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں نہ کی اسے دنیاوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحانِ قبر و حشر میں ناکامی سے وحشت نہ دلائی۔ اسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا طریقہ تو نہ بتایا۔ ارتکاب گناہ کی مادر پدری آزادی اور لہو رعب کے طرح طرح کے آلات کا بلا روک ٹوک استعمال کیبل وی سی آر کارستانیاں، رقص و سرور کی محفلوں میں انہماک اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت اور نفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی جیسے گندے نالے میں ڈبکی لگانے والے کے جسم کی طہارت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اولاد کے بگڑنے کے ذمہ دار کون؟

محترمہ اسلامی بہنو!

”عموماً دیکھا گیا ہے کہ بگڑی ہوئی اولاد کے والدین اس کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد کر کے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں۔ مگر یاد رکھئے کہ اولاد کی

تربیت صرف ماں یا محض باپ کی نہیں بلکہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے": (ترجمہ: کنز الایمان)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ (پ28، تحریم:6)	اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں۔ جو اللہ کا کلام نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم وہی کرتے ہیں۔

جب نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے سامنے تلاوت کی تو وہ یوں عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے اہل وعیال کو آتش جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟ سرکار مدینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ عزوجل کو محبوب ہیں اور ان کاموں سے روکو جو ربّ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں۔

(الدار المنثور للسیوطی ج8ص 225)

اور حضور پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت شان ہے، تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب العتق، باب کراہیۃ التطاول الخ، الحدیث 2554، ج2، ص159)

تربیت اولاد کی اہمیت

محترم اسلامی بہنو!

اگر ہم اسلامی اقدار کے حامل ماحول کے متمنی (یعنی خواہش مند) ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی مدنی تربیت بھی کرنی ہوگی کیونکہ اگر ہم تربیت اولاد کی اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت برتتے رہے اور بچوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نفس و شیطان انہیں اپنا آلہ کار بنالیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عصیاں (یعنی گناہوں کے صحرا) میں سرگرداں رکھیں گی اور وہ عمر عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دنیا جمع کرنے میں صرف کردیں گے اور یوں گناہوں کا انبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں گے اور رحمت الٰہی عزوجل شامل حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دنیا سے کف افسوس ملتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جا سوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچوں کی مدنی تربیت نہیں ہوگی تو وہ معاشرے کا بگاڑ دور کرنے کے لئے کیا کردار ادا کرسکیں گے جو خود ڈوب رہا ہو۔ وہ دوسروں کو کیا بچائے گا جو خود خواب غفلت میں ہو وہ دوسرے کو کیا بیدار کرے گا جو خود پستیوں کی طرف محوِ سفر ہو وہ کس کو بلندی کا راستہ کیونکر دکھائے گا۔

سونا جنگل رات اندھیری' چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

صاحب اولاد اسلامی بہنو!

آپ کی اولاد آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی ماں کے آنکھوں کا نور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عزوجل کا بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی اور اسلامی معاشرے کا اہم فرد ہے اگر آپ کی تربیت اسے اللہ عزوجل کی بندگی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اپنے فرماں بردار بنانے کا

خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ اسلام ہی ہے۔ جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع وفرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت' اچھی غذا' اچھے لباس اور دیگر ضرویات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی روحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہوجایئے۔

کیا بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ سمرقند کے ایک عالم ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔ انہوں نے حیرانگی سے پوچھا: ''کیا بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے''؟ اس نے جواب دیا ''جی ہاں! ایسا ہوا ہے ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو نے اسے علم وادب سکھایا؟ اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے پوچھا قرآن کریم سکھایا ہے؟ اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا۔ پھر وہ کیا کرتا ہے۔ اُس نے بتایا وہ کھیتی باڑی کرتا ہے ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ اُس نے تجھے کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا ''نہیں'' ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر چوٹ کی ''میرا خیال تو یہ ہے کہ جب وہ صبح کے وقت گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جارہا ہوگا۔ بیل اس کے آگے اور کتا اس کے پیچھے ہوگا۔ قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں لہٰذا وہ کچھ گنگنا رہا ہوگا ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہوگے۔ اس نے سمجھا ہوگا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی' شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔

(تنبیہ الغافلین' باب حق الولد علی الولد' ص68)

بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟

والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچہ چھوٹا ہے جو چاہے کرے' تھوڑا بڑا ہو جائے تو اس کی اخلاقی تربیت شروع کریں گے۔ ایسے والدین کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ اس کی زندگی کے

ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ پائیدار عمارت' مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جو کچھ بچہ بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے۔ کیونکہ بچے کا دماغ مثل موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں۔ ڈھالا جاسکتا ہے...... بچے کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا......
بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہوگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اسے بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا' اگر اسے سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے۔ اگر اسے سنت کے مطابق کھانے پینے' بیٹھنے' جوتا پہننے' لباس پہننے' سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنایا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

باب نمبر 3

طہارت کا باب
استنجاء کے بیان میں

استنجا کرنے کا طریقہ

بیت الخلاء (Latrine) میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:
بِسْمِ اللهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔
ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع یا اللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھر پہلے الٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہوں سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لیں تاکہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں گر کر ناپاک نہ ہو جائے۔ ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کا بلا عذر غیر محرم کے سامنے سر کھولنا یہ حرام ہے جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رُخ بدل دیں اس میں اُمید ہے کہ اس کے لئے مغفرت فرمادی جائے۔

(فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ضرورت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی پر غور نہ کرے یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب اذان سے نہ دے اور اگر چھینکے زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہے اور بغیر ضرورت اپنی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے اور نہ نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کے

اس سے بواسیر (Piles) کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے۔ نہ بلاضرورت کھنکارے نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم وحیاء کے ساتھ سر جھکائے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

جب فارغ ہو جائے تو پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے اور عورت کے لئے پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُنگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سرانہ لگے پہلے بیچ کی انگلی اونچی رکھے پھر جو اسکے ساتھ والی انگلی ہے اس کے بعد چھینگلیا اونچی رکھنے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 49)

اور جب بعد فراغت بیت الخلاء سے باہر آنے لگے تو پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے۔

الحمد لله الذی اذهب عنی ما یوذینی و امسك علی ما ینفعنی ۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم پر ہے ایک کا حکم سخت ہے اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

نجاست غلیظہ

انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو تو اس کو نجاست غلیظہ کہتے مثلاً جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض ونفاس واستحاضہ کا خون، مذی، ودی وغیرہ۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ

جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر یہ بہت استخفاف ہے تو کفر ہے اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر درہم سے کم ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

نجاست خفیفہ

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے مثلاً جیسے گائے' بیل' بھینس' بکری' اونٹ وغیرہا ان کا پیشاب' نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندہ کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہیں مثلاً جیسے کوا' چیل' شکرا' باز بہری سے یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اور اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین (Sleeve) میں اس کی چوتھائی سے کم یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہو گی) (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست سے چیزوں (کپڑے یا بدن) کے پاک کرنے کا طریقہ

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نجاست اگر ولدار یعنی گاڑھی ہو مثلاً جیسے پاخانہ' گوبر' خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے پاک ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب (Good) ہے اور اگر نجاست گاڑھی نہ ہو بلکہ پتلی ہو پیشاب وغیرہ تو تین

مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ اپنی پوری قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

حیض کا بیان

عورت کا جو خون اوقات معلومہ (ایام مخصوصہ) میں عورت کے بالغ ہونے کے بعد اس کے رحم کے چھوڑنے سے جاری ہوتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں اور ان اوقات کے علاوہ جو خون جاری ہوتا ہے استحاضہ کہتے ہیں۔ حیض کا خون رحم کی گہرائی سے نکلتا ہے۔
(علامہ یحیٰی بن شرف نووی شرح مسلم جلد 1 صفحہ 141)

حیض کے ابتداء کی وجہ

ابتداء میں حیض کا سبب (Reason) یہ تھا کہ حضرت حوا علیہ السلام سے جب شجر ممنوعہ کھانے کی وجہ سے ربِّ حقیقی کی نافرمانی ہوئی تو اللہ عزوجل نے ان کو حیض کے ساتھ مبتلا کر دیا پس اس وقت سے اب تک ان کی اولاد میں یہ ابتلا برابر جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ (شرح الہدایہ جلد 1 کتاب طہارت باب الحیض صفحہ 258)

حیض کے مسائل

☆ حیض کی مدت کم از کم تین دن تین راتیں ہیں۔ یعنی پورے 72 گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 54)

☆ کرن چمکی تھی کہ حیض شروع ہوا اور تین دن اور تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکتے ہی وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ ان تین دن رات کی مقدار 72 گھنٹے نہیں ہے۔ مگر طلوع سے طلوع تک غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔
(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 54)

☆ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے۔ جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے۔ جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔

(بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 57)

☆ طلوع وغروب کے علاوہ اگر کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو وہی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور ایک رات شمار ہوگا۔ مثلاً آج صبح کو 9 بجے شروع ہوا تو کل صبح ٹھیک 9 بجے ایک دن رات شمار ہوگا۔ (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 42)

حیض والی عورت کے ساتھ کھانا کھانا

حیض والی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے۔

حدیث نمبر 1: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو عالم شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ ٹھہراتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عورتوں سے) جماع کے سوا ہر شے کرو"۔

لہٰذا اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حیض کے دنوں میں عورت کو الگ رکھنا یہودیوں کے فعل سے مشابہت رکھتا ہے۔ (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 1

(9) نو سال کی عمر سے پہلے خون آنا

(9) نو سال کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استخاضہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

حیض والی کو چھپ کر کھانا

خصوصاً حیض والی عورت کے لئے چھپ کر کھانا بہتر ہے۔ (رمضان میں)

(بہار شریعت حصہ دوم)

حالتِ حیض میں جماع کرنا

اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کیا تو حرام ہے اور سخت گناہ گار ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم)

روزے کی حالت میں حیض آنا

روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضاء کرے اگر روزہ فرض تھا تو قضاء فرض ہے اور اگر روزہ نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری)

معلّمہ حائضہ قرآن مجید کیسے پڑھائے

معلّمہ (Lady Teacher) کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 42)

حیض یا استخاضہ

دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اگر پورے پندرہ دن نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو وہ استخاضہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 43)

حیض کی حالت میں نماز کا حکم

حیض کے دنوں میں حائضہ عورت پر نمازیں معاف ہیں اور ان کی کوئی قضا نہیں ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 48)

البتہ حیض کے دنوں میں رمضان کے روزے ہونے پر ان کی قضا رکھنا فرض ہے

نفاس کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 354)

نفاس کی ضروری وضاحت

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں اس کی زیادہ سے زیادہ مدت (Time) چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہٰذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کرے اور چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کرے اور نماز و روزہ شروع ہو گئے اگر چالیس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نماز و روزہ وغیرہ ادا کرتی رہی چالیس دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دن نفاس کے ٹھہریں گے جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار ہو گئے یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد (4) 354)

نفاس کے مسائل

☆ کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات تو نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔ (درمختار)

☆ اگر دونوں بچوں کی پیدائش میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد

بھی نفاس ہے۔ (درمختار)

☆ حیض و نفاس والی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

☆ ایسی عورت کو مسجد میں جانا یا خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے یونہی مسجد سے گزرنا یا اس حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت کرنا حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

(درالمختار)

☆ اس حالت (یعنی حیض و نفاس) میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے بلکہ نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں ہاں روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری)

ایک مدنی پھول

حیض و نفاس والی عورت نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ وغیرہ دعائیں پڑھ لیا کرے۔ جتنی دیر نماز پڑھتی تھی تا کہ عادت (ذکر الٰہی) قائم رہے۔ (فتاوی عالمگیری)

☆ بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان (Doubt) ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پہلے ختم ہو جائے تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہو سکے تو اشارہ سے پڑھے وضو نہ کرے تو تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوگی۔ توبہ کرے اور بعد طہارت قضاء پڑھے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

☆ نفاس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے ہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

حیض و نفاس والی عورت کا قرآن کا چھونا

حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ

اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

☆ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59

☆ جزدان(Satchel) میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

☆ حیض ونفاس کی حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہے۔قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و دینی کتب پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

ضروری بہت ضروری

نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اور اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ان علاقوں میں جو بعض جگہ ان کے برتن الگ کر دیتی ہیں۔ بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یا انہیں کسی برتن سے ہاتھ لگانے نہیں دیتی۔ یہ اس طرح کی یہود و ہنود کی رسمیں(Custonms) ہیں۔ایسی بے ہودہ رسموں سے دور رہنا لازم ہے اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ (یعنی نفاس کے چالیس دن) پورا نہ ہوئے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہانے میں بیماری کا پورا اندیشہ ہے تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں۔(بہار شریعت حصہ دوم)

استحاضہ کا بیان

استحاضہ وہ خون ہے جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے آئے لیکن نہ تو عادی

طور پر اور نہ بچہ کی پیدائش کے بعد بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے ہو۔

استحاضہ کے مسائل

☆ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔
(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس مستحاضہ کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت (Condition) میں گزر جانے پر اس کو معذور کیا جائے گا ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔
(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ اگر کپڑا رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھ لی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یونہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 63)

☆ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 63)

☆ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی کی جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

ماہواری کے دور کی احتیاطیں

1- ماہواری (Per Menses) کے دنوں میں پر سکون رہیں اور کوئی محنت و مشقت کا کام یا بھاری چیز کو اٹھانے کی غلطی کبھی نہ کریں اس کے نتیجے میں رحم اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے یا اعضائے نسوانی میں کوئی بھی بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔

2- کسی طرح بھی جسم میں ٹھنڈ نہیں لگنی چاہیے۔

3- اپنی سوچ مدنی (دینی) رکھیں اور اخلاقیات کے متعلق کتب وغیرہ کا مطالعہ کریں اور بُرے وگندے خیالات سے احتیاط برتیں۔

4- ماہواری کا خون رکنا نہیں چاہیے اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اس قسم کے صاف ستھرے کپڑے یا اسپنج والے پیڈ استعمال کرنے چاہئیں جو اس خون کو جذب کر لیں۔

5- ان کپڑوں یا پیڈوں کو ضرورت کے مطابق بدلتا رہنا چاہیے اور ہمیشہ صاف ستھرے اور جراثیم سے پاک کپڑے یا پیڈ استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ پرانے یا بغیر گرم پانی میں دھوئے کپڑے جراثیم (Germs) سے آلودہ ہو جاتے ہیں جو خطرناک بیماری کا سبب بن سکتے ہیں۔

6- ماہواری کے خون کے داغ کپڑوں کو دھونے پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ داغ ختم نہ ہوں تو ہو سکتا ہے ماہواری میں کوئی نقص واقع ہو گیا ہو جس کا فوری علاج کرانا چاہیے۔

7- صاف اور ناصاف خون کی پہچان بھی اسی طرح ہوتی ہے صاف خون کا داغ گہرا لال ہوگا اور اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی سرخی بتدریج پیلی پڑتی دکھائی دے گی اس کے برخلاف اگر خون کی اصل جگہ پیلی اور ہلکی دکھائی دے اور اس کے آس پاس کی گولائی گہری لال دکھائی دے تو سمجھنا چاہیے کہ ماہواری میں کوئی خرابی ہو گئی ہے اور فوری علاج معالجہ پر توجہ دینی چاہیے۔

8- شرمگاہ کے اندر اسپنج یا کپڑا وغیرہ کچھ بھی نہیں رکھنا چاہیے۔
9- بعض ایسی خواتین جو گیلے کپڑے پہن کر ان دنوں میں سوتی ہیں ان کو جوڑوں کے درد میں مبتلا دیکھا گیا ہے یہ احتیاط استقرار حمل اور زچگی تک کرنا بہتر ہے۔
10- ان دنوں، دکھ، غصہ، لڑائی جھگڑا وغیرہ کا خیال بھی دل میں نہیں آنا چاہیے کہ ماہواری کے دنوں میں گرمی زیادہ بڑھ جاتی ہے نتیجتاً قدرتی طور پر کہ ٹھنڈ میں رہے اور آرام کرے۔
11- پہلی مرتبہ ماہواری کا خون جاری ہونے پر بعض لڑکیوں کو معلومات نہ ہونے کے سبب ڈر اور خوف ہو جاتا ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ گھر کی دوسری سمجھدار عورتیں ماہواری سے متعلق مکمل معلومات احتیاطاً ان کو بتا دیں کیونکہ نہ بتانے سے کبھی کبھی بڑی مصیبت اٹھانی پڑ جاتی ہے۔

ان مذکورہ احتیاطوں پر عمل نہ کرنے سے ماہواری میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور کئی طرح کے اندرونی پیچیدہ امراض (Complicated Diseases) پیدا ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں عورت اپنی صحت خراب کر بیٹھتی ہے اور بعض اوقات زندگی ہی داؤ پر لگ جاتی ہے۔ بہت سی خواتین کو ان دنوں میں کوئلہ، مٹی وغیرہ اشیاء کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے جو پیٹ کے مختلف امراض پیدا کر سکتی ہیں۔

جنب کے احکام ومسائل

جنب کی تعریف

"جنب" ایسے مرد وعورت کو کہتے ہیں جن پر غسل فرض ہو گیا ہو اور اس ناپاکی (Pollution) کی حالت کو "جنابت" کہتے ہیں۔

غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب

1- منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 4)

2- احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔(خلاصۃ الفتاوی جلد 1 صفحہ 13)

3- شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی صفحہ 97)

4- حیض سے فارغ ہونا۔(ایضاً)

5- نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔

(تبیین الحائق جلد 1 صفحہ 17)

نوٹ: اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔

عورتیں غسل جنابت میں اکثر تاخیر کر دیتی ہیں یہاں تک کہ نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی طرح اگر رات میں کسی وجہ سے ناپاک ہو گئیں غسل کی ضرورت پڑ گئی تو صبح ہی غسل کر کے صبح فجر کی نماز نہیں پڑھتی ہیں بلکہ دن چڑھے غسل کرتی ہیں اور کسی بھی نماز کا قضا کر دینا وقت پر نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا غسل کی ضرورت پر صبح جلد ہی غسل کر کے صبح فجر کی نماز کو وقت پر پڑھ لے۔ غسل کا انتظام رکھنا واجب ہے۔ اس وقت ٹھنڈے پانی سے نقصان ہو تو گرم پانی کا انتظام رکھنا واجب ہے تا کہ نمازِ فجر وقت پر ادا کر سکے۔

غسل جنابت نہ کرنے پر وعید

حدیث نمبر 2: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، سیّد المبغلین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنبی (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔

(مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 50)

حدیث نمبر 3: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان کے قریب نہیں 1 کافر کا مردہ 2 خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا) 3 جنب۔(مشکوۃ شریف جلد دوم صفحہ 50)

تشریح وتوضیح

ان مذکورہ احادیث میں جنابت (یعنی جس پر غسل فرض ہو جائے) والے پر وعید (Threat) آئی ہے۔

جنبی (جس پر غسل فرض ہے) کے احکام

☆ جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا' طواف کرنا' قرآن مجید چھونا اگر چہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویز لکھنا یا ایسا تصویر چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔

☆ اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے' یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔ (شامی جلد 1 صفحہ 161)

☆ روپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یونہی جس برتن یا گلاس پر سورۃ یا آیت لکھی ہو تو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جب کہ خاص بہ نیت شفا ہو۔

☆ قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگر چہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔ (درمختار جلد 1 صفحہ 161)

☆ ان سب کو فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگر چہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (شامی جلد 1 صفحہ 163)

طہارت کے احکام و مسائل

نماز کے لئے طہارت ایسی ضروری (Necessary) چیز ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔

حدیث نمبر 4: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سیّد المبغلین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم کو خود سنا آپ فرمارہے تھے کہ کوئی نماز طہارت و وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے دیا گیا کوئی صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف جلد 1 صفحہ)

تشریح و توضیح

اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہو گیا کہ طہارت و وضو کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

طہارت کی قسمیں

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

1-طہارت صغریٰ 2-طہارت کبریٰ

اور طہارت صغریٰ وضو ہے اور طہارت کبریٰ غسل ہے جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدث اکبر

وضو کا بیان

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں:

1- منہ دھونا
2- کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا
3- سر کا مسح کرنا

4- ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا۔ (شامی جلد 1 صفحہ 203)

فرض کی تعریف

ہمارے (احناف کے) نزدیک فرض اس حکم کو کہتے ہیں جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو جس میں شبہ نہ ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا کرنے والا مستحق ثواب اور اس کو ترک کرنے والا مستحق عقاب ہوگا۔ (شرح ہدایہ جلد 1 صفحہ 121۔ کتاب الطہارات) یعنی اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو کی بارہ سنتیں ہیں

1- نیت کرنا۔

2- بسم اللہ پڑھنا۔ اگر وضو سے قبل بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیں تو جب تک با وضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 513 رقم 1112)

3- دونوں ہاتھوں پہنچوں تک دھونا۔

4- تین بار مسواک کرنا۔

5- تین چلو سے تین بار کلی کرنا۔

6- روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا۔

7- تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

8- داڑھی ہو تو اس کا خلال کرنا۔

9- ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

10- پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا۔

11- کانوں کا مسح کرنا۔

12- فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا اور پے در پے

وضو کرنا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھو لینا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 6)

سنت کی تعریف

سنت وہ فعل ہے جس پر حضور تاجدار رسالت، پیکر علم و حکمت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار ترک کے ساتھ ہیشگی فرمائی ہے۔(ھدا شرح ھدایہ جلد 1 صفحہ 125 کتاب الطہارت) یا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کرنے کی تاکید (Confirmation) فرمائی اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت برا۔ یہاں تک کہ جو اس کے چھوڑنے کی عادت ڈال لے وہ عذاب کا مستحق ہے۔

سنت پر عمل کے فضائل

حدیث نمبر 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اُمت کے بگڑتے وقت میری سنت کو مضبوطی (Durability) سے تھامے رکھا (یعنی اس پر عمل کرتا رہا) تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

(1-طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 315 رقم 5414) (2-حلیۃ اولیاء جلد 8 صفحہ 200)(3-الفردوس جلد 4 صفحہ 198 رقم 6608) (4-مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 55 باب الاعتصام بالکتاب و سنۃ) (5-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 41 رقم 65)(6-مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 172) (7-میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 270)

حدیث نمبر 6: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ تین مرتبہ فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟

حضور شفیع روز شمار دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء وہ ہیں جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔

(1-ابن عساکر جلد 51 صفحہ 46)(2-کنز العمال جلد 10 صفحہ 229 رقم 29209)

حدیث نمبر 7: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 241 ابواب علم رقم 576)

تشریح وتوضیح: مذکورہ حدیثوں میں سنت پر عمل کرنے والوں کے لئے انعامات کا ذکر ہے کہ جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرے گا اس کے لئے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ سنت پر عمل کرنے والوں کو تین سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے اور اس سے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جو سنت پر عمل کرے اس پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ دعا سنت پر عمل کرنے والے کے متعلق ایک مرتبہ نہیں بلکہ راوی فرماتے ہیں: تین مرتبہ دعا فرمائی اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ سبحان اللہ عزوجل اے سنت پر عمل کرنے والو! تمہیں حضور نور کے پیکر، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مژدۂ جنت مبارک ہو۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

میری روح جب نکل کر تیری سنتوں پر چل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

وضو کے مستحبات

وضو کے 22 بائیس مستحبات ہیں۔

1- قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھنا۔
2- پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔
3- اطمینان سے وضو کرنا۔
4- اعضائے وضو پر پہلے پانی چپڑ لینا خصوصاً سردیوں میں۔
5- وضو کرنے میں بغیر ضرورت کسی سے مدد نہ لینا۔

6- سیدھے ہاتھ سے کلی کرنا۔
7- سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا۔
8- اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
9- الٹے ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا۔
10- اُنگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح۔
11- کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنگلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا۔
12- انگوٹھی کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو۔ (خلاصۃ الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 23)
13- معذور شرعی نہ ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا۔
14- جو کامل طور پر وضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اس کا کوؤں یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے، ٹخنوں، ایڑیوں، تلوؤں، کونچوں یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے، گھائیوں اور کہنیوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا۔
15- وضو کا لوٹا الٹی طرف رکھے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وضو کریں تو سیدھی جانب رکھیے۔
16- چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا۔
17- دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔
18- ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا۔
19- ابتداء میں بسم اللہ کے ساتھ درود شریف اور کلمہ شہادت پڑھ لینا۔
20- وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(کنز العمال جلد 9 صفحہ 136 رقم 26133)

21- بعد وضو میانی یعنی پاجامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے اس پر پانی چھڑکنا (ایضاً)
22- اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا جسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

(ردالمحتار جلد 1 صفحہ 266)

مستحب کی تعریف

وہ عمل جس کا کرنا شریعت کو پسند (Choice) ہے مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی نہ ہو اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

وضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وضو کے لئے نیت کرنا سنت ہے۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے کہ میں حکم الٰہی بجا لانے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے وضو کر رہی ہوں بسم اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنت ہے بلکہ بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیں کہ جب تک باوضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے اب دونوں ہاتھ تین بار پہنچوں تک دھوئیے۔ (نل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے اور ہر بار مسواک کو دھو لیجئے۔ حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قرأت اور ذکر اللہ عزوجل کے لئے منہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہیے۔ (احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 182) اب سیدھے ہاتھ کے تین چلو پانی سے (ہر بار نل بند کر کے) اس طرح تین کلیاں کیجئے کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چلو (اب ہر بار آدھا چلو پانی کافی ہے) سے ہر بار نل بند کر کے تین بار ناک میں نرم گوشت (Soft Meat) تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیے (اب نل بند کر کے) الٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سارا چہرہ اس طرح دھوئیے کہ جہاں سے عادتاً سر کے بال اگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے پھر پہلے سیدھا ہاتھ انگلیوں کے

سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر الٹا ہاتھ دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چلو میں پانی لے کر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چلو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازت صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اسراف ہے اب (نل بند کر کے) سر کا مسح اس طرح کیجئے کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی (Fate) کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گدی تک اس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر گدی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے۔ کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مس نہیں ہونے چاہئیں پھر کانوں کی اندرونی سطح کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہری سطح کا مسح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے) اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجہ نل کھلا چھوڑ دینا یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گناہ ہے۔

اب پہلے سیدھا پھر الٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے (خلال کے دوران نل رکھئے) اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور الٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کر لیجئے۔

وضو کے مکروہات

وضو کے پندرہ 15 مکروہات ہیں۔

1- وضو کے لئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا۔

2- ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا۔

3- اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا۔

4- قبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا کلی کرنا۔

5- زیادہ پانی خرچ کرنا۔

6- اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

7- منہ پر پانی مارنا۔

8- منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

9- ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ روافض اور ہندوؤں کا شعار ہے۔

10- گلے کا مسح کرنا۔

11- الٹے ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا۔

12- سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

13- تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔

14- دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔

15- ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ گیا تو وضو ہی نہ ہو گا۔

مکروہ کی تعریف

وضو کی ہر سنت کا ترک مکروہ ہے اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 22)

وضو کے فضائل

حدیث نمبر 8: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت، پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے ایمان والو) جب تم وضو کرو تو بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارے محافظ (Protector) فرشتے تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے۔ (طبرانی صغیر جلد 1 صفحہ 132 رقم 196)

حدیث نمبر 9: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدی نے ارشاد فرمایا کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔

(1-ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ) (2-مسند امام احمد بن حنبل رقم 14597)

حدیث نمبر 10: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کا خوش دلی سے مکمل کرنا نصف ایمان ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد صفحہ)

حدیث نمبر 11: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤمن (مرد و عورت) وضو کرتا ہے۔ پس جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کا ہر وہ گناہ جو اس کی دونوں آنکھوں نے کیا تھا وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ گناہ نکل جاتا ہے یا اِس جیسا کوئی لفظ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کا ہر وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جو اس کے پاؤں نے کئے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک وہ وضو کرنے سے گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ (ترمذی شریف جلد 1 صفحہ)

تشریح و توضیح: ان مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی بہت اہمیت ہے اور

اس کے ساتھ ساتھ اس کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں۔

وضو میں مسواک کی فضیلت

حدیث نمبر 12: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکر عظمت و شرافت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت (نماز) پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 102 کتاب الطہارۃ رقم 18)

ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت

حدیث نمبر 13: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صبح حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پکارا پھر دریافت فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ کون سی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں تو حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) یہی وجہ ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد رقم 23057)

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

حدیث نمبر 14: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّد المبلغین سیّد المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کامل وضو کر کے پھر یہ کلمہ پڑھے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"۔

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (مسلم شریف جلد 1 صفحہ کتاب الطہارت رقم 234)

غسل کے احکام و مسائل

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔

1- کلی کرنا۔

2- ناک میں پانی چڑھانا۔

3- تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔ (فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 13)

1- کلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پرزے، گوشت، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔

(خلاصۃ الفتاوی جلد 1 صفحہ 21)

2- ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا۔ بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے (خلاصۃ الفتاوی جلد 1 صفحہ 21) نیز ناک کے اندر کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

3- تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔ جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو

سوکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 14)

غسل کا طریقہ (حنفی)

بغیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے غسل کرتی ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے پھر استنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر کہیں اگر نجاست ہو تو اس کو دور کیجئے پھر نماز کی طرح کا وضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے۔ ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیجئے خصوصاً سردیوں میں: (اس دوران صابن بھی لگا سکتی ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار الٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہوں تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ عورت کو تو اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ دوران غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دعا بھی نہ پڑھیے، نہانے کے بعد تولیہ (Towel) وغیرہ سے بدن پونچھنے میں حرج نہیں نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل (نماز) ادا کرنا مستحب ہے۔ (عامہ کتب فقہ حنفی)

غسل کی احتیاطیں

1- اگر عورت کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف بالوں کا جڑ تک تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 13)

2- اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا سوراخ ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔

3- بھنوؤں کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کھال کا دھونا فرض ہے۔

4- کانوں پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔
5- ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا۔
6- ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں۔
7- پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔
8- ناف (Navel) میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہے میں شک ہو تو ناف میں اُنگلی ڈال کر دھوئیں۔
9- دونوں سرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں۔
10- پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔ (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 34)
11- ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیں۔
12- پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں۔
13- فرج خارج (یعنی عورت کی شرم گاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں۔
14- فرج داخل (یعنی شرم گاہ کے اندرونی حصے) میں اُنگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مستحب ہے۔
15- اگر حیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو کسی پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (بہارشریعت حصہ دوم)
16- اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب

1- منی کا اپنی جگہ سے شہوت (............) کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 4)

2- احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔ (خلاصۃ الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 13)

3- شرم گاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو انزال ہو یا نہ ہو' دونوں پر غسل فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی صفحہ 97)

4- حیض سے فارغ ہونا۔ (ایضاً)

5- نفاس (یعنی بچہ جننے پر جوخون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔

باب نمبر 4

باب الصلوٰۃ

نماز کی شرائط

نماز کی چھ شرطیں ہیں۔

1-طہارت

نماز پڑھنے والے کا بدن' لباس اور جس جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی صفحہ 207)

2-ستر عورت

جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضاء منہ کی ٹکلی' دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلوؤں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے البتہ (Positively) اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک) پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مفتی بہ قول پر نماز درست ہے(الدر المختار معہ ردالمحتار جلد 2 صفحہ 93) اگر ایسا باریک کپڑا پہننا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 58)

3-استقبال قبلہ

یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا۔

4-وقت

یعنی جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نماز عصر ادا کرنی ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقت عصر شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔(غنیۃ المستملی صفحہ 224)

تین وقت مکروہ ہیں

1-طلوع آفتاب سے لے کر بیس منٹ بعد تک۔

2-غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے۔

3-نصف النہار یعنی ضحوہ کبریٰ سے لے کر زوال آفتاب تک ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔

5-نیت

نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 65) عربی زبان میں کہنا بھی ضروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔

6-تکبیر تحریمہ

یعنی نماز کو "اللہ اکبر" کہہ کر شروع کرنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 68)

نماز کے فرائض

نماز کے سات فرض ہیں۔

1-تکبیر تحریمہ

2-قیام

3-قرأت

4-رکوع

5-سجود

6-قعدہ اخیرہ

7-خروج بصنعہ

1-تکبیر تحریمہ

درحقیقت تکبیر تحریمہ یعنی (تکبیر اولیٰ) شرائط نماز میں سے ہے۔ مگر نماز کے افعال

سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض سے بھی شمار کیا گیا ہے۔

(غنیہ صفحہ 253)

2- قیام

یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہے بقدر قرأت فرض قیام بھی فرض بقدر واجب واجب' اور بقدر سنت سنت۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 163)

خبردار!

بعض لوگ معمولی سی تکلیف (Trouble) (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ وہ اس حکم شرعی پر غور کریں جتنی نمازیں قدرت قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 64)

3- قرأت

•• قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز (نمایاں) ہو جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 69)

آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سن لے (منیۃ المصلی صفحہ 271) اگر حروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ (Slowly) کہ خود نہ سنا اور کوئی رکاوٹ مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 69)

4- رکوع

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے (درمختار جلد 2 صفحہ 166) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

☆ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ ہاتھ رکھ دے۔ ہاتھ کی انگلیوں کو ملی ہوئی رکھے۔ پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔ دونوں ٹخنے ملا دے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1)

☆ رکوع کا وقت یہ ہے کہ حالت قیام میں سورت ختم کرنے کے بعد رکوع کو جائیں قرأت کے بعد فوراً رکوع کرنا واجب ہے۔

☆ رکوع میں ٹخنوں کا ملا ہونا اور پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ (طحطاوی) دونوں تلوے جمے رہنے کے ساتھ خفیف سے جھکا کے ساتھ ٹخنے بلا تکلف مل جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 169)

5-سجود

حدیث نمبر 1: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور رحمت دو عالم نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے ان میں منہ اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے (Paws) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 287 کتاب الصلوۃ رقم 1001)

☆ ہر رکعت میں دوبارہ سجدہ فرض ہے۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 167)

☆ عورت جب سجدے میں جائے تو پہلے زمین پر گھٹنے رکھے پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے جب سجدے سے اٹھے تو اس کا الٹ کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک، پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو سمٹ کر بیٹھے اور سمٹ کر سجدہ کرے اور مرد کی طرح اپنے اعضاء کو الگ نہ کرے عورت کو چاہیے کہ خوب سمٹ کر سجدہ کرے بازو کروٹوں سے ملا دے۔ پیٹ ران سے ملا دے ران پنڈلیوں اور پنڈلیاں زمین سے اور دونوں قدم سیدھی جانب نکال دے پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے اسی طرح ہاتھ بھی زمین سے چمٹ جائیں اور بازوؤں کو کروٹوں سے ملا دے۔ (کتب عامہ)

6-قعدۂ اخیرہ

یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تشہد (یعنی پوری التحیات) رسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 70)

☆ خاص کر عورتوں کیلئے دو زانوں یعنی قعدہ اخیرہ کی حالت (Condition) میں زمین سے چمٹ کر بیٹھنا سنت ہے۔

ہمارے علماء نے عورتوں کے لئے تورک کا قول لیا کہ اس میں زیادہ ستر اور آسانی ہے اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 149)

کیونکہ خواتین کے معاملے میں شرع شریف کا مطالبہ کمال ستر و حجاب ہے اس لئے کہ خواتین عورت مستورہ کی مالک ہوتی ہے۔

حدیث نمبر 2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد المبغلین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تمام کی تمام قابل ستر و حجاب ہے۔ (ترمذی شریف ابواب الرضاع) (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 148)

☆ قعدہ میں بیٹھنے کی حالت یہ ہوگی کہ دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دیں اور بائیں یعنی اُلٹی سیرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران اور اُلٹا ہاتھ ران پر اس طرح رکھیں کہ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی اور گھٹنوں کو نہیں پکڑنا ہے۔

التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کلمہ "لا" کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی (Palm) سے ملائے اور لفظ لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ "الا" پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔

(بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 45)

حدیث نمبر 3: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور وحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (التحیات میں) انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دار دھاری دار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 119)

حدیث نمبر 4: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکاری مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (التحیات میں انگلی سے اشارہ کرنا) شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 صفحہ 132)

7-خروج بصنعہ

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی ارادۃً) کرنا جو نماز سے باہر کر دے مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی یعنی اس نماز کا لوٹانا واجب ہوگا اور اگر بلا قصدا کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ (غنیۃ المستملی صفحہ 286)

سجدۂ سہو کا طریقہ

☆ کسی قعدہ میں تشہد سے کچھ رہ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 127)

☆ التحیات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لیجئے سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 121)

سجدۂ سہو کرنا بھول جائے تو کیا کرے

سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا اور جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام کرنا وغیرہ منافی نماز ہے یہ نہیں پائی گئی تو اب سجدہ سہو کر لے اور اگر مذکورہ چیزیں یعنی کلام کرنا وغیرہ پائی گئی تو اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہوسکتا۔ (یعنی نماز دوبارہ

پڑھے گی)(درمختار جلد معہ ردالمحتار جلد 2 صفحہ 565)

نماز کا طریقہ (حنفی)

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو کہ یہ سنت ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 155)

پھر نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے اور چادر سے باہر نہ نکالے۔(الہدایہ معہ فتح القدیر جلد 1 صفحہ 246)

اور ہاتھ کی انگلیاں نہ تو بالکل ملائے اور نہ ہی انہیں پھیلائے بلکہ انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرح رکھے پھر "اللہ اکبر" کہتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ نیچے لائے اور تکبیر کے فوراً بعد اپنے ہاتھ قیام میں اس طرح باندھے کہ الٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 73)

اور اس بات کا خیال رکھے کہ تکبیر تحریمہ (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا) کے وقت سر نہ جھکائے اور حالت قیام میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے۔ہاتھ باندھنے کے بعد سب سے پہلے ثنا پڑھے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ عزوجل اور میں تیری حمد کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(جامع صغیر جلد 2 صفحہ 408)

پھر تعوذ پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

پھر تسمیہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

پھر مکمل سورۂ فاتحہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

(آمین)

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا' روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا' نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا"۔

سورۂ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے امین کہیے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلاً سورۂ اخلاص پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝
لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کی جوڑ کا کوئی۔

اب "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور رکوع میں صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور اب گھٹنوں پر ہاتھ رکھے زور نہ دے اور گھٹنوں کو نہ پکڑے اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 74)

☆ سجدہ سمٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے۔ (فتح القدیر جلد 1 صفحہ 267)

اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے اسی طرح پاؤں کے دونوں ٹخنے بھی ملا دے اور پاؤں کو بالکل سیدھا نہ رکھے

بلکہ ان کو جھکا ہوا رکھے اور رکوع میں نگاہ اپنے پاؤں پر رکھے رکوع میں پہنچ کر کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط پاک ہے پروردگار عظمت والا ہے۔

اسے پانچ سات یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتی ہے مگر افضل ہے کہ طاق عدد میں پڑھے یعنی دو پر پورا تقسیم نہ ہو طاق عدد کہلاتا ہے۔

"اللہ اکبر" کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائے اور اسے بھی اسی طرح ادا کرے جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے دوسرا سجدہ پورا کر کے "اللہ اکبر" کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے اسی طرح اٹھے کہ پہلے اپنی پیشانی (Fate) اٹھائے پھر ناک اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھائے آخر میں اپنے دونوں گھٹنے زمین سے اٹھائے اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائے بلکہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو جائے البتہ بیماری یا حمل کی کمزوری کے باعثِ زمین پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔

دوسری رکعت کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو پچھلی رکعت کا ہے سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o کے بعد سورۂ فاتحہ آمین کے بعد کوئی بھی سورہ جو یاد ہو پڑھے سورہ ختم کر کے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتی ہوئی رکوع میں جائے تسبیحات پڑھنے کے بعد پھر "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے اور سیدھی کھڑی ہو جائے اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہے۔

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی پہلے لکھے گئے طریقے کے مطابق پہلا اور دوسرا سجدہ مکمل کرنے کے بعد "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتی ہوئی سر اٹھائے اور قعدہ کرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ عورت کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر اپنی الٹی سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھ لے انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے اگر دو رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ آخیرہ ہوگا اور اگر تین یا چار رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ اولیٰ ہوگا۔ قعدہ اولیٰ کی صورت میں صرف تشہد یعنی التحیات پڑھے درودِ ابراہیمی اور دعا نہ پڑھے جب قعدہ آخیرہ کی صورت میں کہ دو رکعت نماز

پڑھ رہی ہے تو تشہد پڑھنے کے بعد پہلے درود ابراہیمی پڑھے اس کے بعد دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دے۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے''۔ کبھی اگر رکوع سے ذرا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو قومہ یعنی رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑا ہونا چھوٹ جائے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہٰذا رکوع کرنے کے بعد سیدھی کھڑی ہو اس کے بعد ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتی ہوئی اس طرح سجدہ میں جائے کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر آہستہ سے رکھے پھر اپنی دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد اپنے ناک کی ہڈی زمین پر جمائے پھر اپنی پیشانی زمین پر جمائے اور اس کا سر اس طرح دونوں ہاتھوں کے درمیان آ جائے کہ اس کے کان ہاتھوں کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے بلکہ دونوں پاؤں کو سیدھی جانب نکال دے اور خوب سمٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور دونوں رانیں دونوں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں

زمین سے ملا دے اور دونوں بازو اپنے دونوں پہلو سے ملا کر زمین پر بچھا دے اور سجدہ میں اپنی نگاہ ناک پر رکھے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

"سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی"

اور ان کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا پہلے بیان ہوا۔ سجدہ کی تسبیح پڑھنے کے بعد پھر اپنے سر کو اٹھائے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے پہلا سجدہ کر کے دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے جو بیٹھا جاتا ہے۔ اسے جلسہ کہتے ہیں۔ یہ بھی نماز کے واجب میں سے ہے اگر کسی عورت نے پہلا سجدہ کر کے بس ذرا سا سر اٹھایا اور دوبارہ سجدہ میں چلی گئی تو اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ لہٰذا اس بات کا خیال رکھے کہ ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے اچھی طرح بیٹھے پھر دوسرا سجدہ کرے دو سجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دے اور اپنی بائیں یعنی الٹی سیرین پر اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں گھٹنوں سے نیچے انگلیاں نہ لٹکائیں پھر تشہد پڑھنے میں جب پہلے خط کشیدہ یعنی "لا الٰہ" کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی اپنی ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لا" پر شہادت کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش (Motion) نہ دے اور جب دوسرے خط کشیدہ کلمہ یعنی "الا اللہ" پر پہنچے تو انگلی اٹھانا بھول جائے تو ان لفظوں کے آگے پیچھے انگلی نہ اٹھائے اور نہ ہی گرائے بلکہ بغیر انگلی اٹھائے اور گرائے تشہد مکمل کرے نماز ہو جائے گی۔ تشہد ختم کرنے کے بعد اگر دو رکعت پڑھ رہی ہے تو درود ابراہیمی پڑھے۔

درود ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○

ترجمہ: الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے الٰہی برکت دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے"۔

درود ابراہیمی پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

دعا

" اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ "

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا"۔

لکھی گئی اس دعائے مذکورہ کے علاوہ اور بھی پڑھ سکتی ہے۔ بہار دعا پر کئی دعائیں لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کرے دعا ختم کرنے پر اس طرح سلام پھیرے کہ پہلے سیدھے کندھے کی طرف منہ کرکے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ " کہے پھر الٹے کندھے کی طرف منہ کرکے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ " کہے سلام پھیرتے وقت نگاہ اپنے کندھوں پر رکھے اور فرشتوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کرے۔ سلام پھیرتے وقت بدن یا سینے کو نہ گھمائیں بلکہ صرف گردن کو گھمائیں اور سلام پھیریں۔

عورت کی امامت

عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے چاہے فرض میں ہو یا نفل میں پھر بھی اگر

عورت عورتوں کی امامت کرے تو امام آگے نہ ہو بلکہ وسط میں کھڑی ہو مردوں کے امام کی طرح آگے کھڑی نہ ہو کہ اس میں ان کی امام آگے کھڑی ہو تو کراہٹ (Aversion) دوہری ہو جائے گی اور امام دوہری گنہگار لیکن جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی'' یہ بحث مذکورہ درج ذیل کتابوں سے ماخوذ ہے''۔

(1- درمختار جلد 1 صفحہ 515) (2- فتاوی ہندیہ جلد 1 صفحہ 85) (3- مجمع الانہر جلد 1 صفحہ 108) (4- شرح ہدایہ جلد 2 صفحہ 94) (5- فتاوی بریلی شریف صفحہ 357) (6- نصاب شریعت جلد 1 صفحہ 262)

نماز کے دوران بچے کا گود میں بیٹھنا

اگر بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس عورت کے روکنے سے رکا ہوا ہے اور اس بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تو نماز نہ ہوگی اور اگر بچہ خود رکا ہوا ہے اور عورت کے روکنے سے نہیں رکا اور بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (فتاوی عالمگیری)

ایک عورت کا بچہ بحالت نماز دودھ پینے لگ جائے تو

اگر دودھ پستان (Breast) سے نکلا تو نماز ٹوٹ گئی ورنہ خالی تین چسکیوں کے ساتھ نماز ٹوٹ جائے گی خواہ دودھ پستان سے نکلے نہ نکلے۔ (فتاوی عالمگیری)

ریاکاری کے خوف سے نماز ترک کرنا

اگر نماز خلوص سے پڑھ رہی تھی اور لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ ریاکاری کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتی تھی کہ ریاکاری کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے نماز ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار پڑھ لے۔ (درمختار)

باریک ململ کی چادر میں نماز پڑھنا

اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی جھلکتی ہو عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو

نماز نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ پہن لے جس سے بالوں کی سیاہی نظر نہ آئے کہ

"چھپانے والی چیز وہ ہے جو اپنی اندر کی چیز کو ظاہر نہ کرے مزید یہ کہ اس سے جسم کا رنگ دکھائی نہ دے"۔(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 29)

پس اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا وہ دوپٹہ جس سے سیاہی چمکے اس سے نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

نوٹ: لہٰذا جارجٹ، باریک ململ، شیفون وغیرہ کے دوپٹوں میں نماز نہیں ہوگی اس لئے مدنی التجا یہ ہے کہ نماز کے لئے چاہیے کہ بڑی اور موٹی چادر استعمال (Use) کریں۔

اسکارف پہن کر نماز پڑھنا

اگر کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہے اور اس کے بال لٹکے ہوئے نظر آرہے ہیں اور لٹکے ہوئے بال بھی ستر میں داخل ہیں۔ لہٰذا نماز میں پیچھے سے لٹکے ہوئے بالوں کو بڑی چادر سے چھپانا فرض ہے۔ ایسے اسکارف وغیرہ سے نماز پڑھی کہ لٹکے ہوئے بال نظر آ رہے ہیں تو نماز نہ ہوئی۔(بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 25)

اندھیرے مکان میں ستر عورت کا خیال رکھنا

ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ تنہا یا کسی کے سامنے خواہ اندھیرے مکان میں نماز پڑھتی ہو۔(درمختار)

عمل کثیر کی تعریف

عمل کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اصلاح نماز کے لئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان (Suspicion) بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عمل کثیر

ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل (یعنی تھوڑا عمل) ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ ردالمحتار جلد 2 صفحہ 464)

نماز میں کھجانا

ایک رکن میں تین بار کھجانے (یعنی خارش کرنے) سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا (یعنی خارش) کہا جائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 104)

پیشاب، پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

پیشاب، پاخانہ یا ریح (یعنی پیٹ میں ہوا) کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے اور اگر دوران نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوں گے۔ (ردالمحتار جلد 2 صفحہ 492)

انگلیاں چٹخانا

حدیث نمبر 5: حضور پُرنور، سیّد المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اپنی انگلیاں نہ چٹخایا کرو۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 رقم 965)

☆ نماز کے دوران اور توابع نماز میں مثلاً نماز کے لئے جاتے ہوئے نماز کا انتظار کرتے ہوئے انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆ خارج نماز (یعنی توابع نماز میں بھی نہ ہو) میں بغیر حاجت کے انگلیاں چٹخانا مکروہ تنزیہی ہے۔

☆..... خارج نماز میں کسی حاجت کے سبب مثلاً انگلیوں کو آرام دینے کے لئے

انگلیاں چٹخانا مباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے۔(درمختار مع ردالمحتار جلد 2 صفحہ 409)

نماز میں جمائیاں لینا

نماز میں جان بوجھ کر جماہی (Yawn) لینا مکروہ تحریمی ہے خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اس پر بھی نہ رکے تو اگر قیام ہے تو داہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے منہ بند کردیں اور دوسرے موقع پر بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے روکے۔(مراقی الفلاح)

حدیث نمبر 6: حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے جہاں تک ممکن ہو روکے (ورنہ) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔(مسلم شریف)

نماز اور تصویر

جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار جلد 2 صفحہ 502)

نمازی کے سر پر یعنی چھت پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم اگر تصویر فرش پر ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مضائقہ (Objection) نہیں۔ اتنی چھوٹی تصویر ہو جیسے زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کے عموماً طواف کعبہ کے منظر کی تصویریں بہت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نماز کے لئے باعث کراہت نہیں ہیں۔(درمختار مع ردالمحتار جلد 2 صفحہ 503)

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

حدیث نمبر 7: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ

راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 280 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 992)

حدیث نمبر 8: حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا ہے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔(مؤطا امام مالک جلد 1 صفحہ 371)

نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہگار ہے مگر خود نمازی کی نماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔(فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 254)

دوران نماز بیوی کا بوسہ لینا

عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا تو نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ جب تک کہ مرد کو شہوت (Lust) نہ ہو۔(درمختار)

نماز کے فضائل

محترم اسلامی ماؤں، بہنوں ہر عاقل بالغ اسلامی بھائی اور بہن پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کے فرض ہونے کا جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

الحمد للہ عزوجل ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہیے۔ مگر آج بدقسمتی آج ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں (Perplexe ds) کا سامنا ہے۔ آیئے نماز کے فضائل پڑھیے اور دیکھئے کہ اللہ عزوجل نے ہم پر نماز فرض کر کے خود ہم پر ہی احسان عظیم فرمایا ہے۔ ہم تھوڑی سے محنت کریں نماز پڑھیں تو اللہ عزوجل ہمیں کتنا زبردست اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں جا بجا نماز کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ ارشاد

باری تعالٰی ہے کہ

"وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

ترجمہ کنز الایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔(پارہ نمبر 16)

اس کے علاوہ بھی کئی جگہ پر نماز کی تلقین اللہ عزوجل نے قرآن میں فرمائی ہے اور اس کے علاوہ نماز ارکان اسلام کا ایک جز ہے۔

چنانچہ

حدیث نمبر 9: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد (Foundation) پانچ چیزوں پر ہے۔1- اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور 2- نماز قائم کرنا۔3- زکوۃ دینا۔4- حج کرنا۔5- رمضان کے روزے رکھنا۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 100 کتاب الایمان رقم 7)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔اس لئے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے اس کے علاوہ بارہا نماز کی اہمیت کو سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اور بے شمار فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ

پانچ نمازیں پڑھئے اور پچاس نمازوں کا ثواب پائیے

حدیث نمبر 10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور حسن اخلاق کے پیکر، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ اللہ عزوجل نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض فرمائی تھیں۔ جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے انہیں بتایا تو کہنے لگے اپنے ربّ عزوجل کے پاس لوٹ کر

جائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر اللہ عزوجل کے پاس گیا۔ ان سے کچھ حصہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے مجھے پھر لوٹا دیا اللہ عزوجل نے فرمایا اچھا پانچ ہیں اور پچاس کی قائم مقام ہیں۔ کیونکہ ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا۔ انہوں نے کہا پھر اللہ عزوجل کے پاس جائیے۔ میں نے جواب دیا مجھے تو اللہ عزوجل سے شرم محسوس ہونے لگی۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ 100 کتاب الصلوٰۃ رقم 342) (2-مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 163) (3-نسائی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 449) (4-مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 143 رقم 21326) (5-صحیح ابن حبان جلد 16 صفحہ 421 رقم 7406)

اللہ عزوجل اپنا قول نہیں بدلتا

حدیث نمبر 11: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نور مجسم پر شب معراج پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری بات نہیں بدلتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان پانچ (نمازوں) کے بدلے میں پچاس (نمازوں) کا ثواب ہے۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 172 ابواب الصلوٰۃ رقم 204)

تشریح وتوضیح: یہ کتنی سعادت مندی ہے کہ ہم مسلمان دن میں پانچ نمازیں پڑھیں اور ہمارا ربّ ذوالجلال ہمیں ان پانچ نمازوں کے عوض (Reward) پچاس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

نماز سے گناہ دھلتے ہیں

حدیث نمبر 12: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر (Canal) ہو۔ جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل

باقی رہے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا اس کے بدن پر بالکل میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہے۔ اللہ عزوجل ان پانچ نمازوں کے سبب (انسان کے) گناہ مٹا دیتا ہے۔

(1- بخاری شریف جلد 1 صفحہ 301 کتاب مواقیت الصلوٰۃ)(2- مسلم شریف جلد 2 صفحہ 462 کتاب المساجد رقم 667)(3- ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 151 ابواب الصلوٰۃ رقم 2828)(4- سنائی شریف جلد 1 صفحہ 230 کتاب الصلوٰۃ رقم 462)(5- ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 447 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ) (6- سنن الکبریٰ جلد 1 صفحہ 143 رقم 323) (7- صحیح ابن خزیمہ جلد 1 صفحہ 160 رقم 310) (8- دارمی شریف جلد 1 صفحہ 283 کتاب الصلوٰۃ رقم 1182) (9- صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 14 رقم 1726) (10- مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 71 رقم 518) (11- مسند بزار جلد 2 صفحہ 18 رقم 356) (12- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 160 رقم 7651) (13- مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 رقم 8911) (14- طبرانی اوسط جلد 6 صفحہ 303 رقم 6476) (15- بیہقی سنن الکبریٰ جلد 1 صفحہ 361 رقم 1584) (16- بیہقی سنن صغریٰ جلد 1 صفحہ 298 رقم 498) (17- بیہقی سنن الکبریٰ جلد 1 رقم 4751) (18- بیہقی سنن الکبریٰ جلد 1 رقم 4752) (19- شعب الایمان جلد 3 صفحہ 40 رقم 2810) (20- دیلمی شریف جلد 4 صفحہ 40 رقم 6438) (21- الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 152 رقم 523) (22- بہار شریعت جلد 1 صفحہ 152 رقم) (23- فیضان سنت قدیم صفحہ 917) (24- جواہر شریعت جلد 1 صفحہ 104 رقم 5) (25- السوی صفحہ 143 رقم 133) (26- مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 126 کتاب الصلوٰۃ)

نمازی کی مغفرت اور اس کے گناہوں کا جھڑنا

حدیث نمبر 13: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور ان نمازوں کے رکوع سجود اور کامل خشوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ عزوجل کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز ہی نہ پڑھی یا نماز کو اچھی طرح نہ پڑھا) تو ایسے انسان کے لئے اللہ عزوجل کا کوئی وعدہ نہیں اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔

(1- ابو داؤد شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 425)(2- امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 317 رقم 22756)

(3-طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 56 رقم 4658)

حدیث نمبر 14: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے باہر نکلے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں (Horns) کو پکڑ لیا' ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شاخوں سے پتے گرنے لگے راوی کہتے ہیں حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اے ابو ذر! رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان (مرد وعورت) جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اسے اللہ عزوجل کی رضا مندی حاصل ہو جائے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑتے جارہے ہیں۔

(1-مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 179 رقم 21596)

(2-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 151 رقم 56)

حدیث نمبر 15: حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک (جب) مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر دھرے رہتے ہیں پس جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے چلے جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کے تمام گناہ نماز سے جھڑ جاتے ہیں۔

(1-طبرانی کبیر جلد 6 صفحہ 250 رقم 6125) (2-طبرانی کبیر جلد 2 صفحہ 272 رقم 1153) (3-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 145 رقم 3144) (4-مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 300) (5-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 145 رقم 533)

حدیث نمبر 16: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچویں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک سب درمیانی عرصہ کے لئے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں جبکہ انسان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(1-مسلم شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 233) (2-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 214) (3-صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 24 رقم 1733) (4-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 207 رقم 412) (5-مسند

امام بن حنبل جلد 2 صفحہ 359 رقم 8700)

تشریح و توضیح: ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں حتیٰ کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب عمل

حدیث نمبر 17: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو حضور حاضر و ناظر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ تو حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدین (Parents) کے ساتھ نیک سلوک کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ تو حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد کرنا۔

(1-بخاری شریف جلد 1 کتاب موقیت الصلوٰۃ رقم 504)(2-مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 85)
(3-نسائی شریف جلد 1 کتاب المواقیت رقم 611)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی ماؤں، بہنوں حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کو جو سب سے زیادہ محبوب عمل ہے وہ نماز ہے اس لئے ہمیں خود بھی نماز کا اہتمام کرنا چاہیے اور اپنے گھر کے تمام چھوٹے بڑے افراد کو نماز کی تلقین کرنی چاہیے۔

نمازی کے لئے تین انعامات

حدیث نمبر 18: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کے لئے تین انعامات ہیں: 1 ایک یہ کہ نمازی کے دونوں قدموں سے لے کر سر تک رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے 2 اور دوسرا یہ کہ فرشتے اسے اس کے دونوں قدموں سے لے کر آسمان تک گھیرے ہوئے رہتے ہیں اور 3 تیسرا

یہ کہ ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اگر مناجات (Prayers) کرنے والا (یعنی نماز پڑھنے والا) یہ جان لیتا کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے تو وہ نماز سے ہی واپس نہ پلٹتا۔ (مصنف عبدالرزاق جلد 1 صفحہ 49 رقم 150)

تشریح وتوضیح: اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نمازی کو کتنا نوازہ گیا ہے ذرا سوچئے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگر نماز پڑھنے والی اگر یہ سوچ لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہی ہے تو وہ نماز سے کبھی واپس نہ پلٹتی یعنی ہر وقت نماز ہی میں مشغول رہتی۔

پہلی چیز

حدیث نمبر 19: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکاری مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً پہلی چیز جس کا حساب (بروز قیامت) انسان سے لیا جائے گا وہ نماز ہے پس اگر نماز درست ہوگی تو انسان کے دوسرے اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو دوسرے تمام اعمال بھی درست نہ ہوں گے۔

(1- طبرانی اوسط جلد 2 صفحہ 240 رقم 1859) (2- الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 150 رقم 551)
(3- مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 292)

حدیث نمبر 20: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (نماز پڑھ کر) یقین کر لیا کہ نماز حق ہے اور (ہم پر) فرض ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(1- مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 60 رقم 423) (2- شعب الایمان جلد 3 صفحہ 40 رقم 2808)
(3- مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 288)

نمازی بڑھیا کی ایمان افروز حکایت

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان آیا تو اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ جو اللہ عزوجل کے برگزیدہ (Respectable) بندے ہیں۔ ان کو

اپنے ساتھ لے لو اور کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ آپ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور ایک بڑھیا سے وعدہ فرمالیا کہ جب طوفان آئے گا تو میں تم کو بھی ساتھ کشتی میں لے لوں گا۔ مگر جب طوفان آیا تو حضرت نوح علیہ السلام کو اس بڑھیا کے متعلق خیال نہ آیا۔ طوفان آ کر اپنی تباہیاں مچاتا رہا اور بڑھیا اپنے مکان میں نماز میں مشغول رہی طوفان گزر جانے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو اچانک بڑھیا کا خیال آیا اور بے حد افسوس ہوا جب آپ علیہ السلام اس کے مکان کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ بڑھیا اپنے مکان میں موجود ہے اور عبادت میں مشغول ہے آپ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا۔ بڑھیا بولی، کیا طوفان آ گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: محترمہ طوفان تو آ کر گزر بھی گیا کیا آپ کو خبر نہیں ہوئی؟ بڑھیا بولی واقعی مجھے تو طوفان کی متعلق خبر ہی نہ ہوئی میں تو یہاں نماز میں مصروف تھی۔

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

نمازی جنت میں داخل ہوگا

حدیث نمبر 21: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ربّ عزوجل سے ڈرو، اپنی پانچویں نمازیں ادا کرتے رہو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزہ رکھا کرو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دیا کرو اور اپنے اولی الامر کی پیروی کرو تو تم (اس کے بدلے میں) اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الجمعہ رقم 616)(2-صحیح ابن خزیمہ جلد 4 صفحہ 12)(3-طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 154 رقم 7664)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنے والی ہماری اسلامی بہنیں جنت میں داخل ہوں گی اس لئے ہمیں نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیے اس کے علاوہ اس کی بہت زیادہ برکات ہیں کہ نمازی پر رحمت نازل ہوتی ہے نماز دین کا ستون ہے۔ نماز سے گناہ

معاف ہوتے ہیں۔ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے۔ نماز دعاؤں کی مقبولیت کا سبب (Reason) ہے۔ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے۔ نماز عذاب قبر سے بچاتی ہے نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز پل صراط کے لئے آسانی ہے۔ نماز جہنم کے عذاب سے بچاتی ہے نماز حضور پرنور سیّد المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نمازی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی اور نمازی کے لئے سب سے بڑی سعادت تو یہ ہے کہ اسے بروز قیامت اللہ عزوجل کا دیدار نصیب ہوگا۔

بے نمازی کا انجام

مسلمانوں کے لئے سب سے پہلا فرض نماز ہے مگر بدقسمتی اور افسوس کی بات ہے کہ ہماری اکثریت بے نمازی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے کہ کوئی قرضدار ہے، کوئی بیمار ہے کوئی گھریلوں ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی نا فرمان اولاد کی وجہ سے بیزار ہے الغرض ہر ایک مسلمان کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے آیئے بے نمازیوں کا انجام پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے چنانچہ

حدیث نمبر 22: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ اگر لوگوں کی امامت کرے پھر (میں) ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ اسے گوشت پر ہڈی یا دو عمدہ کھریاں (پائے) ملیں گی تو ضرور نماز عشاء میں شامل ہوتا۔

(1- بخاری شریف جلد 1 کتاب الجماعۃ والامامۃ رقم 618)(2- مسلم شریف جلد 2 کتاب المساجد رقم 651)(3- ابو داؤد شریف جلد 1 کتاب الصلوۃ رقم 548)(4- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 292 رقم

3351) (5-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 55 رقم 2853) (6-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 163 رقم 602)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو عشاء کی نماز چھوڑ دے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کتنے ناراض ہیں کہ اس کے گھر کو آگ لگا دیں تو جو ہماری مائیں' بہنیں' بیٹیاں پانچوں نمازیں یا ان میں سے کوئی نماز بھی چھوڑ دے۔اس سے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ناراض ہوں گے۔

حدیث نمبر 23: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سراج السالکین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد (Promise) نماز ہی ہے۔جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 2621) (2-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 48 رقم 11) (3-شعب الایمان جلد 1 صفحہ 72 رقم 43)

حدیث نمبر 24: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالے جاؤ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا کیونکہ جو نماز کو قصداً چھوڑ دے گا اس کے لئے امان ختم ہو جائے گا اور تم شراب نہ پینا اس لئے کہ شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔(مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 59)

حدیث نمبر 25: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک یہ ارشاد فرمایا کہ جو انسان نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا۔یہ نماز اس کے لئے نور اور برہان اور نجات ہوگی اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہیں پڑھے گا نہ اس کے لئے نماز نور و برہان ہوگی اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف (ان کافروں) کے ساتھ ہوگا۔

(مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 59)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی ماؤں' بہنوں' بیٹیوں حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح قارون و فرعون و ہامان و ابی بن حلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیں گے

اسی طرح نماز چھوڑنے والا مسلمان بھی جہنم میں جائے گا۔ یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نماز ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پاکر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بے نمازی کو کفار کے مقابلے میں کچھ ہلکا عذاب دیا جائے گا۔

توجہ

نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق (Fornicator) ہے اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو۔ قاضی اسلام اس کو قید کر دے گا یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک وشافعی واحمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک سلطان اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرادے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ سوم صفحہ 10)

نفل نماز کی فضیلت

حدیث نمبر 26: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت کے دن بندے سے (سب سے) پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر یہ صحیح ہوا تو وہ کامیاب ہوا اور نجات پا گیا اور اگر ٹھیک نہ ہوا تو بندہ ناکام ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا پھر اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ عزوجل فرمائے گا۔ کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے؟ پھر نماز نفل سے نماز فرض کی کمی پوری کی جائے گی۔ پھر تمام اعمال کا حساب کتاب ہو گا۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 413)(2-نسائی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 465)
(3-ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1425) (4-مسند ابو یعلی جلد 11 صفحہ 96 رقم 6225)(5-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 182 رقم 3286)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے نفل کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ فرض اعمال کے نہ ہونے کی صورت میں نوافل سے کمی پوری کی جائے گی۔ محترم اسلامی بہنو اور بھائیو کو فارغ وقت یوں ہی پڑے پڑے گزارنے کے بجائے ذکر و درود اور نوافل وغیرہ میں گزارنا چاہیے کہ پھر مرنے کے بعد یہ موقع نہیں مل سکے گا۔ زندگی میں کافی وقت فارغ (Free) مل سکتا ہے۔ لہٰذا فرصت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو کے تحت ہو سکے تو نوافل کی کثرت کیجئے۔ نوافل کا شوق بڑھانے کے لئے نوافل کی فضیلت اوپر آپ نے ملاحظہ کی کہ بروز قیامت فرض نمازوں کی کمی نفل نمازوں سے پوری کی جائے گی۔

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں اور ان دو رکعت نفل نماز کا پڑھنا مستحب ہے اور اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے چنانچہ

حدیث نمبر 27: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پیکر حسن و جمال بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے اپنے اسلام میں کئے گئے سب سے زیادہ اُمید دلانے والے عمل کے بارے میں بتاؤ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے'' انہوں نے عرض کیا، میں نے اتنا اُمید دلانے والا عمل تو کوئی نہیں کیا البتہ میں دن اور رات کی جس گھڑی میں بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی رکعتیں ہو سکتی ہیں (نفل) نماز ادا کر لیتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد 1 کتاب التہجد رقم 1149)

حدیث نمبر 28: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان احسن (Prefeable) طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 234)

حدیث نمبر 29: حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) اس طرح پڑھیں کہ ان میں کوئی غلطی نہ کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ابوداؤد شریف جلد 1 رقم 27616)

☆ غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ چہارم صفحہ 278)

نماز اشراق

نماز اشراق کا وقت اور اس کی رکعتوں کی تعداد

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے سے کم از کم بیس منٹ بعد سے لے کر ضحوہ کبریٰ تک ہے۔ نماز چاشت مستحب ہے اس کی دو رکعتیں ہیں اور اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے چنانچہ

حدیث نمبر 30: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طہ یٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر اللہ عزوجل کرتا رہے یہاں تک کے سورج بلند ہو جائے تو دو رکعتیں (نماز اشراق کے نفل کی) پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی شریف جلد 1 کتاب الجمعہ رقم 586)

نماز چاشت

نماز چاشت ادا کرنے کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ ہو سکے تو اس نماز کو بھی ادا کرنا چاہیے اس کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ نماز چاشت ادا کرنے کا وقت سورج بلند ہونے سے نصف النہار شرعی (یعنی سورج جس وقت عین سر پر آجاتا ہے) تک ہے چنانچہ

حدیث نمبر 31: حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور معصوم، حسن اخلاق کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان نماز فجر کے بعد چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے اور خیر کے علاوہ کوئی بات نہ کہے اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 رقم 15623)

حدیث نمبر 32: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنے والے ہی نماز چاشت پابندی سے ادا کرتے ہیں اور یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔

(طبرانی اوسط جلد 3 صفحہ 60 رقم 3865)

حدیث نمبر 33: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ضحیٰ کہا جاتا ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی (Proclamatiuon) ندا کرے گا کہ نماز چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ (طبرانی اوسط جلد 4 صفحہ 18 رقم 5060)

حدیث نمبر 34: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور حبیب پروردگار، شفیعِ روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ "جو چاشت کی بارہ رکعتیں ادا کرے گا، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنائے گا"۔ (ترمذی شریف جلد 1 کتاب الوتر رقم 472)

صلوٰۃ الاوابین

اوابین کی نماز مغرب کی نماز کے فوراً بعد ادا کی جاتی ہے۔ اس کی چھ رکعتیں ہیں۔ اس کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 35: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

(1- ترمذی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 435) (2- ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1167) (3- الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 227 رقم 862)

حدیث نمبر 36: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان نماز مغرب کے بعد چھ رکعتیں ادا کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1373)

نماز توبہ

اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر توبہ کرے اور اللہ عزوجل سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 54) (2-ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 101)

انسان خطا کار ہے۔ وہ گناہ پر گناہ کرتا ہے اور جب کبھی نادم ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں م توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ جب بھی گناہ سرزد ہو جائے توبہ کرنا واجب ہے۔ ہو سکے تو غیر مکروہ وقت میں نماز توبہ بھی ادا کر لیں کہ اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے چنانچہ

حدیث نمبر 37: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی انسان گناہ کرے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ عزوجل اس کے گناہ بخش دے گا۔ (فیضان سنت قدیم صفحہ 1047)

نماز توبہ کا طریقہ

اس نماز کے ادا کرنے کا کوئی مخصوص (Specified) طریقہ نہیں بس آپ اتنی نیت شامل کر لیں کہ میں نماز توبہ ادا کرتا ہوں۔ اسکے لئے کوئی سورتیں بھی مخصوص نہیں بس حسب معمول دو رکعت نماز ادا کر لیں۔ پھر گناہ سے توبہ کریں۔

صلوٰۃ التسبیح

یہ نماز بھی نفلی ہے اس کی چار رکعتیں ہیں۔ اس کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ

چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ حسب معمول کانوں تک

اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہہ کر چھاتی کے نیچے باندھ لیں اب ثناء پڑھیں، پھر پندرہ بار یہ تسبیح ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھیں پھر ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' سورہ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں اب رکوع میں جائیں اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' تین بار کہنے کے بعد یہ تسبیح دس بار پڑھیں اب رکوع سے کھڑی ہو جائیں اور ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' اور ''رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ'' کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ میں جائیں اور ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' تین بار کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر جلسہ (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے) میں بھی یہی تسبیح دس بار پڑھیں پھر دوسرے سجدے میں بھی پہلے سجدہ ہی کی طرح دس بار پڑھیں۔ یہ ایک رکعت میں کل (75) بار تسبیح ہوئیں اور آپ کو چار رکعت میں تین سو (300) بار تسبیح پڑھنا ہے اب دوسری رکعت قرأت سے پہلے پندرہ بار اور قرأت کے بعد دس بار پڑھیں اور اسی طرح گزشتہ رکعت کی طرح یہ رکعت بھی مکمل کر کرے قعدہ میں التحیات کے بعد درود ابراہیم پڑھیں۔ قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھیں۔ پھر تیسری رکعت میں ثناء کے بعد پندرہ بار یہی تسبیح پڑھیں پھر ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' اور ''بِسْمِ اللّٰہِ'' کے بعد قرأت کریں اور پھر دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر رکوع، قومہ، دونوں سجدوں اور جلسہ میں حسب معمول یہی تسبیح پڑھیں چوتھی رکعت میں قرأت سے پہلے پندرہ بار پڑھیں پھر قرأت کے بعد دس بار، پھر گزشتہ رکعتوں کی طرح رکوع وسجود وغیرہ میں تسبیح پڑھیں پہلے کی طرح آخری قعدہ میں بھی تسبیح نہیں پڑھیں گے۔ اب قعدہ مکمل کرنے کے بعد سلام پھیر دیں۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

حدیث نمبر 38: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا عباس کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ دوں؟ کیا

تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ کیا تمہیں ایسی دس خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب تم ان کو کرو تو اللہ عزوجل تمہارے اگلے پچھلے' نئے پرانے' جو بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے' چھوٹے بڑے' پوشیدہ اور بظاہر گناہ بخش دے گا؟ (پھر مکمل نماز تسبیح کا طریقہ بتایا اور اس کے بعد فرمایا) اگر تم روزانہ یہ نماز ادا کر سکو تو کر لیا کرو اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ادا کر لیا کرو۔ ایسا بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے ادا کر لیا کرو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ ادا کر لیا کرو اور اگر اس کی بھی استطاعت (Power) نہ رکھو تو زندگی میں ایک مرتبہ ادا کر لو۔ پھر اگر تمہارے گناہ سمندر کی جھاگ اور ریت کے ٹیلوں کے برابر بھی ہوئے تو اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرما دے گا۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1387)

صلوٰۃ الحاجات

جب بھی کوئی حاجت پیش آئے تو صلوٰۃ الحاجات ادا کیجئے۔ انشاء اللہ عزوجل حاجت پوری ہوگی۔ چنانچہ

حدیث نمبر 39: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت (Safety) دے۔ حضور مختارکل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے انہوں نے عرض کی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں۔ انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت (نفل) نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ
یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ
اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ"۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور

تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلے سے اپنے ربّ عزوجل کی طرف سے اس حاجت کے سلسلے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ عزوجل اپنے حبیب کی شفاعت و وسیلہ میرے حق میں قبول فرما"۔

حضرت سیّدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم لوگ ابھی اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہی نابینا شخص ہمارے پاس پہنچ گئے ان کی آنکھیں ایسی روشن (یعنی نابینا آنکھیں اس دعا کے فوراً بعد) ٹھیک ہو چکی تھی گویا کبھی اندھے ہی نہ تھے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 653 ابواب الدعوات رقم 1504)(2-ابن ماجہ شریف جلد 2 صفحہ 396 ابواب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1443)(3-طبرانی کبیر جلد 9 صفحہ 31 رقم)(4-طبرانی صغیر جلد 1 صفحہ 183)(5-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 526)(6-مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 138)(7-نسائی شریف جلد 1 صفحہ 417)(8-صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 226)(9-دلائل النبوۃ جلد 6 صفحہ 116)(10-ابن عساکر جلد 2 صفحہ 98)(11-امام بخاری تاریخ کبیر جلد 6 صفحہ 209)(12-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 272 کتاب النوافل رقم 1)

نماز تہجد

جو نماز عشاء پڑھنے کے بعد رات سو کر اٹھنے کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں۔ ان کو تہجد کہتے ہیں۔

تہجد کے لئے سونا شرط ہے

رات کی نماز کی ایک قسم نماز تہجد ہے کہ عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔

(بہار شریعت)

تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں

نماز تہجد ادا کرنے میں حضور سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ (Habit) مختلف تھی۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں، کبھی چھ کبھی آٹھ کبھی دس لیکن اکثر معمول آٹھ رکعات کا تھا۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ 154) (2-ابو داؤد شریف جلد 1 صفحہ 193) (3-صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 192)

کم از کم تہجد دو رکعتیں ہیں۔

نماز تہجد کے فضائل

حدیث نمبر 40: حضرت سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیوں کے تاجور، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کے قیام (یعنی تہجد) کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ (Way) اور تمہارے ربّ عزوجل کی قربت کا ذریعہ اور گناہوں کو مٹانے اور گناہوں سے بچانے کا سبب ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الدعوات رقم 3560) (2-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 451 رقم 1156) (3-طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 92 رقم 7766)

حدیث نمبر 41: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت میں کچھ ایسے وہ محلات ہیں۔ جن میں آر پار نظر آتا ہے۔ جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کرتے ہیں اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھتے ہیں۔

(صحیح ابن حبان جلد 1 صفحہ 363 رقم 509)

حدیث نمبر 42: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین، سراج السالکین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے بہترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عزوجل کی عبادت (نماز تہجد ادا) کرنے والے ہیں۔ (الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 243 رقم 27)

حدیث نمبر 43: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے؟ پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوتا ہوگا۔

(1-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 240 رقم 9) (2-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 169 رقم 3244) (3-مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 433 رقم 3508)

میاں بیوی دونوں کی مغفرت

حدیث نمبر 44: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر نماز (تہجد) پڑھتا ہے اور اپنی زوجہ کو نماز کے لئے جگاتا ہے۔ اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے۔ اللہ عزوجل اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو نماز کے لے جگاتی ہے اگر اس کا شوہر اٹھنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوۃ رقم 1335)

حدیث نمبر 45: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو اُٹھ کر اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر اس کی بیوی پر نیند غالب ہوتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے پھر وہ دونوں اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھتے ہیں اور ایک گھڑی اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 3 صفحہ 295 رقم 48)

نماز استخارہ

استخارہ (Omen) کا مطلب اللہ عزوجل سے بھلائی طلب کرنا ہے یعنی کسی اہم

کام کا ارادہ کریں اور اس کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو اور فیصلہ نہ کر سکے کہ اسے کروں یا نہ کروں یا ابھی کروں یا کچھ دن بعد ایسے کاموں سے پہلے استخارہ کریں استخارہ کرنے والا گویا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ علام الغیوب مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟

طریقہ استخارہ

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نماز (نفل) اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام پھیر کر پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتی ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلب قدرت کرتی ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتی ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتی تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتی اور تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ عزوجل اگر تیرے علم میں یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتی ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور

میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے لئے برکت کر دے اے اللہ عزوجل! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لئے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔

1- ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 63
2- ابن ماجہ شریف جلد صفحہ 99

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ دعا کے اوّل و آخر سورۂ فاتحہ اور درود شریف پڑھے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے اور اگر سرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ برا ہے اس سے بچے۔

نماز تراویح

تراویح مرد و عورت سب کے لئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 493)

جمہور (Republic) کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

(درمختار جلد 2 صفحہ 495)

☆ احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسیوں کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔

(درمختار جلد 2 صفحہ 496)

تراویح میں ختم قرآن

تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم قرآن سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم قرآن کو ترک کرے۔

(درمختار جلد 2 صفحہ 497)

تراویح پڑھنے کا طریقہ

تراویح کی بیس رکعتیں ہیں دو دو رکعت کر کے دس سلام پھیرے اور اس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کے لئے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی اس آرام کر کے پڑھنے کو تراویح کہتے ہیں۔ اس بیٹھنے میں اختیار ہے کہ جب بیٹھی رہے یا تلاوت کرے یا درود پاک پڑھے یا چار رکعتیں نفل پڑھے۔ یا تسبیح پڑھے تسبیح یہ ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَايَنَامُ وَلَايَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ۔ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ۔ (درمختار جلد 1 صفحہ 474)

تراویح بیٹھ کر پڑھنا

تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے مگر بعض فقہاء کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

تراویح میں دو رکعت پر بھول کر کھڑے ہونا

دو رکعت میں بیٹھنا بھول گئی اور کھڑی ہوگئی تو جب تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو چار مکمل کرے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور اگر دو بیٹھ چکی ہے تو چار ہوئیں۔

تراویح میں بھول سے تین رکعت پڑھنا

تین رکعت پڑھ کر اگر سلام پھیرے اور دوسری رکعت میں نہ بیٹھی تھی نماز نہ ہوئی اس کے بدلے کی دو رکعتیں اور پڑھیں۔

نماز تراویح میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں

''اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے وَالنَّاسِ'' تک پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی متاخرین (Late) نے ختم تراویح میں تین بار''قُلْ هُوَ اللهُ'' مکمل سورہ پر مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں ''الم'' سے ''مفلحون'' تک پڑھے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 273)

نماز تراویح کی رکعتیں

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہیں نماز تراویح بیس رکعت پر مکمل بحث راقم الحروف (محمد اقبال عطاری) کی کتاب جواہر شریعت جلد دوم میں پڑھیے۔

نماز تراویح کا مستحب وقت کون سا ہے

نماز تراویح کا مستحب وقت نماز عشاء کے فرائض ادا کرنے کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

نماز تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جداگانہ نفل ہو جائیں گے۔ تراویح سے ان کا تعلق نہ ہو گا۔

(درمختار جلد 1 صفحہ 61)

نمازوں کی قضا کا بیان

ادا و قضا کی تعریف

جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفع کرنے کے لئے کرنا اعادہ ہے۔(درمختار جلد 2 صفحہ 519)

☆ بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔(درمختار جلد 2 صفحہ 518)

نماز کا سوتے میں قضا ہونا

سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 121)

☆ کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گئی تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوئی ہوئی کو جگا دے اور بھولی کو یاد دلا دے۔(ردالمحتار جلد 2 صفحہ 523)

☆ جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔(ایضاً)

فرض و واجب کی قضا

٭فرض کی قضا فرض ہے واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت ہے یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں

جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (ردالمحتار جلد 2 صفحہ 524)

اپنی نمازیں جلد سے جلد قضا کر لیجئے

مرد و عورت میں سے کسی پر بھی جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت (Leisure) کا جو وقت ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (درمختار معہ ردالمحتار جلد 2 صفحہ 646)

اپنی نمازی چھپ کر قضا کیجئے

اپنی قضا نمازیں چھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضا ہوگئی یا میں قضائے عمر کر رہا ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ (ردالمحتار جلد 2 صفحہ 650)

عمر بھر کی قضا کا حساب

جس مرد و عورت نے کبھی نماز ہی نہ پڑھی ہوں ور اب توفیق ہوئی اور قضائے عمری پڑھنا چاہتے ہیں جو ایسا کرنا چاہتے ہیں وہ جب سے بالغ ہوئے ہیں۔ اس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور اگر تاریخ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

(فتاوٰی رضویہ جلد 8 صفحہ 154)

قضا کرنے میں ترتیب

قضائے عمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں قضا کر لیجئے۔

(فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 109)

قضائے عمری کا طریقہ (حنفی)

قضاء ہر روز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں دو فرض فجر کے چار ظہر، چار عصر، تین مغرب

'چار عشاء کے اور تین وتر نیت اس طرح کیجئے مثلاً "سب سے پہلے فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں" ہر نماز میں اسی طرح کیجئے جس مرد و عورت پر کثرت سے قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیے کہ جب رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت "سبحان" کا "سین" شروع کرے اور جب عظیم کا "میم" ختم کر چکے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف (Remission) تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں "الحمد شریف" کی جگہ فقط "سبحان اللہ" تین بار کہہ کر رکوع کرے مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد شریف اور سورہ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قعدہ اخیر میں تشہد یعنی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ" کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 157)

باب نمبر 5

روزے کا بیان

روزے کی تعریف

روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب (سورج) تک اپنے نفس کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 330)

روزے کی اقسام

روزے کی پانچ قسمیں ہیں:

1- فرض
2- واجب
3- نفل
4- مکروہ تحریمی
5- مکروہ تنزیہی

فرض و واجب کی دو دو قسمیں ہیں: معین و غیر معین، فرض معین جیسے ادائے رمضان فرض غیر معین جیسے قضائے رمضان اور روزۂ کفارہ۔ واجب معین جیسے نذر معین، غیر معین جیسے نذر مطلق نفل دو ہیں۔ نفل مسنون اور نفل مستحب جیسے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں اور عرفہ کا روزہ۔ پیر اور جمعرات کا روزہ چھ عید کے روزے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا نیروز و

مہرگان کے دن کا روزہ۔ صوم دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا) صوم سکوت (یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے) صوم وصال کے روزے رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے یہ سب مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے روزے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 194)

روزے کا سبب

روزے کے مختلف اسباب (Reason) ہیں۔

روزہ رمضان کا سبب ماہ رمضان کا آنا ہے اور روزۂ نذر کا سبب منت ماننا ہے۔ روزۂ کفارہ کا سبب قسم توڑنا یا قتل یا ظہار۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 194)

روزے کی نیت کا وقت

رمضان کے مہینے کا روزہ فرض جب ہوگا کہ وہ وقت جس میں روزہ کی ابتداء کر سکے پالے یعنی صبح صادق سے ضحوۂ کبریٰ تک کہ اس کے بعد روزہ کی نیت نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا روزہ نہیں ہوسکتا اور رات میں نیت ہوسکتی ہے۔ مگر رات روزہ کی محل نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار جلد 3 صفحہ 332)

چاند دیکھنے کا بیان

پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔ شعبان کا چاند دیکھنا واجب کفایہ اس لئے ہے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر یا غبار ہو تو یہ تیس دن پورے کر کے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لئے شوال کا روزہ ختم کرنے کے لئے اور ذیقعدہ کے لئے ذی الحجہ کا عید الاضحیٰ کے لئے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 449)

روزے رکھنے کا ثواب

حدیث نمبر 1: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پیکر حسن و جمال، بی بی آمنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور جہنم سے بچاؤ کے لئے

مضبوط قلعہ ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 367 رقم 9236)

حدیث نمبر 2: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے ربّ عزوجل میں نے اسے کھانے اور خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما اور قرآن پاک کہے گا۔ میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما تو ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔

(مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 419 کتاب الصیام رقم 5081)

حدیث نمبر 3: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیوں کے تاجور، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک دن نفلی روزہ رکھے پھر اسے زمین بھر بھی سونا دے دیا جائے تب بھی اس کا ثواب قیامت کے دن ہی پورا ہوگا۔ (مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 423 کتاب الصوم رقم 5092)

ماہ محرم میں روزہ رکھنے کا ثواب

حدیث نمبر 4: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار رسالت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات (یعنی تہجد) کی نماز ہے اور رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ عزوجل کے اس مہینے کے ہیں جسے تم محرم کہتے ہو۔

(مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 437 کتاب الصیام رقم 5150)

حدیث نمبر 5: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے محرم کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اس کے ہر دن کا روزہ تیس دنوں (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

(طبرانی کبیر جلد 11 صفحہ 60 رقم 11071)

یوم عاشورہ کے روزے کا ثواب

حدیث نمبر 6: حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیرتاباں صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ روزہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم شریف جلد 2 صفحہ 590 کتاب الصیام رقم 1162)

ماہِ شعبان کے روزے اور شب برأت کی فضیلت

حدیث نمبر 7: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی مکرم' نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو تمام مہینوں میں سے شعبان کے روزے زیادہ پسند ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اس مہینے میں پورے سال میں مرنے والوں کے نام لکھتا ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس حال میں موت آئے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(1- الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 72 کتاب الصیام رقم 4) (2- مسند ابو یعلی جلد 4 صفحہ 277 رقم 4890) (3- آقا کا مہینہ صفحہ 8)

حدیث نمبر 8: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محبوب ربّ العزت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا پھر پوچھا گیا پوچھا گیا سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان میں صدقہ کرنا۔

(الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 72 کتاب الصیام رقم 3)

حدیث نمبر 9: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین' سراج السالکین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نصف شعبان (یعنی شب برأت کی)

رات اپنی تمام مخلوق پر نظر فرماتا ہے۔ پھر بغض رکھنے والے اور کسی کو قتل کرنے والے کے علاوہ اپنے سب بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 73 کتاب الصیام رقم 12)

حدیث نمبر 10: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ عزوجل اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ عزوجل اس رات میں مشرک، بغض رکھنے والے، قطع رحمی کرنے والے اور تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔ (الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 73 کتاب الصیام رقم 11)

رمضان کے روزے رکھنے کی فضیلت

حدیث نمبر 11: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور تمام نبیوں کے سرور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان (مرد و عورت) بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(1- بخاری شریف جلد 1 کتاب الصوم رقم 38) (2- ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الصیام رقم 1641)

حدیث نمبر 12: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے حقوق (Rights) کو پہچانا اور ان کی حفاظت کی تو اس کے پچھلے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

(الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 55 کتاب الصیام رقم 4)

حدیث نمبر 13: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سراج السالکین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ انسان (یعنی مرد و

عورت) کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(1-مسلم شریف جلد 1 صفحہ 303 کتاب الطہارۃ رقم 233) (2-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 172 ابواب الصلوٰۃ رقم 205) (3-صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 24) (4-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 207)

حدیث نمبر 14: حضرت عمرو بن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قضاعہ قبیلے کے ایک شخص نے حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور اس میں قیام (یعنی تراویح کی نماز ادا) کرتا ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں تو حضور طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ (مذکورہ بالا) کام کرتے ہوئے مرے گا وہ صدیق اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 184 کتاب الصیام رقم 3429)

ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں (ٹوٹتا) جاتا

☆ بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہیں ہوا۔ خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

(ردالمحتار جلد 3 صفحہ 365)

☆ مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسے یا آٹا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد (یعنی ٹوٹ گیا) ہوگیا۔ (ردالمحتار جلد 3 صفحہ 366)

☆ تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی نہیں ٹوٹے گا۔

(شامی جلد 2 صفحہ 133)

☆ بات کرنے میں تھوک سے ہونٹ تر ہوگئے اور اسے پی گئی یا منہ سے رال ٹپکی مگر تار ٹوٹا نہ تھا کہ اسے چڑھا کر پی گئی یا ناک میں رینٹھ آگئی بلکہ ناک سے باہر ہوگئی

مگر منقطع نہ ہوئی تھی کہ اسے چڑھا کر نگل گئی یا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گئی اگرچہ کتنا ہی ہو روزہ نہ (ٹوٹ) جائے گا مگر ان مذکورہ باتوں سے احتیاط کرنی چاہیے۔
(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 203)

☆ مکھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور اگر ارادۃً نگلی تو جاتا رہا۔
(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 203)

☆ بھولے سے کھانا کھا رہی تھی یاد آتے ہی فوراً لقمہ پھینک دیا صبح صادق سے پہلے کھا رہی تھی اور صبح ہوتے ہی اُگل دیا روزہ نہ گیا اور نگل لیا تو دونوں صورتوں میں جاتا رہا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 204)

☆ غیر سبیلین میں جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
(درمختار جلد 3 صفحہ 370)

☆ احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے قرآن پاک میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا اور حدیث میں فرمایا کہ غیبت زنا سے بڑھ کر ہے۔ اگرچہ روزہ کی نورانیت غیبت سے چلی جاتی ہے۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 372)

☆ جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و حرام ہے حدیث میں فرمایا کہ جب جس گھر میں ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 372)

☆ تل یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔
(فتح القدیر جلد 2 صفحہ 259)

روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

☆ کھانے پینے، جماع کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔
(فتح القدیر جلد 2 صفحہ 260)

☆ شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں رکھی اور تھوک نگل لیا تو روزہ جاتا رہا یونہی دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اسے کھا گئی یاد کر رہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالیا دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان مذکورہ سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا تو نہیں۔(درمختار جلد 3 صفحہ 367)

☆ روزہ میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اگرچہ سوتے میں ایسا ہوا اس روزہ کی قضا واجب ہے۔(ردالمختار جلد 3 صفحہ 368)

☆ عورت کے پیشاب کے مقام میں روئی یا کپڑا رکھا اور بالکل باہر نہ رہا روزہ جاتا رہا اور خشک انگلی پاخانہ کے مقام پر رکھی یا عورت نے شرمگاہ میں تو روزہ نہ گیا اور بھیگی تھی یا اس پر کچھ لگا تھا تو روزہ جاتا رہا۔ بشرطیکہ پاخانہ کے مقام میں اسی جگہ رکھی ہو جہاں حقنہ کا سرار کھتے ہیں۔

(1-فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 204) (2-ردالمختار جلد 3 صفحہ 369)

☆ حقنہ لیا یا نتھنوں سے دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا روزہ جاتا رہا اور پانی کان میں چلا گیا یا ڈالا تو روزہ نہ گیا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 204)

☆ دوسرے کا تھوک نگل گئی یا اپنے ہی تھوک ہاتھ پر لے کر نگل گئی روزہ ٹوٹ جائے گا۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 203)

☆ منہ میں رنگین ڈورہ رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک کو اندر نگل گئی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 203)

☆ آنسو منہ میں چلا گیا اور اندر نگل گئی اور قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ جاتا رہا پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 204)

روزہ کے مکروہات

☆ جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات کرنا، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی ہے۔

☆ روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے چکھنے کے لئے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر یا باندی اور غلام کا آقا بدمزاج ہے کہ نمک کم وبیش ہوگا تو اس کی ناراضگی کا باعث ہوگا اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں چبانے کے لئے عذر ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے نہ حیض و نفاس والی یا کوئی اور بے روزہ ایسا ہے جو اسے چبا کر دے تو بچہ کے کھلانے کے لئے روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 395)

☆ کوئی چیز خریدی اور اس کا چکھنا ضروری ہے کہ نہ چکھے گا تو نقصان ہوگا تو چکھنے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 395)

☆ عورت کا بوسہ لینا گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہے۔
(ردالمحتار جلد 3 صفحہ 396)

☆ روزہ میں مسواک خشک ہو یا تر اگرچہ پانی سے ترکی ہو زوال سے پہلے کرے یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری جلد 2 صفحہ 199)

☆ روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔ کلی میں مبالغہ کرنے کہ یہ معنی ہیں کہ منہ بھر پانی لے اور وضو غسل کے علاوہ ٹھنڈ پہنچانے کی غرض سے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈ کے لئے نہانا بلکہ بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں۔

☆ سحری کھانا اور اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ صبح ہونے کا

شک ہو جائے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 200)

روزہ توڑنے کا کفارہ

روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی' غلام ہے نہ اتنا مال ہے کہ خریدے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل ہمارے علاقہ میں' تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو پیٹ بھر دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب سے ساٹھ روزے رکھے پہلے کے روزے محسوب نہ ہوں گے اگرچہ انسٹھ رکھ چکا تھا اگرچہ بیماری وغیرہ کسی عذر کے سبب چھوٹا مگر عورت کو حیض (Menses) آجائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے یہ ناغے شمار نہیں کئے جائیں گے یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔(ردالمحتار جلد 3 صفحہ 390)

ماہ رمضان کی راتوں میں بیوی سے ہم بستری

رمضان المبارک کی راتوں میں خاوند کا اپنی بیوی سے ہمبستری کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان ''روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا''۔(سورۃ البقرہ)

افطار کی دعا کب پڑھیں

روزہ افطار کرنے کی دعا روزہ افطار کرنے کے بعد پڑھنی چاہیے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 634)

شوال کے چھ روزے رکھنے کا ثواب

حدیث نمبر 17: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ اس کے لئے ساری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے۔(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 592 کتاب الصیام رقم 1164)

حدیث نمبر 18: حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر، شفیع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ایک نیکی کو دس گنا کر دیا لہٰذا رمضان کا مہینہ دس مہینوں کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن (کے روزے) پورے سال کے برابر ہیں۔(الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 67 رقم 2)

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔(مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 425 کتاب الصیام رقم 5102)

تشریح و توضیح: ان تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان کے بعد ماہ شوال کے چھ روزوں کے بہت زیادہ فضیلت ہے اس لئے ہمیں ان روزوں کو رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

حدیث نمبر 20: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ (یعنی نو ذوالحجہ) کے دن کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (نو ذوالحجہ کا) روزہ اگلے پچھلے ایک ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 590 کتاب الصیام رقم 1162)

حدیث نمبر 21 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ و یٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عرفہ (یعنی نو ذوالحجہ) کا روزہ رکھا اس کے ایک اگلے اور ایک پچھلے سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 436 کتاب الصیام 5142)

حدیث نمبر 22: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ ایک ہزار دن کے روزوں کے برابر ہے۔ (شعب الایمان جلد 3 صفحہ 357 باب فی الصیام رقم 3764)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی ماؤں، بہنوں ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ماہ ذوالحجہ کی نو تاریخ کے روزے کی بہت زیادہ فضیلت ہے اس لئے ہمیں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا چاہیے کہ ہم بھی مذکورہ احادیث میں مذکورہ انعامات کو ہم حاصل کر سکیں۔

کچھ نیکیاں کما لے آخرت بنا لے
اے بہن نہیں بھروسہ زندگی کا

ایام بیض میں روزے رکھنے کی فضیلت

حدیث نمبر 23: حضرت عبد المالک بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض یعنی (ہر چاند کی) تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ روزے پوری زندگی کے روزوں کی طرح ہیں۔ (ابوداؤد شریف جلد 1 صفحہ 224 کتاب الصوم رقم 2449)

حدیث نمبر 24: حضرت ابن ایاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر (چاند کے) ماہ تین دن کے روزے پوری زندگی روزہ رکھنے اور افطار کے برابر ہے۔

(صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 264 کتاب الصوم رقم 3645)

حدیث نمبر 25: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کے مہینے (یعنی رمضان) کے روزے اور ہر ماہ تین روزے رکھنا سینے کی بیماریوں (یعنی باطنی بیماریوں) کو دور کرتے ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 448 کتاب الصیام رقم 5188)

تشریح و توضیح: اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہر ماہ تین روزے رکھا کریں۔

پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا ثواب

حدیث نمبر 26: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار عرب صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پیر اور جمعرات کے دن ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر آپس میں جدائی رکھنے والوں کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کرلیں۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 387 کتاب الصیام رقم 1740)

بدھ' جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنے کی فضیلت

حدیث نمبر 28: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ (نفلی) رکھا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی' یاقوت اور زبرجد کا ایک محل بنائے گا اور اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (طبرانی اوسط جلد 1 صفحہ 87 رقم 253)

حدیث نمبر 29: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صاحب لولاک' سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بدھ' جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا پھر جمعہ کے دن تھوڑا یا زیادہ صدقہ دیا تو اس کا ہر گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا کہ جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ (شعب الایمان جلد 3 صفحہ 397 باب فی الصیام رقم 3872)

روزے دار کو افطاری کرانے کا ثواب

حدیث نمبر 30: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ' سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی روزہ دار کو افطاری کرائے گا۔

اسے روزے دار کا ثواب دیا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 347 کتاب الصیام رقم 1746)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ روزے ردار کو افطاری کرانے کی بہت زیادہ فضیلت ہے کہ روزے دار کی طرح کا ثواب ملتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے گھر والوں یا دوستوں نے روزہ رکھا ہو تو ان کی افطاری کرائیں اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین

باب نمبر 6

حج کا بیان

حج اسلام کا پانچواں یا نماز روزہ اور زکوٰۃ کے بعد چوتھا فریضہ ہے۔ جو اُمت محمدیہ کے ہر فرد پر' خواہ وہ دنیا کے کسی علاقہ کا رہنے والا ہو۔ عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے مگر صرف ان پر جو وہاں جانے کی استطاعت (Power) رکھتے ہوں سنہ 9ھ میں فرض کیا گیا۔ اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

(درمختار جلد 3 صفحہ 449)

حج کی تعریف

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اور اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔

حج کا وقت

حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے کہ اس سے پہلے حج کے افعال نہیں ہوسکتے سوا احرام کے احرام اس سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔

(درمختار جلد 3 صفحہ 474)

نوٹ: حج کی فرضیت میں عورت و مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے جو راہ کی طاقت رکھتا ہے اس پر حج فرض ہے اور اگر ادا نہ کرے تو جہنم کے مستحق ہیں عورت کے لئے صرف اتنی بات زیادہ ہے کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لئے سفر کو جانا حرام ہے۔

حج فرض ہونے کی شرائط

حج فرض ہونے کی چند شرطیں ہیں جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں۔

1-اسلام

حج فرض ہونے کی شرطوں میں سب سے پہلے حج کرنے والے کا مسلمان ہونا شرط ہے کہ کافر پر حج فرض نہیں۔

☆ حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا یا ہو گئی پھر اسلام لائی تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے کہ مرتد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہو گئے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

2-دارالحرب

اگر دارالحرب میں ہو تو بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے اور دارالاسلام میں ہے تو اگرچہ حج فرض ہونا معلوم نہ ہو تو بھی حج فرض ہو جائے گا کیونکہ دارالسلام میں فرائض کا علم نہ ہونا عذر نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

3-بلوغ

حج کرنے کے لئے مرد و عورت کا بالغ ہونا بھی شرط ہے اور اگر نابالغ نے حج کیا یعنی اپنے آپ سمجھدار ہو یا اس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہو جب کہ نا سمجھ ہو بہر حال وہ حج نفل ہوا حجۃ الاسلام یعنی حج فرض کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

(ردالمحتار جلد 3 صفحہ 467)

4-عاقل

حج کرنے والے یا والی کے لئے عاقل ہونا بھی شرط ہے کہ مجنون پر حج فرض نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

5-آزاد ہونا

باندی غلام پر حج فرض نہیں اگر ان کے مالک نے حج کرنے کی اجازت دے دی

ہو۔ اگر وہ مکہ معظمہ ہی میں ہوں۔ (فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

6-سفرخرچ اور سواری پر قدرت

سفر خرچ کا یا کی مالک ہو اور سواری پر قادر ہو خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کرایہ پر لے سکے۔ (فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 217)

7-وقت

یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں اور اگر شرائط ایسے وقت پائے گئے کہ اب نہیں پہنچے گا۔ تو فرض نہ ہوا۔ (ردالمحتار جلد 3 صفحہ 466)

اے خواتین! مجھے ضرور پڑھیے

عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے خواہ جوان ہو یا بڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہے۔ خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے باپ' بیٹا' بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو جیسے رضائی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی جیسے خسر' شوہر کا بیٹا وغیرہ' شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں جا سکتی آزاد مسلمان ہونا شرط نہیں البتہ مجوسی کے اعتقاد سے محارم کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ اس کے ہمراہ سفر نہیں کر سکتی۔ مراہق اور مراہقہ یعنی وہ لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جا سکتی ہیں اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 219)

☆ محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے لہٰذا اب شرط یہ ہے کہ اپنے اور اس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو۔

(1-درمختار جلد 3 صفحہ 464)(2-فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 219)

☆ حج پر جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی بائن کی ہو یا رجعی کی۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 219)

بلا وجہ شرعی حج میں تاخیر گناہ ہے

جب حج پر جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا۔ یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور اگر چند سال تک کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا یا کرے گی ادا ہی ہو گا قضا نہیں۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 453)

مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر مال تلف ہو گیا تو قرض لے کر جائے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہو گا' اگر نیت یہ ہو کہ اللہ عزوجل قدرت دے گا اور ادا کروں گا پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ اللہ عزوجل اس پر مواخذہ نہ فرمائے۔

(درمختار جلد 3 صفحہ 455)

رشوت کے مال سے حج کرنا کیسا ہے

اگر کسی (مرد و عورت) کے پاس مال حلال بھی اتنا نہ ہو کہ جس سے حج ادا کر سکے اگرچہ رشوت ہزار ہا روپے ہوں تو اس پر حج فرض نہ ہوا۔ کیونکہ مال رشوت مال مغضوب ہے کیونکہ وہ اس کا یا کی مالک نہیں اور اگر مال حلال اس قدر اس کے پاس ہے یا کبھی پہلے ہوا تھا تو اس پر حج فرض ہے مگر رشوت وغیرہ میں حلال مال کا اس میں صرف کرنا (خرچ کرنا) حرام ہے اور وہ حج قابل قبول نہ ہوا اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ کیونکہ

حدیث نمبر 1: حضور پُر نور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام مال لے کر جو حج کو جاتا ہے جب وہ لبیک (تلبیہ) کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نہ تیری حاضری قبول ہے نہ تیری خدمت قبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک تو یہ مال حرام (رشوت والا مال) جو تیرے ہاتھ میں ہے واپس نہ کر دے۔

اب اس کے لئے حج کرنے کی صورت میں یہ ہے کہ قرض لے کر فرض ادا

کرے۔(فتاویٰ رضویہ جلد10 صفحہ)

کیا بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر بھائی یا والد کے ساتھ حج پر جاسکتی ہے

جب عورت پر حج فرض ہے اجازت شوہر کی ہرگز حاجت نہیں یہی درست ہے کہ فریضہ حج فوراً ادا کیا جائے کیونکہ حدیث مبارکہ ہے کہ

حدیث نمبر 2: ''حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے''۔

عورت کے لئے بڑی شرط شوہر یا محرم کا ساتھ ہونا ہے اس وقت تو ان کا بھائی جا رہا ہے کیا معلوم کہ آگے کوئی محرم ساتھ ملے نہ ملے تو حج سے محروم رہے جلدی کرے اور فوراً بھائی کے ساتھ چلی جائے۔(فتاویٰ رضویہ جلد10 صفحہ718)

حج کرنے کے فضائل

حدیث نمبر 3: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہو کر) اس طرح واپس لوٹا جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ645 کتاب ابواب العمرۃ) (2-مسلم شریف جلد 2 کتاب الحج رقم 1350) (3-نسائی شریف جلد 2 کتاب المناسک حج رقم2667) (4-ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب المناسک رقم2887)

حدیث نمبر 4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ' راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ(Duration) گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ769 ابواب العمرۃ رقم1659) (2-مسلم شریف جلد 3 کتاب الحج رقم 1349) (3-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الحج رقم933)

حدیث نمبر 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ عزوجل کے مہمان ہیں۔ وہ اس سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش طلب کریں تو انہیں بخش دیتا ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 1) (2-ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب المناسک رقم 2892) (3-صحیح ابن حبان جلد 9 صفحہ 447 رقم 3692) (4-طبرانی اوسط جلد 6 صفحہ 247 رقم 6311) (5-مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 211)

حدیث نمبر 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیوں کے تاجور، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا'' عرض کیا گیا اس کے بعد حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا'' عرض کیا گیا پھر کون سا حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج مبرور کرنا۔ (بخاری شریف جلد 1 کتاب الحج رقم 1519)

حدیث نمبر 7: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجی اور جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 1087 کتاب الحج رقم 23)

تشریح و توضیح: آپ نے احادیث مذکورہ سے حج کرنے والوں کو جو انعامات سے نوازا گیا ہے وہ ملاحظہ فرمائے کہ حاجی یعنی حج کرنے والا یا حج کرنے والی گناہوں سے ایسی پاک ہو جاتی ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہو آگے مزید فرمایا کہ حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ حاجی کی ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔ مزید فرمایا کہ حاجی اور جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اب جو اتنی زیادہ فضیلت ہونے کے باوجود جو حج نہیں کرتے آیئے دیکھئے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کتنا ناراض و بیزار ہوتے ہیں۔

حج نہ کرنے والوں کیلئے وعید

حدیث نمبر 8: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طہ ویٓس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو فریضۂ حج کی ادائیگی میں کوئی ظاہر ضرورت یا کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری (یعنی سخت مرض) نہ روکے اور وہ پھر (بھی) حج نہ کرے اور (فریضہ حج کی ادائیگی کے بغیر) مر جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 تاب الحج رقم 812) (2-دارمی شریف جلد 2 صفحہ 45 کتاب المناسک رقم 1785) (3-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 430 رقم 3999) (4-مصنف ابن ابی شیبہ جلد 3 صفحہ 305 رقم 1445) (5-الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 137 رقم 1820)

تشریح وتوضیح: حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جو بغیر عذر شرعی جان بوجھ کر حج نہ کرے حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ ایسا شخص چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔ اللہ عزوجل کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ یا اللہ عزوجل ہمیں حج وعمرہ کرنے کی ہمت وتوفیق عطا فرما۔ آمین

مدنی التجا

حج کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے بہار شریعت حصہ ششم یا امیر اہلسنّت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا الیاس عطا قادری مدظلہ کی کتاب رفیق الحرمین کا مطالعہ کریں۔

باب نمبر 7

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے تیسرا اہم رکن ہے۔ زکوۃ 2 ہجری میں مسلمانوں پر فرض ہوئی۔ حضور پُر نور، سیّد دو عالم، رؤف رحیم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نیک اور رحم دل پہلے ہی مسکینوں کے ہمدرد غریبوں کے امداد کرنے والے، درد مندوں کے غمگسار تھے اور اسلام میں شروع ہی سے مساکین اور غرباء کی دستگیری (Patronage) پر مسلمانوں کی خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی تھی۔ اسی لئے اللہ عزوجل نے زکوٰۃ کو فرض قرار دیا۔ زکوٰۃ درحقیقت اس صفت ہمدردی و رحم کے باقاعدہ استعمال کا نام ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو بہت زیادہ فضائل حاصل ہوتے ہیں۔

زکوٰۃ کی تعریف

زکوٰۃ شریعت میں اللہ عزوجل کے لئے مال کے ایک حصہ کا، جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کر دے۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 170)

منکر زکوٰۃ کافر اور نہ دینے والا فاسق اور مستحق قتل ہے

زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور زکوٰۃ کے ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود شہادت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 170)

زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

1-مسلمان ہونا

کیونکہ کافر پر زکوٰۃ نہیں

2-بلوغ، 3-عقل

کیونکہ نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں اور جنون اگر پورے سال کو گھیرے تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سال کے اوّل آخر میں اضافہ ہوتا ہے اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گزرتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

1- فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172

2- ردالمحتار جلد 3 صفحہ 173

4 آزاد ہونا

کیونکہ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 171)

5-مال بقدر نصاب اس کی ملک میں ہونا

اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

6-پورے طور پر اس کا مالک ہو

یعنی مال پر قابض ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

7-نصاب کا دین (قرض) سے فارغ ہونا

نصاب کی مالک ہے مگر اس پر قرض ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتی تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

8-نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو (ایضاً)

حاجت اصلیہ کی تعریف

حاجت اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے۔ اس میں زکوٰۃ واجب نہیں مثلاً جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ

داری کے سامان' سواری کے جانور' خدمت کے لئے لونڈی غلام' آلات حرب (یعنی جنگی آلات) پیشہ وروں (Artisans) کے اوزار' اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں' اور کھانے کے لئے غلہ۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 172)

9- مال نامی ہونا

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

1- ثمن یعنی سونا' چاندی (اس میں ہر ملک کی کرنسی اور پرائز بانڈ بھی داخل ہیں)

2- مال تجارت

3- سائمہ یعنی چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 174)

10- سال گزرنا

سال سے مراد قمری سال ہے۔ یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہوگئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکوٰۃ واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 175)

زکوٰۃ ادا کرنے کا اجر وثواب

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کا تذکرہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں فرمایا ہے چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: ''بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (یعنی انعام) ان کے ربّ کے پاس ہے اور نہ انہیں کوئی اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم''۔

اللہ عزوجل نے زکوٰۃ ادا کرنے والوں کا تذکرہ قرآن مجید میں فرمایا اور ساتھ ہی ان کا اجر بھی بتا دیا ہے کہ ان کا انعام وبدلہ اللہ عزوجل کے پاس ہے اور قیامت کے دن ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

احادیث مبارکہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل

حدیث نمبر 1: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے مال کی (کامل) زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

(1-طبرانی کبیر جلد 18 صفحہ 8 رقم 6) (2-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 301 رقم 113) (3-مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 62)

مال محفوظ کرنے اور بُری موت سے بچنے کا سبب

حدیث نمبر 2: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبت کی لہروں کا سامنا دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے کرو۔

(1- طبرانی کبیر جلد 10 صفحہ 128 رقم 10194) (2-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 282 رقم 3558) (3-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 301 رقم 1112) (4-مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 63)

حدیث نمبر 3: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب و مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الزکاۃ رقم 664) (2-صحیح ابن حبان جلد 8 صفحہ 103 رقم 3309) (3-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 213 رقم 3351) (4-الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 7 رقم 1283) (5-موارد الظمان جلد 1 صفحہ 209 رقم 816)

زکوٰۃ ادا کرنے پر جنت میں داخلہ

حدیث نمبر 4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے ایک دن ہمیں خطاب کرتے

ہوئے تین مرتبہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں تین مرتبہ فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اقدس کو جھکا لیا تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنا سر جھکا لیا اور رونے لگے حالانکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف کیوں اٹھایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر انور اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ایسی خوشی تھی جو ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پانچوں نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اور ساتھ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(نسائی شریف جلد 2 کتاب الزکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو زکوٰۃ کی تلقین

حدیث نمبر 5: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے داداؓ سے مروی ہیں کہ دو عورتیں حضور طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا (اے عورتو!) تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ عزوجل تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عورتیں عرض کرنے لگیں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی شریف جلد 2 ابواب الزکوٰۃ رقم 616)

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے نیت شرط ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے نیت شرط ہے۔ زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لئے مال علیحدہ کرتے وقت نیت زکوٰۃ شرط ہے نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے زکوٰۃ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 170)

مردہ کی تجہیز و تکفین و تعمیر مسجد میں زکوٰۃ خرچ نہیں کی جاسکتی

زکوٰۃ کا روپیہ پیسہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر نہیں خرچ کر سکتے کہ تملیک فقیر نہیں پائی گئی اور ان کاموں میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کردیں اور وہ خرچ کرے اور ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار جلد 3 صفحہ 191)

سونے چاندی کی زکوٰۃ

سونے کی نصاب بیس 20 مثقال ہے یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کی دو سو (200) درہم یعنی ساڑھے باون تولے سونے چاندی کی زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے قیمت کا لحاظ نہیں۔ (ردالمحتار جلد 3 صفحہ 224)

نصاب سے بطور زکوٰۃ چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا

سونا و چاندی جبکہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے۔ مثلاً (7½) ساڑے سات تولہ سونا ہے تو دو ماشہ زکوٰۃ واجب ہے یا باون تولہ چھ ماشہ چاندی ہے تو ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 227)

مالِ زکوٰۃ کن لوگوں پر خرچ کیا جائے

زکوٰۃ کا مال درج ذیل لوگوں پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔

1- فقیر
2- مسکین
3- عامل (یعنی حکومت اسلامیہ کی جانب سے زکوٰۃ وصول کرنے والا)
4- رقاب (یعنی غلاموں کی آزادی کے لئے)
5- غارم (یعنی قرض میں جکڑا ہوا)
6- فی سبیل اللہ
7- مسافر

(درمختار جلد 3 صفحہ 283)

سونے چاندی کے زیورات اور مال پر زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

حدیث نمبر 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد (وعورت) سونے اور چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لئے آگ کا پتھر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے ان کی پیشانی' کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہونے کو آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے۔

1-مسلم شریف جلد 2 صفحہ 907 کتاب الزکوٰۃ رقم 2186)(2-فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 174)

حدیث نمبر 7: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار عرب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل جس کو مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے (یعنی داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 625 کتاب الزکوٰۃ رقم 1321)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس کے پاس سونا اور چاندی ہوا اور مال ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دیں تو اس کے بدلے میں قیامت کے دن ان کو جہنم میں ڈال کر ان کی پیشانی کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی اور اگر مال سے زکوٰۃ نہ ادا کی ہوگی تو اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے والیوں کے گلے میں طوق ہو جائے گا اس لئے جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے سونے اور چاندی کے زیورات اور مال پر جتنی زکوٰۃ بنتی ہو ادا کر دیجئے۔

زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ

زکوٰۃ نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کتنے روپوں پر نکلتی ہے۔ ہر

سو(100) روپے پر اڑھائی روپے۔ ہر ہزار(1000) پر 25روپے۔ ہر پانچ ہزار (5000) روپے پر اور (125) روپے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

غریب سیّد کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے

حدیث نمبر 8: حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ سروراں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں۔ (مسلم شریف جلد 2 صفحہ 1012 کتاب الزکوٰۃ رقم 2377)

حدیث نمبر 9: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھو تھو اسے پھینک دو پھر فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (مسلم شریف جلد 2 صفحہ 1010 کتاب الزکوٰۃ رقم 2369)

تشریح و توضیح: احادیث مبارکہ سے معلوم ہو گیا کہ سیّد یعنی آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ و صدقات حرام ہیں۔

بد مذہب کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے

بد مذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (درمختار)

اور اسی طرح مرتدین کو بھی زکوٰۃ دینے سے ادا نہ ہو گی جو زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹائے یا کسی اور ضروری دینی بات کا انکار کرتے ہیں۔ (بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 386)

صدقہ فطر کا بیان

صدقۂ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کرے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہو گا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔ اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید ادا کر دینا ہے۔ (درمختار جلد 3 صفحہ 310)

صدقۂ فطر مسلمان پر واجب ہے مال پر نہیں لہٰذا مر گیا مر گئی تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا۔

صدقۂ فطر کب واجب ہوتا ہے

عید الفطر کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مرگیا یا غنی تھا فقیر ہوگیا یا ہوگئی یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ یا بچی پیدا ہوئی یا فقیر تھا یا تھی غنی ہوگیا تو صدقۂ فطر واجب ہوا۔

(فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 192)

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے

صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر' جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔

(درمختار مع ردالمختار جلد 3 صفحہ 312)

نابالغ یا مجنون اگر مالک نصاب ہیں تو ان پر صدقۂ فطر واجب ہے ان کا ولی ان کے مال سے ادا کرے۔ (درمختار مع ردالمختار جلد 3 صفحہ 315)

نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے ہاں اسے بھیج بھی دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں نہ شوہر پر نہ باپ پر اور اگر قابل خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اسے بھیجا نہیں تو بدستور اس کا صدقۂ فطر باپ پر ہے۔ (درمختار مع ردالمختار جلد 3 صفحہ 315)

ماں پر صدقۂ فطر اولاد کا واجب نہیں

ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب نہیں۔

(درمختار مع ردالمختار جلد 3 صفحہ 315)

بغیر اجازت صدقۂ فطر دینا

عورت یا بالغ اولاد کا صدقہ فطر ان کی اجازت کے بغیر ادا کر دیا تو ہوگیا اور اگر عورت نے شوہر کا صدقۂ فطر بغیر شوہر کے حکم کے دے دیا تو ادا نہ ہوا۔

(فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 193)

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا یا ستوع نصف صاع، کھجور یا منقہ یا جو یا اس کا آٹا یا ستوع ایک صاع۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 191)

صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت

صدقۂ فطر کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے پہلے ادا کرتا ہو یا کرتی ہو۔ اگر چہ رمضان سے پہلے ادا کرے اور اگر صدقہ فطر ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا پھر ہو گیا تو صدقہ فطر صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 192)

صدقۂ فطر کے مصارف

صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو کہ زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ انہیں صدقہ فطر بھی دیا جا سکتا ہے اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے انہیں فطر بھی نہیں دے سکتے۔ سوا عامل کے کیوں کہ عامل کے لئے زکوٰۃ ہے فطر نہیں۔

(درمختار جلد ردالمحتار جلد 3 صفحہ 325)

باب نمبر 8

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ایسی خواتین ہیں جو کہ گلستانِ نبوت کی مہکتی کلیاں، آفتابِ رسالت کی ضوفشاں کرنیں، دبستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض یافتہ تلمیذاتِ رشیدات، وفا کی تصاویر، مجسمہ اخلاق، سچائی کی خوگر، گداز دل، عقل و دانش اور جودو سخا کی پیکر، صدق وصفا کی دلکش (ATTRACTIVE) تصاویر، فہم وفراست سے آراستہ علم وفضل اور عزت وشرف والیاں، صبر وتحمل والیاں، کثرت سے عبادت کرنے والیاں اور روزہ رکھنے والیاں، صدقہ وخیرات کرنے والیاں، جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین، قابل رشک خواتین، قابل تقلید یہ سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ نیر تاباں، شاہ اُمم سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صحابیات، طیبات، طاہرات، سیدات ہیں کہ جن کی زندگیاں ہماری خواتین کے لیے مشعل راہ (Torch Of Way) ہیں۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ

ع نصف دیں اُن کے توسط سے ملا ہے دوستو
چاندنی دین متیں ہیں اُمہات المؤمنین

کیونکہ ان کی نسبت مبارکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم، شہنشاہِ خوش خصال، پیکر حسن و جمال، رسول بے مثال صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس وجہ سے ازواجِ مطہرات کا بہت ہی بلند مرتبہ ہے اور ہو بھی کیوں نا کہ ان کی شانِ اقدس میں قرآن مجید کی بہت سی آیاتِ بینات نازل ہوئیں جن میں ان کی عظمتوں کا تذکرہ اور ان کی رفعت، شان کا بیان ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"یٰنسآء النبی لستن کا حد من النسآء ان اتقیتن"

ترجمہ کنز الایمان: "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر اللہ عزوجل سے ڈرو۔" (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 32)

اور ایک دوسری آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ

"وازواجہ امھتم"

ترجمہ کنز الایمان: اور اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویاں ان (مومنین) کی مائیں ہیں۔ (سورۃ الاحزاب جز آیت نمبر 6)

محترم اسلامی بھائیو بہنوں! یہ تمام امت کا متفق علیہ مسئلہ (Proposition) ہے کہ حضور پرنور اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و پاک دامن بیویاں ان دو وجوہات کی بناء پر حقیقی ماں کے مثل ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کسی کا نکاح جائز نہیں اور دوم یہ کہ ان کی تعظیم و تکریم ہر اُمتی پر اسی طرح لازم ہے جس طرح حقیقی ماں کی۔ بلکہ اس سے بھی اور زیادہ لیکن نظر اور خلوت کے معاملہ میں ازواجِ مطہرات کا حکم حقیقی ماں کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ

"واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من ورآء حجاب"

ترجمہ کنز الایمان: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے تم لوگ کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ (الاحزاب)

مسلمان اپنی حقیقی ماں کو تو دیکھ بھی سکتا ہے اور تنہائی میں بیٹھ کر اس سے بات چیت بھی کر سکتا ہے۔ مگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیویوں سے ہر مسلمان کے لیے پردہ فرض ہے اور تنہائی میں ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔

اسی طرح حقیقی ماں باپ' لڑکوں کے نانی نانا اور حقیقی ماں کے بھائی بہن لڑکوں کے ماموں اور خالہ ہوا کرتے ہیں۔ مگر ازواجِ مطہرات کے والدین امت کے نانی نانا اور ازواجِ مطہرات کے بھائی بہن امت کے ماموں خالہ نہیں ہوا کرتے۔

یہ حکم حضور مختار کل کائنات فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ازواجِ مطہرات کے لیے ہے جن سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ چاہے حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کا انتقال(Transposition) ہوا ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو۔ یہ سب کی سب امت کی مائیں ہیں اور ہر اُمتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائق تعظیم وواجب الاحترام ہیں۔

(زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 216)

ازواجِ مطہرات کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب کے بارے میں مؤرخین کا قدرے اختلاف ہے۔ مگر گیارہ امہات المؤمنین کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ان میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا تو حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی انتقال ہو گیا تھا۔ مگر نو بیویاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت موجود تھیں۔ ان گیارہ امت کی ماؤں سے چھ خاندان قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم وچراغ تھیں جن کے اسماء مبارکہ یہ ہیں۔

1-حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔ 2-حضرت عائشہ بنت صدیق۔ 3-حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا۔ 4-حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا۔ 5-حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ 6-حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔

اور چار ازواجِ مطہرات خاندان قریش سے نہیں تھیں بلکہ عرب کے دوسرے قبائل سے تعلق رکھتی تھیں۔ وہ یہ ہیں: 1-حضرت زینب بنت جحش۔ 2-حضرت میمونہ بنت حارث۔ 3-زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ 4-حضرت ام المساکین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ 5-حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا۔ یہ عربی النسل نہیں تھیں بلکہ خاندان بنی اسرائیل کی ایک شریف النسب رئیس زادی تھیں۔ اس بات میں بھی کسی مؤرخ کا اختلاف نہیں ہے کہ سب سے پہلے حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور جب تک وہ زندہ رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 218)

1-حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

یہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی رفیقہ حیات ہیں۔ ان کا نام خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ان کی کنیت ام ہند ہے اور ان کا لقب طاہرہ ہے (اسد الغابہ صفحہ 67) یعنی حضرت خدیجہ الکبریٰ ''سیدہ'' ''طاہرہ'' ہیں۔ یہ بہت بڑا اعزاز (Honour) ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اس مہکتے ہوئے لقب سے سرفراز ہوئیں اور یہ اس زمانے کی بات ہے کہ جب جاہلیت کا سمندر موجیں مار رہا تھا اور عورتوں کی بھی قیمت لگائی جاتی تھی اور سلسلہ نسب یہ ہے کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ، قصیٰ پر پہنچ کر ان کا خاندان حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مل جاتا ہے اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ ہے اور لوی بن غالب کے دوسرے بیٹے عامر کی اولاد ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد اپنے قبیلہ میں نہایت معزز شخص تھے۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں آ کر اقامت کی عبدالدار ابن قصیٰ کے جوان کے ابن عم ہیں، حلیف بنے اور یہیں فاطمہ بنت زائدہ سے شادی کی۔ جن کے بطن سے عام الفیل سے 15 سال قبل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 8) جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سن شعور کو پہنچیں تو اس وقت ان کے گھر میں راست گوئی و ایفائے عہد اور شرافت ونجابت اور امانت و دیانت کا مشکبار ماحول تھا۔

نکاح

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جب جوان ہوئیں تو ان کے باپ نے صفاتِ مذکورہ کا لحاظ رکھتے ہوئے چاہا کہ بیٹی کی شادی ورقہ بن نوفل سے ہو جائے جو کہ برادر زادے اور تورات وانجیل کے بہت بڑے عالم تھے۔ لیکن پھر کسی وجہ سے یہ نسبت نہ ہوسکی اور بعد میں ان کا نکاح ابو ہالہ بن نباش تمیمی سے ہوگیا۔ (الاستیعاب جلد 2 صفحہ 378)

اور دونوں میاں بیوی بڑی محبت بھری زندگی گزارنے لگے۔ اسی دوران اللہ عزوجل نے انہیں دو فرزند (Son) عطا کئے۔ والدین نے ایک کا نام ہند اور دوسرے کا نام ہالہ رکھا۔ پھر ایک دن ایسا آیا کہ ان کے خاوند ابوہالہ داغ بیوگی دے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ ابوہالہ کے بعد ان کی شادی عتیق بن عابد مخزوی کے عقد نکاح میں آئیں۔ اسی زمانہ میں حرب الفجار چھڑی جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے باپ لڑائی کے لیے نکلے اور مارے گئے۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 9)

تجارت

باپ اور شوہر کے مرنے سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سخت دقت واقع ہوئی اور ان کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ جس کا کوئی نگران نہ تھا۔ تاہم اپنے اعزہ کو معاوضہ دے کر مال تجارت بھیجتی تھیں۔ ایک دفعہ مال کی روانگی کا وقت آیا تو ابوطالب نے حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جا کر ملنا چاہیے۔ ان کا مال شام جائے گا۔ بہتر ہوتا کہ تم بھی ساتھ جاتے۔ میرے پاس روپے نہیں ورنہ میں خود تمہارے لیے سرمایہ مہیا کر دیتا۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرت ''امین'' کے لقب سے تمام مکہ میں تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن معاملت' راست بازی' صدق ودیانت اور پاکیزہ اخلاقی کا عام چرچا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اس گفتگو کی خبر ملی تو فوراً پیغام بھیجا کہ ''آپ میرا مال تجارت لے کر شام کی طرف جائیں جو معاوضہ میں اوروں کو دیتی ہوں آپ کو اس کا مضاعف دوں گی۔'' حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا اور مال تجارت لے کر میسرہ (جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے) کے ہمراہ بصریٰ تشریف لے گئے۔ اس سال کا نفع سالہائے گزشتہ کے نفع سے دوگنا تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 81)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دولت و ثروت اور شریفانہ اخلاق نے تمام قریش کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا اور ہر شخص ان سے نکاح کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ لیکن اللہ عزوجل کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم مال تجارت لے کر ملک شام سے واپس آئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے شادی کا پیغام بھیجا۔ نفیسہ بنت مینہ اس بابرکت کام پر مقرر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا۔ (طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 84) اور شادی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد اگرچہ وفات پا گئے تھے۔ تاہم ان کے چچا عمرو بن اسد زندہ تھے۔ عرب میں عورتوں کو یہ آزادی حاصل تھی کہ شادی بیاہ کے متعلق خود گفتگو کرسکتی تھیں اسی بناء پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے چچا کے ہوتے خود براہ راست تمام مراتب طے کئے اور مقرر کردہ تاریخ پر ابوطالب اور تمام رؤسائے خاندان جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر آئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے خاندان کے چند بزرگوں کو جمع کیا تھا۔ ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ عمرو بن اسد کے مشورہ سے (500) پانچ سو طلائی درہم مہر مقرر ہوا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا طاہرہ حرم نبوت ہو کر ام المؤمنین کے شرف سے ممتاز ہوئیں۔ اس وقت حضور مختارِ کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کے تھے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس کی تھی۔ یہ بعثت (Apostle Ship) سے پندرہ سال قبل کا واقعہ ہے۔

(اصابہ جلد 8 صفحہ 60)

اسلام

پندرہ برس کے بعد جب حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا اور فرائض نبوت کو ادا کرنا چاہا تو سب سے پہلے وفا کی پیکر، صدق وصفا کی خوگر رفیقہ حیات کو یہ پیغام سنایا۔ چنانچہ حضرت ربیعہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ (مستدرک حاکم جلد3 صفحہ203 رقم4846)

اس وقت تک نماز پنجگانہ فرض نہ تھی۔ حضور صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم نوافل پڑھا کرتے تھے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ نوافل میں شرکت کرتی تھیں اور ایک عرصہ تک خفیہ طور پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ عفیف کندی سامان خریدنے کے لیے مکہ آئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر میں فروکش ہوئے۔ صبح کے وقت ایک دن کعبہ کی طرف نظر تھی دیکھا کہ ایک نوجوان آیا اور آسمان کی طرف دیکھ کر قبلہ رُخ کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک لڑکا اس کے داہنی طرف آ کر کھڑا ہوا۔ پھر ایک عورت دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ نماز پڑھ کر یہ لوگ چلے گئے تو عفیف نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کوئی عظیم الشان واقعہ پیش آنے والا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں۔ پھر کہا جانتے ہو یہ نوجوان کون ہے؟ یہ میرا بھتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ دوسرا بھتیجا علی ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے۔ میرے بھتیجے کا نظریہ ہے کہ اس کا مذہب اللہ عزوجل کا مذہب ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے حکم سے کرتا ہے۔ دنیا میں جہاں تک مجھ کو علم ہے اس خیال کے صرف یہی تین افراد ہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد8 صفحہ10)

اولاد

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد کے افراد کی تعداد چھ ہے۔ دو صاجزادے جو بچپن میں انتقال کر گئے تھے اور چار صاجزادیاں ہوئیں (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 221)

1- حضرت قاسم رضی اللہ عنہ یہ حضور فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے لڑکے ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے ان ہی کے نام پر آپ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ یہ چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے۔

2- حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاجزادی ہیں۔

3- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بہت کم عمر پائی۔ ان کا لقب طیب اور طاہر مشہور ہوا۔

4- حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں۔

5- حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

6- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی اولاد کو بہت چاہتی تھیں۔ آپ بہت مال دار خاتون تھیں۔ اس لیے عقبہ کی لونڈی سلمہ کو بچوں کی پرورش پر مقرر کیا تھا۔ وہ ان کو کھلاتی اور دودھ پلاتی تھیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے فضائل

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عظمت وفضیلت کا اندازہ اس سے ہو سکتا کہ حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرائض نبوت ادا کرنے چاہے تو فضائے عالم سے ایک آواز بھی آپ کی تائید میں کما حقہ نہ اٹھی۔ عرب سارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر ایک پیکر تصویر بنا ہوا تھا۔ لیکن اس عالمگیر خاموشی میں صرف ایک

آواز تھی۔ جو فضائے مکہ میں تموج پیدا کر رہی تھی اور یہ آواز حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک سے بلند ہوئی۔ جو اس ظلمت کدۂ کفر وضلالت میں انوار الٰہی کا دوسرا تجلی گاہ تھا۔ چنانچہ

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آگئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا۔ وہ تو ایسی خاتون ہیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ عزوجل نے مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری بیویوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔

(1- مسند امام احمد بن حنبل جلد6 صفحہ 117) (2-طبرانی کبیر جلد 23 صفحہ 13) (3-مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 224) (4-ابن عساکر جلد 1 صفحہ 303)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ مقدس خاتون ہیں جنہوں نے نبوت سے پہلے بت پرستی ترک کردی۔

حدیث: حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ خدا کی قسم میں کبھی لات وعزیٰ کی پرستش نہیں کروں گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ لات کو جانے دیجئے عزیٰ کو جانے دیجئے یعنی ان کا ذکر بھی نہ کیجئے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 22)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام حضور نورمجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سالن یا کھانے کا ایک برتن لا رہی ہیں۔ جب وہ لے کر آئیں تو اللہ

عزوجل کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہو اور ان کو جنت (Paradise) میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو ایک خولدار موتی کا ہوگا۔ نہ اس میں شوروغل ہوگا۔ (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 490 رقم 1009)

اس سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبے کا پتہ چلتا ہے کہ ان کو اللہ عزوجل جو کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ ان پر سلام بھیج رہا ہے اور ملائکہ کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام ان پر سلام بھیج رہے ہیں۔

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا۔ سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس بکری کا گوشت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آگئی اور میں نے کہا خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔

(1 مسلم شریف جلد 6 صفحہ کتاب فضائل صحابہ) (2 صحیح ابن حبان جلد 15 صفحہ 467 رقم 7006)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور سید دوعالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور سید دوعالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ 1- حضرت خدیجہ بنت خویلد۔ 2- حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ 3- آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے۔ 4- حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن ہیں۔

(1-مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 293 رقم 2668) (2-صحیح ابن حبان جلد 15 صفحہ 470 رقم 7010) (3-مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 539 رقم 3836)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہماری والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (بعد از وفات) کہاں ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یاقوت سے بنے ایک گھر میں جس میں نہ کچھ لغو ہے نہ ہی تھکاوٹ حضرت مریم اور آسیہ رضی اللہ عنہا کے درمیان والے علاقے میں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ کیا اس قصب یعنی زکل بانس وغیرہ کے گھر میں فرمایانہیں۔لیکن ہیروں، سچے موتیوں اور یاقوت سے بنے گھر میں ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 223)

ان کو یہ مقام و مرتبہ کیسے ملا کہ انہوں نے اپنے زوج محترم حضور طہ ویٓس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں راحت کا سامان مہیا کیا اس لیے۔

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد) حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ان کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملتی جلتی تھی۔آپ کے کانوں میں پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں اور لرزہ براندام ہو گئے۔پھر فرمایا: یہ تو ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہے۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا (کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اتنی محبت)

(بخاری شریف جلد 2 صفحہ 489 رقم 3607)

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی تعریف اور ان کے لیے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔

(1-طبرانی کبیر جلد 23 صفحہ 13 رقم 21) (2-اعلام النبلاء جلد 2 صفحہ 112) (3-مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 224)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ۔ کیونکہ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی (Friend) ہے۔ اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ۔ کیونکہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتی تھی۔ (بخاری حی الادب المفرد جلد 1 صفحہ 90 رقم 232)

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اسی لیے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی کو اعزاز مصاحبت اور بہترین برتاؤ کے ساتھ نبھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے بعد بھی وفا کو اچھی طرح نبھایا تو ہمیشہ ان کا تذکرہ اور ان کے فضائل اور خصوصیات کا ذکر فرماتے رہے اور ان کے لیے رحمت کی دعائیں فرماتے بلکہ جس کسی بھی طور سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رشتہ داری (Relationship) ہوتی اس پر احسان فرماتے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے وفا کرتے جو مستحق وفا ہوتا تو حضرت طاہرہ رضی اللہ عنہا تو وفا کا منبع اور تمام فضائل کا معدن تھیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے وفا بے نظیر وفا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے وفا کے حیرت انگیز دلائل میں سے ایک بات یہ ہے کہ جو غزوۂ بدر کبریٰ میں واقعہ پیش آیا جب ابو العاص بن الربیع، حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت زینب کے شوہر گرفتار ہو کر آئے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے فدیہ کے طور پر وہ ہار بھیجا جو انہیں ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کی رخصتی کے دن انہیں تحفے میں دیا تھا۔ جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو گئی اور انہیں اپنی باوفا زوجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یاد آ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس کے اسیر کو چھوڑنا چاہو اور ہار بھی واپس بھیج سکو تو ایسا کر لو تو صحابہ کرام نے حضور فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کی تعمیل میں دیر نہیں لگائی۔ جس بات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی باوفا

خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا زوجہ کی یادوں کے جذبات واحساسات کو جگا دیا تھا۔

علامہ ابن کثیر نے اپنی بہترین کتاب "الفصول" میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ذکر کئے ہیں۔

1- سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے نماز پڑھی۔
2- سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والی تھیں۔
3- سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد انہی سے ہوئی۔
4- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سب سے پہلے جنت کی بشارت انہیں ملی۔
5- سب سے پہلے اللہ عزوجل نے انہیں سلام کہلوایا۔
6- مومنات میں سے پہلی صدیقہ خاتون۔
7- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ وفات کے اعتبار سے بھی۔
8- یہ پہلی شخصیت ہیں جن کی قبر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے۔

(الفصول لابن کثیر صفحہ 243)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے (اتباع واقتداء کرنے کے) لیے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ 1-حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا۔ 2-حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔ 3-حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ 4-اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا۔

(1-جامع ترمذی کتاب المناقب جلد 2) (2-مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 135) (3-صحیح ابن حبان جلد 15 صفحہ 464) (4-مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 171)

وفات

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے بعد (25) برس تک زندہ رہیں اور 11 رمضان المبارک ہجرت سے تین سال قبل وفات پائی۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 551)

حضور مختارِ کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی قبر میں اترے اور اپنی سب سے بڑی غمگسار کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر حجون میں ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 11)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے تین پانچ دن پہلے حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کا انتقال ہوا تھا۔ ابھی چچا کی وفات کے صدمہ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک رنج وغم سے نڈھال تھا ہی کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ اس سانحہ (Occurrence) کا قلب مبارک پر اتنا زبردست صدمہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کا نام ''عام الحزن'' یعنی غم کا سال رکھ دیا۔

اے ہمارے رب عزوجل! ہماری تمام اسلامی بہنوں کو ام المؤمنین حضرت خدیجۃ رضی اللہ عنہا جیسی وفا کی تصویر' سچائی کی خوگر' صابرہ' ''مجسمہ اخلاق''، جاں پرسوز' فہم و فراست والی عورت بنا۔ آمین

2-حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور ام المؤمنین ہیں۔ ان کا نام سودہ رضی اللہ عنہا ہے اور ان کے والد کا نام زمعہ ہے۔ اسی لیے تو انہیں حضرت سودہ بنت زمعہ کہا جاتا ہے اور ان کی والدہ کا نام شموس بنت عمرو ہے۔

قبول اسلام

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جب مشرف بہ سلام ہوئیں تو اس وقت دورِ جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے ہر سو محیط تھے۔ نفرت' قتل وغارت' عصبیت' معاشی ناہمواریوں' سماجی برائیوں اور اخلاقی انحطاط نے ہر طرف اپنے قدم جما رکھے تھے۔ یعنی یوں سمجھ

لیجئے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ابتدائے نبوت میں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور ان کے ساتھ ان کے چچا زاد جو کہ ان کے پہلے خاوند تھے۔ وہ بھی اسلام میں داخل ہو گئے۔ اسی وجہ سے ان کو قدیم الاسلام ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے وصال کے وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں دو چھوٹی بچیاں یعنی حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کی دیکھ بھال، نگہداشت اور تربیت (Looking After And Civilization) کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی عورت سے شادی کی ضرورت تھی جو صالحہ، متقی، سمجھدار، سلیقہ شعار، روحانی اور اخلاقی لحاظ سے بلند مقام، تجربہ کار اور عمر رسیدہ ہو۔ یہ تمام اوصاف حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا میں موجود تھے اور دوسری طرف حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل نے خود خواب کے ذریعہ اشارہ دے دیا کہ آپ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوں گی اور بعد میں آپ کا نکاح حضور مختار کل کائنات سے ہوگا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے ایک خواب دیکھا کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلتے ہوئے ان کی طرف تشریف لائے اور ان کی گردن پر اپنا مقدس پاؤں رکھ دیا۔ جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب اپنے شوہر سکراں بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تیرا خواب سچا ہے تو میں یقیناً عنقریب ہی مر جاؤں گا اور حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے نکاح فرمائیں گے۔ اس کے بعد دوسری رات میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب دیکھا کہ ایک چاند ٹوٹ کر ان کے سینے پر گرا ہے۔ صبح کو انہوں نے اس خواب کا بھی اپنے شوہر سے ذکر کیا تو ان کے شوہر سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ نے چونک کر کہا کہ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو میں اب بہت جلد انتقال کر جاؤں گا اور تم میرے بعد حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اسی دن حضرت سکران رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اور چند دنوں

کے بعد وفات پا گئے۔(1-ابن سعد جلد 8 صفحہ 38)(2-زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 260)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال سے نہایت پریشان و غمگین تھے۔ یہ حالت (Condition) دیکھ کر خولہ بنت حکیم جو کہ حضرت عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) کی بیوی ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ایک مونس و رفیق کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں گھر بار بال بچوں کا انتظام سب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تھا۔ آپ کی رضامندی سے وہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور جاہلیت کے طریقہ پر سلام کیا ''انعم صباحا'' پھر نکاح کا پیغام سنایا۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شریف کفو ہیں۔ لیکن میری بیٹی سودہ رضی اللہ عنہا سے بھی تو دریافت کرو۔ غرض تمام امور طے ہو گئے تو حضور فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد نے نکاح پڑھایا۔ چار سو درہم حق مہر قرار پایا۔ نکاح کے بعد عبداللہ بن زمعہ جو کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی جو کہ اس وقت کافر تھے آئے اور ان کو یہ حالت معلوم ہوئی تو اپنے سر پر خاک ڈالی کہ کیا غضب ہو گیا۔ چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے یہ بھائی جب اسلام لائے تو اسلام لانے کے بعد اپنی اس حماقت و نادانی پر ہمیشہ ان کو افسوس ہوتا تھا۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 261)

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رمضان اور چونکہ ان کے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا زمانہ قریب قریب ہے۔ اس لیے مورخین (Historians) میں اختلاف ہے کہ کس کو تقدم حاصل ہے۔ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو تقدم ہے اور عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقدم سمجھتے ہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 36)

اولاد

حضور سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ پہلے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا

تھا۔ جو کہ انہوں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑا تھا۔ جس کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ انہوں نے جنگ فارس میں شہادت حاصل کی۔ (زرقانی شریف جلد 2 صفحہ 260)

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

محترم اسلام بہنوں اس سے بڑھ کر ازواجِ مطہرات کو اور فضیلت ہو گی کہ ان کو خود قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے امہات المؤمنین کا لقب دیا ہے اور اس کے علاوہ بھی ان کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں جو کہ شمار سے باہر ہیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کی مشہور کتابوں میں ان کی روایت کی ہوئی حدیثیں مذکور ہیں۔ جن میں سے بخاری شریف میں صرف ایک حدیث ہے اور حضرت صحابہ کرام (علیہم رضوان) میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کی ہیں۔

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں اور میری خواہش (Passion) تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی یا کہا اس کے قلب میں میری روح ہوتی۔

(1-مسلم شریف کتاب الرضاع)(2-صحیح ابن حبان جلد 10 صفحہ 12 رقم 4211)(3-بیہقی فی سنن الکبریٰ جلد 7 صفحہ 73 رقم 13211)(4-طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 37)

اطاعت اور فرمانبرداری میں وہ تمام ازواجِ مطہرات سے ممتاز تھیں۔ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواجِ مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ میرے بعد گھر میں بیٹھنا۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 219)

چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس حکم پر اس شدت سے عمل کیا کہ پھر کبھی حج کے لیے نہ نکلیں۔ حضرت سودہ فرماتی تھیں کہ میں حج اور عمرہ دونوں کر چکی ہوں اور اب میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق گھر میں بیٹھوں گی۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 38)

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو ایثار و قربانی، سخاوت فیاضی کا ایک نمایاں وصف حاصل تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ وہ اس وصف میں سب سے ممتاز تھیں۔ ایک حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں ایک تھیلی بھیجی، حضرت سودہ رضی اللہ عنہانے لانے والے سے پوچھا: اس میں کیا ہے؟ بولا درہم بولیں کھجور کی طرح تھیلی میں درہم بھیجے جاتے تھے۔ یہ کہہ کر اسی وقت سب کو تقسیم کر دیا۔

(اصابہ جلد8 صفحہ118)

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا طائف کی کھالیں بناتی تھیں اور اس سے جو آمدنی (Perquisites) ہوتی تھی۔ اس کو نہایت اچھے انداز سے نیک کاموں میں صرف کرتی تھیں۔

(اصابہ جلد8 صفحہ65)اور بہت ایثار والی تھیں کہ

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مزاج میں تیزی تھی۔ جب وہ بوڑھی ہو گئیں (اور ان کو گمان ہوا کہ شائد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم طلاق دے دیں اور میں شرف صحبت سے محروم ہو جاؤں) تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دو دن رہتے تھے۔ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اور ایک دن حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا۔

(1-مسلم شریف کتاب الرضاع)(2-صحیح ابن حبان جلد10 صفحہ12 رقم4211)

ان کے مزاج میں تیزی کی وجہ سے وہ بہت جلد غصہ سے بھڑک اٹھتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرات ازواج میں سے چند قضائے حاجت کے لیے صحرا کو بمعہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جا رہی تھیں۔ راستہ میں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مل گئے چونکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا قد نمایاں تھا۔ انہوں نے پہچان لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ازواجِ مطہرات کا باہر نکلنا ناگوار تھا اور وہ حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پردہ

کی تحریک کر چکے تھے۔ اس لیے بولے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ کو ہم نے پہچان لیا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو سخت ناگوار ہوا۔

حضرت پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ اسی واقعہ کے بعد آیت حجاب نازل ہوئی۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 26)

حدیث: حضرت حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل رات میں نے آپ کے پیچھے نفلی نماز کی نیت باندھ لی تھی۔ آپ دیر تک رکوع میں رہے۔ مجھے زیادہ دیر رکوع میں جھکے ہوئے یوں محسوس ہوا کہ جیسے ابھی ناک سے نکسیر پھوٹ نکلے گی۔ میں نے اس اندیشہ (Risk) سے کہ کہیں خون کے قطرے نیچے گرنے نہ شروع ہو جائیں۔ اپنی ناک کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر بے ساختہ ہنس پڑے۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 37)

جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے فتنہ دجال کے بارے میں سنا۔ آپ رضی اللہ عنہا دجال کے تذکرے سے بہت زیادہ خوف زدہ ہو جایا کرتی تھیں۔ تمام ازواج مطہرات کو ان کی اس عادت کا علم تھا۔ جونہی دجال کا تذکرہ ہوا بس حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت غیر ہو جاتی۔ چنانچہ

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہ کے سامنے دجال کی آمد کا تذکرہ کر دیا (اور بطور لہجہ مذاق) کہا تم نے کچھ سنا؟ حضرت سودہ بولیں کیا ان دونوں نے کہا دجال نکل آیا ہے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر گھبرا گئیں۔ ایک خیمہ جس میں کچھ آدمی آگ سلگا رہے تھے۔ وہ قریب تھا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فوراً اس کے اندر داخل ہو گئیں۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہنستی ہوئی حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور آپ کو اس مذاق کی خبر کی آپ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائے اور خیمہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ ابھی دجال نہیں نکلا ہے۔ یہ سن کر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا باہر آئیں تو مکڑی کا جالا ان پر لگا ہوا تھا۔ اس کو باہر آکر صاف کیا۔ (اصابہ جلد 8 صفحہ 65)

وفات

ان کی وفات کے سال میں مختلف اقوال ہیں۔ امام ذہبی اور امام بخاری (علیہ الرحمۃ) نے اس روایت کو صحیح بتایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری دور خلافت میں 23 ہجری میں مدینۃ المنورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی لیکن واقدی نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ ان کی وفات کا سال 54 ہجری ہے اور صاحب اکمال نے بھی ان کی سن وفات 54 ہجری تحریر کی ہے۔ مگر حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب تقریب التہذیب میں یہ لکھا ہے کہ ان کی وفات شوال 55 ہجری میں ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 229)

3-حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما

نام ونسب

ان کا نام عائشہ اور حمیرا لقب اور والدہ ام رومان ہیں۔

پیدائش

حضرت عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما بعثت کے چار برس بعد شوال المکرم کے مہینہ میں پیدا ہوئیں اور آپ رضی اللہ عنہا جس باپ کے گھر میں پیدا ہوئیں۔ اس پر دین اسلام کی شعاعیں سب سے پہلے پڑیں۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسلام کی ان برگزیدہ شخصیتوں میں سے ہیں کہ جن کے کانوں نے کبھی کفر وشرک کی آواز نہیں سنی۔ آپ کا اپنا فرمان ہے کہ

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا ان کو مسلمان پایا۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 252)

نکاح

ہمدم سید المرسلین، جگر گوشہ خلیفۃ المسلمین، آفتاب رسالت کی کرن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عقد نکاح میں لینے میں کئی مدنی حکمتیں(Wisdoms) تھیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں کہ۔

1- سب سے پہلی حکمت حکم ربی ہے۔ حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب المناقب)(2-صحیح ابن حبان جلد 16 صفحہ 6 رقم 7094)
(3-الذہبی فی سیر اعلام النبلاء جلد 2 صفحہ 140)

2- دوسری حکمت یہ ہے کہ یارِ غار رفیق یار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے رشتہ کی فضیلت عطا کرنی تھی۔ جنہوں نے دین اسلام کی خاطر بے پناہ قربانیاں دی تھیں۔

3- اور تیسری حکمت یہ تھی کہ اہل عرب کے نزدیک ماہ شوال کے مہینے میں شادی کرنا منحوس سمجھا جاتا تھا۔ اس رسم کی بیخ کنی کے لیے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی ماہ میں نکاح کیا اور اسی ماہ میں رخصتی ہوئی۔

4- چوتھی حکمت یہ تھی کہ امتیوں کو بتانا مقصود تھا کہ دوست اور دینی بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

5- پانچویں حکمت یہ تھی کہ آیت تیمم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے نازل ہونا تھا۔ جس سے نماز کی ادائیگی میں آسانی پیدا ہونا تھی۔

6- چھٹی حکمت بنت صدیق رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے میں یہ تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ کائنات کے ذریعے دینی مسائل و احادیث مبارکہ کی وافر مقدار

(Abundant Quantity) مسلمانوں کو ملتی تھیں۔ مزید یہ کہ علم نبوت کو اپنی روحانی اولاد تک پہنچانے اور اسے پھیلانے کے لیے بڑا اہم کردار ادا کرتا تھا۔

محترم اسلامی بہنوں! تمام ازواجِ مطہرات میں یہ شرف وفضیلت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہے کہ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنواری بیوی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح کرنے کے سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خولہ کے ذریعہ سے حضور راحت القلوب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی پیاری بیٹی کا نکاح کر دیا۔ پانچ سو درہم حق مہر قرار پایا۔ نکاح کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی عمر چھ 6 برس تھی۔

یہ نکاح اسلام کی سادگی کی حقیقی تصویر تھی۔

حدیث: حضرت عطیہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا واقع اس طرح بیان فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔ ان کی والدہ آئی اور ان کو لے گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح پڑھا۔ حضرت عائشہ خود کہتی ہیں کہ جب میرا نکاح ہوا تو مجھ کو خبر تک نہ ہوئی۔ جب میری والدہ نے باہر نکلنے میں روک ٹوک (Prohibition) شروع کی تب میں سمجھی کہ میرا نکاح ہوگیا۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 40)

ان سے نکاح کے بعد مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام تین سال تک رہا۔ یہ تین سال گزرنے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے رخصتی کا سوچا۔ اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر 9 سال کی تھی۔ سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھیں کہ ان کی والدہ نے بلایا۔ یہ ماں کے پاس آئیں۔ انہوں نے منہ دھویا' بال درست کئے' گھر میں لے گئیں۔ انصار کی عورتیں انتظار میں تھیں۔ یہ گھر میں داخل ہوئیں تو سب نے مبارک باد دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔

(بخاری شریف جلد 2 کتاب المناقب)

اولاد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و کمالات

خزینۂ رسالت کا انمول ہیرا مہر ودفا اور صدق و صفا کی دلکش تصویر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین بیوی ہیں۔ ان کے متعلق آتا کہ

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا۔ ان پر بھی سلام ہو اور اللہ عزوجل کی رحمت ہو اور برکات ہوں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔

(1-بخاری شریف جلد 2 کتاب فضائل صحابہ)(2-مسلم شریف جلد 2 کتاب فضائل الصحابۃ) (3-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الاستئذان)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سردار ملائکہ سلام بھیجتے تھے۔

حدیث: حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لیے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا میں عرض گزار ہوا۔ مردوں میں سے پیارا کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

(1-بخاری شریف جلد 2 کتاب المغازی)(2-مسلم شریف جلد 2 کتاب فضائل الصحابۃ)(3-صحیح ابن حبان جلد 15 صفحہ 308 رقم 6885)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف

(Gifts) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لیے میرے (ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے اور اس عمل سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا چاہتے تھے۔

(1-بخاری شریف جلد3 کتاب الھبۃ وفضلھا)(2-مسلم شریف جلد2 کتاب فضائل الصحابۃ)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا۔ پس ایک دن اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سالن بنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے کے لیے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ بھی یعنی عائشہ (بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ) تو آدمی نے عرض کیا: نہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کر دیا تو اس آدمی نے عرض کیا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی اس نے عرض کیا: ہاں۔ یہ بھی پھر دونوں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے کر آئے۔

(1-مسلم شریف جلد3 کتاب لأشربۃ)(2-مسند امام احمد بن حنبل جلد3 صفحہ23رقم12265)

حدیث: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح(Eloquent) نہیں دیکھا۔

(ترمذی شریف جلد2 کتاب المناقب)

حدیث: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر شعر، فرائض اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

(1-مصنف ابن ابی شیبہ جلد5 صفحہ276رقم26044)

(2-تہذیب التہذیب جلد12 صفحہ463)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اعزازات ان کی زبانی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جو اللہ عزوجل نے اعزازات واوصاف سے عطا کئے ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مروی ہیں کہ (اللہ عزوجل سے) مجھے دس خوبیاں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواجِ مطہرات کو حاصل نہیں ہوئیں۔ جو کہ یہ ہیں:

1- حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میری تصویر سبز ریشم کے غلاف میں لپیٹ کر کہا کہ یہ دنیا وآخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔

2- میرے سوا کوئی اور کنواری (Maid) بیوی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نہ تھی۔

3- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ روح قفسِ عنصری سے پرواز ہوئی تو آپ کا مبارک سر میری گود میں تھا اور میرے حجرے میں ہی آپ کا جسم مبارک دفن کیا گیا۔

4- بسا اوقات فرشتوں نے میرے گھر کو عزت واحترام کے ساتھ اپنے گھیرے میں لیا۔

5- بعض اوقات وحی ایسے وقت میں نازل ہوتی جب کہ میں آپ کے پاس آرام کر رہی ہوتی۔

6- میں حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور صدیق کی بیٹی ہوں۔

7- آسمان سے میری برأت میں قرآنی آیات نازل کی گئیں۔

8- میری پیدائش پاکیزہ ماحول میں ہوئی اور پاکیزہ سیرت ذات اقدس سید المرسلین کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی سعادت حاصل کی ہوئی۔

9- اللہ عزوجل کی جانب سے مغفرت اور رزق کریم کا اعزاز حاصل ہے۔

10- حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن وفات پائی۔

(1-مسند ابو یعلیٰ جلد 4 صفحہ 336)(2-مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 241)(3-اعلام النبلاء جلد2 صفحہ 141)(4-زرقانی شریف جلد3 صفحہ323)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا شمار مجتہدین صحابہ کرام علیہم رضوان میں ہے اور اس حیثیت سے وہ اس قدر بلند ہیں کہ بے تکلف ان کا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ لیا جا سکتا ہے۔ ان سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (2210) حدیثیں مروی ہیں۔ جن میں (174) حدیثوں پر شیخین نے اتفاق کیا ہے اور امام بخاری (علیہ الرحمۃ) نے منفرداً ان سے (54) حدیثیں روایت کی ہیں (68) حدیثوں میں امام مسلم (علیہ الرحمۃ منفرد ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جود وسخا کے معاملے میں اپنی مثال آپ تھیں۔ چنانچہ

حدیث: حضرت ام ذرہ جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں بیان کرتی ہیں کہ عبداللہ بن زبیر نے دوتھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا۔ آپ نے (مال رکھنے کے لیے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں۔ آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے بیٹھ گئیں۔ پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا' جب شام ہوگئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی! میرے لیے افطار کے لیے کچھ لاؤ۔ وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی۔ پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں۔ جس سے آج ہم افطار کرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب میرے ساتھ اس لہجے (Tone) میں بات نہ کر۔ اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تو نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں ایسا کر لیتی۔

(1-حلیۃ الأولیاء جلد2 صفحہ 47)(2-اعلام النبلاء جلد2 صفحہ 187)(3-طبقات ابن سعد جلد8 صفحہ 67)

حدیث: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غرباء اور محتاجوں) تقسیم فرما دیتیں جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کے لیے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھتی تھیں۔

(بخاری فی الأدب المفرد جلد 1 صفحہ 106 رقم 286)

حدیث: حضرت عطار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنا کو سونے کا ہار بھیجا۔ جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا کہ جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی۔ پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المومنین میں تقسیم فرما دیا۔ (ابن الجوزی فی صفوالصلوۃ جلد 2 صفحہ 29)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زہد وتقویٰ

محترم اسلامی بہنو! جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جود وسخا میں اپنی مثال آپ تھیں اسی طرح تقویٰ وپرہیزگاری میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔ چنانچہ

حدیث: حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل (Serial) روزہ سے ہوتی تھیں اور ایک حدیث ہے کہ آپ صرف عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کو افطار فرماتی تھیں اور ان ہی سے مروی ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا۔ پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ مبارکہ پڑھ رہی تھیں (فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْم) اور دعا کرتیں اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں۔ پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں کھڑا ہو ہو کر اکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا۔ پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہی

ہیں اور مسلسل روئے جارہی ہیں۔

(1- مصنف عبدالرزاق جلد2 صفحہ 451 رقم 4048)(2-شعب الایمان جلد 2 صفحہ 375 رقم2092)(3-ابن الجوزی فی صفوۃ الصفوۃ جلد2 صفحہ 31)

اے ہمارے رب عزوجل! اسی طرح ہمیں اور ہماری اسلامی بہنوں کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جیسا زہد وتقویٰ عطا فرما اور انہی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

وفات

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اخیر زمانہ خلافت تھا کہ رمضان 58ھ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رحلت فرمائی۔ اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروان بن حکم کی طرف سے شہر مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ اس لیے انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی اور اپنی وصیت کے مطابق جنت البقیع میں رات کے وقت مدفون ہوئیں۔ واللہ اعلم

4-حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

سراج اہل جنت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نور چشم جلیل القدر صحابی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بھانجی جن کی نماز جنازہ حضور راحت العاشقین نے خود پڑھائی اور اپنے ہاتھوں سے جنت البقیع میں دفن کیا۔ یہ وہ خوش نصیب (Fortunate) صحابی ہیں۔ جنہیں سب سے پہلے جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباع بن عبداللہ بن قرط بن رزاع بن عدی بن بومی بن فہر بن مالک اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ جو مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ہمشیر ہیں اور خود بھی

صحابیہ ہیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حقیقی بھائی بہن ہیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔

نکاح

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی حضرت خنیس بن خلافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ جو خاندان بنو سہم سے تھے اور انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ مدینۃ المنورہ کو ہجرت بھی کی تھی۔ لیکن ان کے شوہر جنگ بدر یا جنگ احد میں زخمی ہو کر وفات پا گئے اور یہ بیوہ ہو گئیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی عدت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی فکر ہوئی۔ ان دنوں میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی خواہش (Passion) کی۔ انہوں نے کہا میں اس پر غور کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ملاقات ہوئی تو صاف انکار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناامید ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے خاموشی اختیار کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی بے التفاتی سے حیرانگی ہوئی۔ اس کے بعد خود حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کی۔ نکاح ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا کہ جب تم نے مجھ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی خواہش کی اور میں خاموش رہا تو تم کو ناگوار گزرا لیکن میں نے اسی وجہ سے کچھ جواب نہیں دیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا تھا اور میں اس راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح کا ارادہ نہ ہوتا تو میں اس کے لیے آمادہ تھا۔

(1-بخاری شریف جلد 2 صفحہ 571)(2-اصابہ جلد 8 صفحہ 51)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کوئی اولاد نہیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضائل وکمالات

عابدہ، زاہدہ، قاریہ، ادیبہ، فصیحۃ البیان، بلیغۃ الکلام، زود فہم، صاف گو، کریمۃ بنت تکریم اور نبیلہ بنت نبیل حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اس وجہ سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہیں کہ ان کے سات رشتہ دار غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔
1- ان کے والد محترم حضرت فاروق اعظم سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ 2- چچا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ 3- پہلا خاوند خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ۔ 4- اور ان کے تین ماموں ان میں ایک حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ۔ 5- دوسرے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ۔ 6- اور تیسرے ماموں حضرت عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہ۔ 7- اور ایک ماموں زاد بھائی حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ بدری صحابہ کرام وہ عالی مراتبت ہستیاں ہیں جن کی شان میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

"اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ"

ترجمہ: "اے اہل بدر! اب جو چاہو کرو تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی۔"

اور اس کے علاوہ یہ کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والی خاتون ہیں۔ ان کی دینی سمجھ بوجھ کو معلوم کرنے کے لیے واقعہ ذیل کافی ہے کہ ایک دفعہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پرامید ہوں کہ اصحاب بدر اور حدیبیہ جہنم میں داخل نہ ہوں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اعتراض (Protest) کیا کہ اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" تم میں ہر شخص جہنم پر وارد ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں لیکن یہ بھی تو ہے۔ "ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا" پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں زانوں پر گرا ہوا چھوڑیں گے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285)

اسی طرح دینی لگن کا اثر تھا کہ حضور پرنور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تعلیم

کی فکر رہتی تھی کہ حضرت شفا رضی اللہ عنہا کو چیونٹی کے کاٹنے کے وقت کی دعا آتی تھی۔ ایک دن وہ گھر میں آئیں تو حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو چیونٹی کے کاٹنے کے وقت کی دعا یاد کرادو۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 281)

اسی مدنی فکر کی وجہ سے ہی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ساٹھ (60) حدیثیں منقول ہیں۔ جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنیں۔

(زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 271)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل (علیہ السلام) تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی ہے وہ تو بڑی روزے دار اور عبادت گزار ہیں اور وہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنتے ہی رجوع فرمالیا۔

(1-مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 15)(2-طبرانی کبیر جلد 18 صفحہ 365 رقم 934)(3-حلیۃ الاولیاء جلد 2 صفحہ 50)(4-طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 84)(5-اصابہ جلد 5 صفحہ 559 رقم 7356)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تقویٰ یعنی روزے رکھنا اور عبادت کرنا محبوب ہے۔ اسی لیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رجوع کا حکم ہوا اور اس لیے بھی کہ یہ جنت میں بھی پیارے آقا علیہ السلام کی بیوی ہوں گی۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا۔ وہ رو پڑیں۔ اتنے میں ان کے ہاں حضور سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہو۔ تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل سے ڈریئے۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 771 کتاب المناقب)

ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ "ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ معززنا(Respectable) ہیں۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بھی ہیں اور چچازاد بہن بھی۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرا۔ انہوں نے حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے زیادہ کیونکر معزز ہوسکتی ہو' میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون (علیہ السلام) اور میرے چچا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 771 کتاب المناقب)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں جو کہ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔ اسی وجہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی دوسری بیویوں کے مقابلے میں باہم ایک تھیں۔ چنانچہ واقعہ تحریم جو ہجری 9 میں پیش آیا۔ اسی قسم کے اتفاق کا نتیجہ(Result) تھا۔

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں۔ اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے۔ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھی۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا منشا(Motive) معلوم

تھا۔ فرمایا مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں شہد میں نے پیا ہے۔ اس کو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں۔ مقصود یہ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرما دیتے ہیں۔ اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ

"يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ"

ترجمہ کنزل الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے حلال کی اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو۔

(کنز الایمان مع خزائن العرفان تفسیر سورۃ تحریم آیت نمبر 1 صفحہ 730)

وفات

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے شعبان 45ھ میں 59 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کا زمانہ تھا اور مروان بن حکم شہر مدینہ کا حاکم تھا۔ اسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور کچھ دور تک ان کے جنازہ کو بھی اٹھایا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قبر تک جنازہ کو کاندھا دیے چلتے رہے۔ ان کے دو بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے تین بھتیجے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ' حضرت حمزہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو قبر میں اتارا اور یہ جنت البقیع میں دوسری ازواج مطہرات کے پہلو میں مدفون (Buried) ہوئیں۔ اس طرح عابدہ' زاہدہ' صائمہ' عالمہ' فاضلہ' ادیبہ' محدثہ' حارسۃ القرآن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے جسد مقدس کو سپرد خاک کیا گیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وفات کے وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلا کر وصیت کی اور غابہ میں جو جائیداد تھی۔ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی میں دے دیئے گئے تھے۔ اس کو صدقہ کر کے وقف کر دیا۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 271)

5-ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

ام المومنین رضی اللہ عنہا کا نام زینب ہے اور سلسلہ نسب یہ ہے کہ حضرت زینب بنت خزیمہ بن عبداللہ بن عمر بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہے اور ان کا لقب "ام المساکین" ہے۔ ان کو یہ لقب اس لیے ملا کہ زمانہ جاہلیت (Reign Of Barbarouseness) میں یہ غرباء اور مساکین کو بکثرت کھانا کھلایا کرتی تھیں جیسا کہ

حدیث: حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نام (لقب) مساکین کو کثرت سے کھانا کھلانے کی وجہ سے "ام المساکین" پڑھ گیا۔ (1-مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 248)(2-اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 129)

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا اسلام لانا

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا حضور سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تیرہ سال پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ جب حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کرتے ہوئے اہل مکہ کے سامنے اسلام کی دعوت (Feast) پیش کی تو ایک ہنگامہ بپا ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرنے والے اور آپ کو صادق و امین کہنے والے جان کے دشمن بن گئے۔ لیکن بعض ایسے خوش قسمت افراد تھے۔ جنہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نبوت کا اعلان سنتے ہی آمنا وصدقنا کہتے ہوئے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ ابتدائی مراحل میں جن قدسی نفوس افراد نے اسلام قبول کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان میں حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔

نکاح

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور سرکار مدینہ راحت قلب و

سینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ مگر جب حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تو 3ھ میں حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمالیا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارسو درہم مہر ادا کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے حجروں سے متصل (Near) ان کے لیے حجرہ تعمیر کیا گیا۔ اس طرح یہ ان باکمال عفت مآب' پاکیزہ دل و پاکیزہ سیرت امہات المومنین میں شامل ہوئیں جن کی عظمت اور پاکیزگی کا اعلان اللہ عزوجل نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ

"یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ"

ترجمہ کنز الایمان: اے نبی کی بیویو! تم اورعورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر اللہ عزوجل سے ڈرو۔ (الاحزاب:۳۲)

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچویں عربیہ غیر قرشیہ زوجہ محترمہ ہیں اور سب سے بڑی فضیلت واکملیت یہ ہے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں اور اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہا کے اندر وہ خوبیاں قدرت کی طرف سے موجود تھیں جو کہ ایک نیک خاتون میں ہونی چاہئیں جیسا کہ

حدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت جائے گی۔

(1-شعب الایمان جلد 6 صفحہ 421)(2-الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 33)

یقیناً ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش ہوں گے اور راضی ہوں گے اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا بھی ان سے راضی ہوں گی۔ اس کے

علاوہ آپ رضی اللہ عنہا وفا کی تصویر، سچائی کی خوگر، مجسمہ اخلاق، فہم وفراست والی صفات کی مالک تھیں۔

اولاد

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اولاد نہیں تھی۔

وفات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضور طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نئی شامل ہونے والی اپنی سہیلی سے حسن اخلاق (Politeness) سے پیش آئیں۔ چونکہ یہ جانتی تھیں کہ حضور پرنور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دلجوئی کے لیے اپنے حرم میں شامل کیا ہے۔ کیونکہ ان کے پہلے خاوند حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کر گئے تھے۔ ان دونوں عظیم المرتبت جنتی خواتین نے ایسا ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جس سے حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے دل کو ٹھنڈک اور سرور حاصل ہوا۔ لیکن انہیں ابھی حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں صرف دو یا تین مہینے زندہ رہیں اور ربیع الآخر 4ھ میں تیس برس کی عمر میں اللہ عزوجل کا بلاوا آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں آپ کی دو بیویاں فوت ہوئیں۔ پہلی حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور دوسری حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ماں کی جانب سے حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

(زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 249)

امہات المومنین اور آل واصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
چرخ عرفان کے درخشندہ ستارے ہیں سبھی

6- حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام ہند ہے اور ان کی کنیت ام سلمہ ہے۔ مگر یہ مشہور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نام سے ہوئیں۔ یہ قریش کے خاندان مخزوم سے ہیں اور ان کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ ہند بنت ابی امیہ سہیل بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اوران کی والدہ بنو فراس سے ہیں۔ ابوامیہ (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد) شہر مکہ کے مشہور مخیر اور فیاض تھے۔ سفر میں جاتے تو تمام قافلہ والوں کی کفالت (Security) خود فرمایا کرتے تھے۔ اسی لیے تو زاد الراکب کے لقب سے مشہور ہوئے تھے۔ (اصابہ جلد 8 صفحہ 240)

اسلام

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اعلان نبوت کے ابتدائی دور میں اپنے پہلے خاوند کے ساتھ داخل اسلام ہوئیں۔

نکاح

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوا جو کہ زیادہ تر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں اور یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد اور حضور شافع روز محشر فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضائی بھائی (Foster Brother) تھے۔ کچھ زمانہ تک شوہر کا ساتھ نصیب رہا۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بڑے شہ سوار تھے۔ غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ غزوۂ احد میں ان کو چند زخم لگے جن کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکے اور جمادی الثانی 4ھ میں ان کا (ایک) زخم پھٹا اور اسی صدمہ سے انہوں نے وفات پائی۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 273)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں اور وفات کی خبر سنائی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے گھر تشریف لائے'

گھر میں کہرام مچا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں "ہائے یہ کیسی موت ہوئی" سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو ان کی مغفرت (Absclution) کی دعا مانگو اور یہ کہو کہ اے اللہ عزوجل! ان سے بہتر ان کا جانشین عطا کر۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی میت پر تشریف لائے اور نماز جنازہ نہایت اہتمام سے پڑھی گئی۔ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں نو تکبیریں کہیں۔ لوگوں نے نماز جنازہ کے بعد پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سہو (Mistake) تو نہیں ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہزار تکبیروں کے مستحق تھے اور ان کی مغفرت کی دعا مانگی۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حاملہ تھیں۔ وضع حمل کے بعد عدت گزر گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا۔ لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انکار کیا۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لے کر پہنچے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے چند عذر ہیں۔ 1- میں سخت غیور عورت ہوں۔ 2- صاحب عیال ہوں۔ 3- میرا سن زیادہ ہے۔ حضور رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب زحمتوں کو قبول فرمالیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اب عذر کیا ہوسکتا تھا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمالیا اور ام المومنین کے معزز لقب سے سرفراز ہوئیں۔

اولاد

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے جو اولاد ہوئی اس کے یہ نام ہیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی امامہ سے کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان ہی نے کیا تھا۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں فارس اور بحرین کے حاکم تھے۔ دُرّہ ان کا ذکر صحیح بخاری شریف میں آیا ہے۔ (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 764)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

علمی حیثیت اگرچہ تمام ازواج بلند رتبہ تھیں۔ تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ان میں کوئی جواب نہ تھا۔ چنانچہ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سیدی ومرشدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات احادیث کا مخزن(Magazine) تھیں۔ تاہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ان میں کوئی جواب نہ تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد2 صفحہ126)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے 378 حدیثیں مروی ہیں۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا محدثین صحابہ رضی اللہ عنہما کے تیسرے طبقے میں شامل ہیں۔ ان کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سننے کا بہت شوق تھا کہ

حدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ایک دن بال گوندوا رہی تھیں کہ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے "اَیُّھَا النَّاسُ" اے لوگو! کا لفظ نکلا تو فوراً بال باندھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں اور کھڑے ہو کر پورا خطبہ سنا۔ (اصابہ جلد8 صفحہ241)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہایت زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ چنانچہ

حدیث: ایک دفعہ ایک ہار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پہنا جس میں سونے کا کچھ حصہ شامل تھا۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کو توڑ ڈالا۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد6 صفحہ315)

اور مزید یہ کہ آپ رضی اللہ عنہا کا زہد وتقویٰ یہاں تک تھا کہ

حدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہر مہینے روزہ رکھا کرتی تھیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد6 صفحہ289)

اور اس کے علاوہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اچھے کاموں میں شریک ہوتی تھیں۔ حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ نماز عصر کے بعد ازواجِ مطہرات کے حجروں میں تشریف لے

جایا کرتے۔ ہر ایک بیوی کے پاس باری باری تھوڑی دیر کے لیے تشریف رکھتے۔ حال دریافت کرتے۔ گھریلو ضروریات کے بارے میں پوچھتے۔ آغاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے کرتے چونکہ وہ عمر میں دیگر ازواج مطہرات سے بڑی تھیں اور اس دورے کا اختتام (End) میرے (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے) حجرے پر ہوتا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حسن و جمال اور علم و فضل کے اعتبار سے ممتاز حیثیت کی حامل تھیں۔ (طبقات)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس لیے بھی سعادت مند خاتون ہیں کہ ان کے گھر آیت تطہیر یعنی کہ

"اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا" (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

نازل ہوئی۔

حدیث: حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے۔ پھر چلے گئے۔ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا۔ لیکن میں نے سنا کہ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یا جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(1- بخاری شریف جلد 2 کتاب المناقب)(2- مسلم شریف جلد 3 کتاب فضائل الصحابۃ)(3- مسند بزار جلد 7 صفحہ 55 رقم 2602)

حدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی

اللہ علیہ وسلم ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے۔ پس خادم آیا اور عرض کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (گھر کی) دہلیز (Porch) پر کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے میرے گھر والوں کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی ان کو بلا اجازت گھر آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور اپنا دوسرا ہاتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی چادر مبارک بچھا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ عزوجل! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف میں اور میرے اہل بیت' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا اور میں بھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم بھی۔

(1-مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ 370 رقم 32104) (2-مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 296 رقم 26572) (3-طبرانی کبیر جلد 23 صفحہ 393 رقم 939) (4-مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 166)

اس کے علاوہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بہت سی سعادتوں کی مالک تھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ بیعت رضوان میں شامل تھیں۔ اس لیے جنت کی مستحق ٹھہریں۔

وفات

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لمبی عمر پائی۔ خلافت راشدہ کا پورا دور ان کی نظروں کے سامنے گزرا۔ امہات المؤمنین میں سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ عزوجل کو پیاری ہوئیں اور سب ازواج مطہرات کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ نوے سال کی عمر میں اور روایت کے مطابق 84 سال کی عمر

میں 62ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ وفات سے پہلے انہوں نے وصیت (Legacx) کی تھی کہ میری نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔ وصیت پر عمل کیا گیا اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو امہات المومنین کے پہلو میں جنت البقیع کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اس طرح یہ دنیائے فانی سے کوچ کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جا آباد ہوئیں۔ رضی اللہ عنہم

7- حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

نام ونسب

امہات المومنین میں سے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان زوجہ محترمہ کا نام زینب اور ان کی کنیت ام الحکیم، یہ قبیلہ قریش کے خاندان کے اسد بن خزیمہ سے ہیں اور ان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش بن رباب بن یعمر بن صبرۃ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن سعد بن خزیمہ ہے اور والدہ کا نام امیمہ تھا۔ جو عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کی بیٹی تھیں۔ اس وجہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پھوپھی زاد تھیں۔

اسلام

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبوت کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں۔

نکاح

حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کر دیا۔ دین اسلام نے دنیا میں مساوات (Equality) کی جو تعلیم رائج کی ہے اور پست وبلند کو جس طرح ایک جگہ پر لا کھڑا کر دیا ہے۔ اگرچہ تاریخ میں اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ لیکن یہ واقعہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ان سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اسی سے عملی تعلیم کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

قبیلہ قریش اور خاص طور پر خاندان ہاشم کو تولیت کعبہ کی وجہ سے عرب میں جو مقام حاصل تھا۔ اس کے لحاظ سے شاہان یمن بھی ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن دین اسلام نے محض ''تقویٰ'' کو بزرگی کا معیار قرار دیا اور فخر وتکبر کو اور عداوت کو جاہلیت (Folly) کا شعار ٹھہرایا ہے۔ اس وجہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ اگرچہ بظاہر غلام تھے۔ تاہم چونکہ (وہ مسلمان اور مرد صالح تھے! اس لیے حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا عقد کر دینے میں کوئی تکلف نہیں ہوا) تعلیم ومساوات کے علاوہ اس نکاح میں ایک اہم حکمت تھی وہ یہ کہ

''حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس لیے کیا تھا کہ ان کو قرآن وحدیث کی تعلیم دیں۔'' (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 463)

تقریباً ایک سال تک دونوں کا ساتھ رہا لیکن پھر تعلقات قائم نہ رہ سکے اور معمولات برقرار نہ رہ سکے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا معاملہ عرض کیا اور طلاق دے دینا چاہا چنانچہ

حدیث: حضرت زید رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مجھ سے معاملات برقرار نہیں رکھتیں اور میں ان کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ (ترمذی شریف صفحہ 531)

لیکن محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بار بار سمجھاتے کہ طلاق نہ دیں۔ قرآن پاک میں ہے کہ

''وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ''

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے۔ اس سے جسے اللہ عزوجل نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بیوی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ عزوجل سے ڈرو۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 37)

لیکن یہ معاملات کسی طرح ٹھیک نہ ہو سکے اور آخر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تربیت میں پلی تھیں۔ آپ کے فرمانے سے انہوں نے یہ رشتہ منظور کر لیا تھا۔ جو ان کے نزدیک ان کے خلاف شان تھا (چونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ غلام رہ چکے تھے۔ اس لیے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو یہ نسبت گوارا نہ تھی) بہرحال وہ مطلقہ ہو گئیں تو آپ نے ان کی دلجوئی کے لیے خود ان سے نکاح کر لینا چاہا' لیکن عرب میں اس وقت تک متبنی اصلی بیٹے کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے عام لوگوں کے خیال سے آپ تامل فرماتے تھے۔ لیکن چونکہ یہ محض جاہلیت کی رسم تھی اور اس کا مٹانا مقصود تھا۔ اس لیے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ

"وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ"

ترجمہ کنز الایمان:

حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس میرا پیغام لے کر جاؤ۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ ان کے گھر آئے تو وہ آٹا گوندھنے میں مصروف تھیں۔ چاہا کہ ان کی طرف دیکھیں لیکن پھر کچھ سوچ کر منہ پھیر لیا اور کہا کہ زینب رضی اللہ عنہا حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لایا ہوں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں استخارہ (Omen) کیے بغیر کوئی رائے قائم نہیں کرتی یہ کہا اور اس کے بعد مصلیٰ پر کھڑی ہو گئیں۔ ادھر حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی کہ

"فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا"

ترجمہ کنز الایمان: جب زید نے اس سے حاجت پوری کر لی (زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی) تو ہم نے اس (زینب) کا آپ کے ساتھ کر دیا۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر)

اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کون ہے؟ جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس جائے اور اس کو یہ خوشخبری سنائے کہ اللہ عزوجل نے میرا نکاح اس کے ساتھ فرمادیا ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خادمہ دوڑتی ہوئی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت مبارکہ سنا کر خوشخبری دی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اس خوشخبری سے اس قدر خوش ہوئی کہ اپنا زیور اتار کر اس خادمہ کو انعام میں دے دیا اور خود سجدہ میں گر پڑیں اور اس نعمت کے شکریہ میں دو ماہ لگاتار روزہ دار رہیں۔

مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد ناگہاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مکان میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بغیر خطبہ اور بغیر گواہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نکاح فرمالیا؟ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے ساتھ میرا نکاح اللہ عزوجل نے کر دیا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے اس نکاح کے گواہ ہیں۔

حدیث: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔

(1-بخاری شریف جلد 2 کتاب النکاح)(2-مسلم شریف کتاب النکاح جلد 2)(3-سنن الکبریٰ جلد 7 صفحہ 258 رقم 14277)

اولاد

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اولاد نہ تھی۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت نیک سیرت خاتون تھیں۔ کتب حدیث میں ان سے گیارہ حدیثیں منقول ہیں۔ مزید یہ کہ

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ دیندار، زیادہ پرہیزگار، زیادہ راست گفتار، زیادہ فیاض، مخیّر اور اللہ عزوجل کی رضاجوئی میں زیادہ سرگرم نہیں دیکھی۔ فقط (Only) مزاج میں ذرا تیزی تھی۔ جس پر ان کو بہت جلد نادم بھی ہوتی تھیں۔

(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 335)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواجِ مطہرات سے فخر یہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ عزوجل نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔

(1- بخاری شریف جلد 3 کتاب التوحید) (2- نسائی سنن الکبریٰ جلد 5 صفحہ 219 رقم 8918)

حدیث: حضرت عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بے شک زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا "اواہہ" ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اواہہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاشعہ (یعنی خشوع و خضوع کرنے والی)

(حلیۃ الاولیاء جلد 2 صفحہ 54)

وفات

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میری وفات کے بعد جنت میں) تم سب سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی۔ جس کے ہاتھ تم سب میں سے زیادہ لمبے ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے

زیادہ لمبے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔

(1- مسلم شریف جلد2 کتاب فضائل الصحابۃ) (2-صحیح ابن حبان جلد15 صفحہ 50رقم6665)

اس حدیث مبارکہ میں یہ استعارۃً فیاضی کی طرف اشارہ تھا۔ لیکن ازواج مطہرات اس کو حقیقت سمجھیں۔ چنانچہ باہم اپنے ہاتھوں کو ناپا کرتی تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنی فیاضی کی وجہ سے اس پیشن گوئی (Foretelling) کا مصداق ثابت ہوئیں اور ازواج مطہرات میں انہوں نے سب سے پہلے انتقال کیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کفن کا خود سامان کرلیا تھا اور وصیت کی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہا بھی کفن دیں تو ان میں سے ایک کو صدقہ کر دینا۔ چنانچہ یہ وصیت پوری کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن ابی احمد بن جحش رضی اللہ عنہ نے ان کو قبر میں اتارا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کیا۔ (بخاری شریف جلد1 صفحہ191)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے 20ھ میں انتقال کیا اور 53 برس کی عمر پائی۔ (رضی اللہ عنہم)

8- حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

نام ونسب

ام المومنین میں سے حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زوجہ محترمہ کا نام جویریہ رضی اللہ عنہا ہے اور یہ قبیلہ خزاعہ کے خاندان مصطلق سے ہیں اور ان کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمر ومزیقیاء۔

مزید یہ کہ حارث بن ابی ضرار حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد خاندان بنو

مصطلق کے سردار تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد 2 صفحہ 45)

نکاح

حسن اخلاق و ادب کی پیکر' عقل و دانش اور فہم و فراست سے آراستہ حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح اپنے ہی قبیلہ میں مسافع بن صفوان سے ہوا تھا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد اور شوہر مسافع دونوں دشمن اسلام تھے۔ چنانچہ حارث نے قریش کے اشارے سے یا خود شہر مدینہ پر حملہ کی تیاریاں شروع کی تھیں۔ حضور فخر بنی آدم' نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو مزید تحقیقات (Inquiry) کے لیے حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ انہوں نے واپس آ کر خبر کی تصدیق کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم رضوان کو تیاری کا حکم دیا۔ چنانچہ

دو شعبان 5ھ کو فوجیں شہر مدینہ سے روانہ ہوئیں اور مریسیع میں جو مدینہ منورہ سے نو میل دور ہے وہاں پہنچ کر قیام کیا۔ لیکن حارث کو یہ خبریں پہلے پہنچ چکی تھیں۔ اس لیے اس کا لشکر منتشر ہو گیا اور خود بھی کسی طرف نکل گیا۔ لیکن مریسیع میں جو لوگ آباد تھے۔ انہوں نے صف آرائی کی اور دیر تک جم کر تیر برساتے رہے۔ مسلمانوں نے دفعۃً ایک ساتھ حملہ کیا تو ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ گیارہ آدمی مارے گئے اور باقی گرفتار ہو گئے۔ جن کی تعداد تقریباً چھ سو تھی۔ غنیمت میں دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں آئیں۔

لڑائی میں جو لوگ گرفتار ہوئے۔ ان میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ تو حارث جو کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا والد تھا۔ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میری بیٹی کنیز نہیں بن سکتی۔ میری شان اس سے بالاتر ہے۔ میں اپنے قبیلہ کا سردار اور رئیس عرب ہوں۔ آپ اس کو آزاد کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ اچھا نہیں ہو گا کہ خود حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ حارث نے جا کر حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری مرضی پر رکھا ہے۔ مگر تو دیکھنا مجھے رسوا نہ کرنا۔ انہوں نے کہا کہ میں حضور سید

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا پسند کرتی ہوں۔ چنانچہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کر لی۔ مزید حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ

حدیث: ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے تین راتیں پہلے خواب دیکھا کہ چاند یثرب (مدینہ منورہ) کی جانب سے چلتا ہوا آیا اور میری گود (Lap) میں گر گیا۔ میں نے یہ خواب کسی کو بتانا پسند نہ کیا۔ جب ہم گرفتار ہوئے تو میں نے خواب کے پورا ہونے کی امید کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کیا اور مجھ سے شادی کر لی تو میں نے سمجھ لیا کہ یہی خواب کی تعبیر ہے۔

(دلائل النبوۃ جلد 4 صفحہ 48) (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 254)

اولاد

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اولاد نہ تھی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

ناز ونعمت سے شاہی محلات میں پرورش پانے والی، ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا وقار اس سے ہی بلند ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارے رسول مقبول، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں اور اس کے علاوہ اور کئی سعادتیں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہیں۔ جن میں یہ ہے کہ ان سے چند حدیثیں مروی ہیں۔ مزید یہ کہ

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت کو حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے حق میں مبارک (Blessed) نہیں دیکھا۔ ان کے سبب سے بنو مصطلق کے سینکڑوں گھرانے آزاد کر دیئے گئے۔

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 420)

اور مزید یہ کہ

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔

(1- مسلم شریف جلد 3 کتاب الاداب) (2- مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 316 رقم 2902) (3- شعب الایمان جلد 1 صفحہ 424 رقم 604)

حدیث: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو؟ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے۔ اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

"سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ"

ترجمہ: اللہ عزوجل کی حمد اور تسبیح ہے۔ اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

(1- مسلم شریف جلد 2 کتاب الذکر والدعاء) (2- ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الاداب) (3- صحیح ابن حبان جلد 3 صفحہ 110 رقم 828)

اے ہمارے رب عزوجل! ہماری اسلامی بہنوں، ماؤں اور بیٹیوں کو امہات المومنین کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

وفات

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے 50ھ میں پینسٹھ برس کی

عمر پا کر انہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور حاکم مدینہ مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ جنت البقیع کے قبرسان میں مدفون۔ رضی اللہ عنہم

(1- زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 255)(2- مدارج النبوۃ جلد 2 صفحہ 481)

9- حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

ازواجِ مطہرات میں سے حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زوجہ محترمہ کا نام رملہ ہے اور ان کی کنیت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنی کنیت یعنی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہوئیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ حضرت رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس اور ان کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابو العاص تھا۔ جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حقیقی پھوپھی ہیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے سترہ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ (اصابہ جلد 8 صفحہ 84)

اسلام

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے پہلے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ ہی مسلمان ہوئیں اور حبشہ کو ہجرت کی۔ حبشہ جا کر ان کے خاوند نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ ان کے خاوند نے ان کو بھی مذہب عیسائیت کی دعوت پیش کی لیکن یہ مذہب اسلام پر قائم رہیں اور اب وہ وقت آ گیا کہ ان کو اسلام اور ہجرت کی فضیلت کے ساتھ ام المومنین بننے کا شرف بھی حاصل ہو۔ ان کے خاوند عبید اللہ نے عیسائی ہو کر بالکل آزادانہ زندگی بسر کرنا شروع کی۔ آخر اس کا انتقال ہو گیا۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 76)

نکاح

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا اور یہ حرب بن

امیہ کا حلیف تھا۔ اس کی وفات کے بعد جب عدت ختم ہوئی تو حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ کو نجاشی کی خدمت میں بغرض نکاح بھیجا۔ جب وہ نجاشی کے پاس پہنچے تو اس نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اپنی لونڈی ابرہہ کے ذریعہ سے پیغام دیا کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے لیے لکھا ہے۔ انہوں نے خالد بن سعید اموی کو وکیل مقرر کیا اور خوشی سے ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور انگوٹھیاں دیں۔ جب شام ہوئی تو نجاشی نے حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور وہاں کے مسلمانوں کو جمع کر کے خود نکاح پڑھایا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چار سو دینار مہر ادا کیا' نکاح کے بعد حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جہاز میں بیٹھ کر روانہ ہوئیں اور شہر مدینہ کی بندرگاہ میں اتریں۔ یہ 6ھ اور 7ھ کا واقعہ ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 427)

اولاد

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ ان میں سے ایک کا نام عبداللہ اور دوسرے کا نام حبیبہ ہے۔ ان میں سے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہ نے آغوش نبوت (Lap of Prophethood) میں تربیت پائی۔ لیکن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اولاد نہ تھی۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و کمالات

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا وہ سعادت مند زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جن سے حدیث کی کتابوں میں 65 حدیثیں منقول ہیں۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"اللہ عزوجل کی قسم میری دلی تمنا ہے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو اور یہ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) جنت میں ایک ساتھ جام طہور نوش کریں۔" (کتاب حدیث)

اور مزید یہ کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا جوش ایمانی کا میزاج معاشرے کی

عام عورتوں سے مختلف(Different) تھا۔ اس کی مثال فتح مکہ سے قبل جب ان کے باپ ابوسفیان کفر کی حالت میں حضور پرنور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ آئے۔ اس وقت دیکھنے میں آئی۔ ان کے باپ ابوسفیان جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوئے اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو حضور رحمت العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہتے تھے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھ کر بستر الٹ دیا۔ ابوسفیان سخت ناراض ہوئے کہ بستر اس قدر عزیز ہے۔ بولیں یہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور آپ مشرک ہیں اور اس وجہ سے آپ ناپاک ہیں۔ اس نے کہا کہ اے میری بیٹی! میرے بعد تم شر میں مبتلا ہوگئی ہو۔

(1-طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ100) (2- اعلام النبلاء جلد 2 صفحہ 223) (3- اصابہ جلد 7 صفحہ 653)

حدیث: ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ عزوجل کے لیے بارہ رکعت نفل پڑھے گا۔ اس کے لیے ان کے بدلے میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس دن کے بعد کبھی بھی (ایام مخصوصہ کے علاوہ) یہ بارہ رکعت نفل ترک نہیں کیے۔

(1-مسلم شریف جلد 1 کتاب صلاۃ المسافرین) (2-صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 203) (3-مسند ابویعلیٰ جلد 13 صفحہ 44 رقم 7124)

اس کے علاوہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میں بہت خوبیاں تھیں کہ یہ گلستان نبوت کی مہک، شمع کا شانۂ نبوت، آپ رضی اللہ عنہا آفتاب رسالت کی کرن تھیں۔

وفات

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا 44ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیرہ میں مدفون ہوئیں۔ رضی اللہ عنہم

(1-زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 243) (2-مدارج النبوت جلد 2 صفحہ 481)

10-حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زوجہ محترمہ کا نام میمونہ ہے اور یہ قبیلہ قریش سے ہیں اور سلسلہ نسب یہ ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن حزن ابن بجیر بن ہزم بن روبتہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ اور ان کی والدہ قبیلہ حمیر سے تھیں۔

نکاح

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور پرنور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مسعود بن عمرو کے نکاح میں تھیں۔(زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 288)

لیکن کسی وجہ سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ پھر ابودہم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں آئیں۔ ابودہم نے 7ھ میں وفات پائی اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ حضور رحمت العلمین صلی اللہ علیہ وسلم ذوالقعدہ 7ھ میں عمرہ کی نیت سے مکہ روانہ ہوئے تھے۔ اسی احرام کی حالت (Condition) میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔(بخاری شریف جلد 2 صفحہ 611)

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس نکاح کے معاملات میں حضور طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون تھے۔(نسائی شریف صفحہ 513)

حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ سے فارغ ہوکر جب مدینہ منورہ واپس آئے تو سرف کے مقام پر جو کہ شہر مدینہ کے راستہ پر مکہ سے دس میل ہے وہاں قیام فرمایا۔
(تہذیب جلد 12 صفحہ 453)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ (حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو لے کر مقام سرف پہنچے اور یہیں شب عروسی ادا ہوئی۔(طبقات

ابن سعد جلد 2 صفحہ 89)

اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کیا ہوا نکاح حضور محبوب رب العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نکاح تھا۔(طبری جلد 13 صفحہ 2453)

اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سب بیویوں میں سے آخری بیوی تھیں۔

اولاد

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اولاد نہ تھی۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

مہر ووفا' جود وسخا اور صدق وصفا کی خوگر' تقویٰ وطہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے لیے سب سے پہلی فضیلت تو یہی ہے کہ یہ سید المبلغین ' راحت العاشقین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام عورتیں آپس میں بہنیں ہیں۔ (پھر فرمایا) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اس کی بہن حضرت ام فضل بنت حارث اور اس کی بہن سلمیٰ بنت حارث حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان کی اخیافی بہن ہے۔

(1-مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 35 رقم 6801)(2-طبرانی کبیر جلد 11 صفحہ 415 رقم 12178)(3-مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 249)

اس کے علاوہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی (46) حدیثیں مروی ہیں۔

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل سے ڈرنے والی اور صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔(اصابہ جلد 8 صفحہ 192)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو غلام آزاد کرنے کا شوق تھا۔ چنانچہ

حدیث: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی (Maid Servant) کو آزاد کیا تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تم کو اس کا اجر دے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 332)

اور یہ کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل پر زیادہ توکل رکھنے والی تھیں کہ

حدیث: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار کسی سے رقم بطور قرض لی تو کسی نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا اس کو کس طرح ادا کریں گی؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور پیکر عظمت و شرافت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرض ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ اللہ عزوجل خود اس کا قرض ادا کر دیتا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 332)

اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کو امہات المومنین کی سی سیرت اپنانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

وفات

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا یہ عجیب اتفاق ہے کہ مقام سرف پر ہی ان کا حضور جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب ہوا اور مقام سرف ہی میں انہوں نے انتقال کیا۔

(1- بخاری شریف جلد 2 صفحہ 611) (2- مسند امام احمد بن حنبل جلد صفحہ 333)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں اتارا اور اس وقت 61ھ کا سال تھا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ کو اٹھاتے وقت کہا: ''یہ حضور پیکر حسن و جمال، دافع رنج و ملال صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کی میت کو زیادہ حرکت نہ دو با ادب اور آہستگی سے لے کر چلو۔'' رضی اللہ عنہم (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 758)

11-حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نام زینب تھا۔ لیکن اس وجہ سے کہ جنگ خیبر میں خاص طور پر حضور سرور معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئی تھیں اور عرب میں غنیمت کے ایسے حصے کو جو بادشاہ کے لیے مخصوص ہو اسے صفیہ کہتے تھے۔ اس لیے وہ بھی صفیہ کے نام سے مشہور ہو گئیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو باپ اور ماں دونوں کی طرف سے سیادت (Dominion) حاصل ہے۔

نکاح

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی سلام بن مشکم سے ہوئی تھی۔ سلام نے طلاق دے دی تو کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں آئیں۔ جو ابو رافع تاجر حجاز اور رئیس خیبر کا بھتیجا تھا۔ کنانہ جنگ خیبر میں مقتول ہوا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے باپ اور بھائی بھی کام آئے اور خود بھی گرفتار ہوئیں۔ جب خیبر کے تمام قیدی جمع کئے گئے تو دحیہ کلبی نے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لونڈی کی درخواست کی۔ حضور حسن اخلاق کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے انتخاب کرنے کی اجازت دی۔ انہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو منتخب کیا۔ لیکن صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں آ کر عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رئیسہ بنونضیر و قریظہ کو دحیہ کو دے دیا۔ وہ تو صرف آپ کے لیے سزاوار ہے۔ مقصود یہ تھا کہ رئیسہ عرب کے ساتھ عام عورتوں کا سا برتاؤ مناسب نہیں۔ چنانچہ دحیہ کو آپ نے دوسری لونڈی دے دی اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے نکاح کر لیا۔

(بخاری شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ)

خیبر سے روانہ ہوئے تو مقام صہبا میں شب عروسی ادا کی۔ (اصابہ جلد 8 صفحہ 126)

اولاد

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے حضور شہنشاہ خوش خصال صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اولاد نہ تھی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ان خوبیوں کی مالک تھیں۔ زہد وتقویٰ، صدق وصفا، عبادت وریاضت، علم وفضل، عزت وشریف، ذکر وفکر کی فضیلت رکھنے والی تھیں۔

اور حضور پاک، صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی۔ جس کا اندازہ حدیث ذیل سے لگایا جاسکتا ہے کہ

حدیث: حضور نور کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سفر میں تھے۔ ازواجِ مطہرات بھی ساتھ تھیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ اچانک بیمار ہوگیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ضرورت سے زیادہ اونٹ تھے۔ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ایک اونٹ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دے دو۔ انہوں نے کہا کیا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دے دوں؟ اس پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ناراض ہوئے کہ دو مہینے تک ان کے پاس نہ گئے۔

(1-اصابہ جلد 8 صفحہ 126)(2-زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 296)

اور اس کے علاوہ سعادت مندی کی بات یہ ہے کہ ان سے حضور شہنشاہ مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث مروی ہیں۔

وفات

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے رمضان المبارک 50ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ ایک لاکھ ترکہ چھوڑا اور ایک ثلث کے لیے اپنے بھانجے کے لیے وصیت کر گئیں۔ رضی اللہ عنہم

(زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 296)

پیارے اسلامی بھائیو، بہنو! یہ حضور پرنور شہنشاہ مدینہ، راحت قلب وسینہ خاتم

المرسلین، رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین، تاجدار رسالت، مخزن جود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ گیارہ ازواج مطہرات ہیں جن پر تمام مورخین (Historians) کا اتفاق ہے۔

بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

1-حضرت زینب رضی اللہ عنہا

نام ونسب

حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی یہی ہیں۔ ان کا نام زینب رضی اللہ عنہا ہے۔ یہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے دس سال قبل جب کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تیس سال کی تھی۔ مکہ مکرمہ میں ان کی ولادت ہوئی۔

نکاح

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی ان کے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع سے حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے قبل ہی ہوئی تھی۔

عام حالاتِ زندگی

حضرت زینب رِضی اللہ عنہا تو حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد ایمان لے آئیں۔ مگر ان کے خاوند نے اسلام قبول نہ کیا۔ رمضان المبارک 2ھ میں جب ابو العاص جنگ بدر سے گرفتار ہو کر مدینہ منورہ آئے اس وقت تک حضرت زینب رضی اللہ عنہا مسلمان ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں ہی مقیم رہیں۔ چنانچہ ابو العاص کو قید سے چھڑانے کے لیے انہوں نے مدینہ منورہ میں اپنا وہ ہار بھیجا جو ان کی والدہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ان کو جہیز (Dowry) میں دیا تھا۔ یہ ہار حضور سید المبلغین، رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ پا کر صحابہ کرام

رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس واپس بھیج دیا اور حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے یہ وعدہ لے کر ان کو رہا کر دیا کہ وہ مکہ پہنچ کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ بھیج دیں گے۔ چنانچہ ابو العاص نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے بھائی کنانہ کی حفاظت میں "بطن یا جج" تک بھیج دیا۔ ادھر حضور راحت العاشقین، محبوب رب العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری کے ساتھ پہلے مقام "بطن یا جج" میں بھیج دیا تھا۔ چنانچہ یہ دونوں حضرات "بطن یا جج" سے اپنی حفاظت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ لائے۔

حضرت زینب کے فضائل ومناقب

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ہجرت کرنے اور ہجرت کی پریشانیوں کو جھیلنے کی وجہ سے ہی تو حضور پرنور سیدی ومرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فضائل میں یہ ارشاد فرمایا کہ "هی افضل بناتی اصیبت فی" ترجمہ: یہ میری (زینب رضی اللہ عنہا) بیٹیوں میں اس اعتبار سے بہت ہی زیادہ فضیلت والی ہیں کہ میری جانب ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت (Woe) اٹھائی۔ اس کے بعد ابو العاص محرم الحرام کے مہینے 7 ہجری میں مسلمان ہو کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے آئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہنے لگے۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 195)

اور سب سے بڑی فضیلت اور مقام ومرتبہ اور سعادت کی بات حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے لیے یہ ہے کہ یہ حضور سید الانبیاء امام الانبیاء مختار کل کائنات کی صاحبزادی ہیں۔

اولاد

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ایک لڑکا تھا۔ جس کا نام علی اور ایک صاحبزادی تھی اور اس کا نام حضرت امامہ رضی اللہ عنہا ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ والدہ ماجدہ کی حیات ہی میں

بلوغ کے قریب پہنچ کر وفات پا گئے۔ لیکن ابن عساکر کا بیان ہے کہ نسب ناموں کو بیان کرنے والے بعض علماء نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ جنگ یرموک میں شہادت سے سرفراز ہوئے تھے۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 197)

وفات

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے 8 ہجری کو انتقال کیا اور ان کو ام ایمن رضی اللہ عنہا' حضرت سودہ رضی اللہ عنہا' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔ جس کا طریقہ حضور پرنور مکی مدنی سرکار سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بتایا تھا۔ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور خود ہی قبر انور میں اترے اور نور دیدہ کو خاک کے سپرد کیا' اس وقت چہرہ مبارک پر حزن و ملال کے آثار نمایاں تھے۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ 127) (2-مسلم شریف جلد 1 صفحہ 346) (3-طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 24)

اے ہمارے رب عزوجل ہماری ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کو ان قابل رشک خواتین کی سیرت پر چلنے والا بنا۔ آمین

2-حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

نام و پیدائش

حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دوسری صاحبزادی ہیں اور ان کا نام رقیہ رضی اللہ عنہا ہے۔ یہ اعلان نبوت سے سات برس قبل جبکہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا (33) واں سال تھا۔ اس وقت یہ پیدا ہوئیں۔

نکاح

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ابتداء اسلام ہی میں مشرف بہ اسلام ہوگئیں۔ پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹے "عتبہ" سے ہوا تھا۔ لیکن ابھی ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ

"سورہ تبت یدا" نازل ہو گئی۔ ابولہب قرآن میں اپنی اس دائمی رسوائی کا بیان سن کر غصہ میں آگ بگولہ ہو گیا اور اپنے بیٹے عتبہ کو مجبور کر دیا کہ وہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دے۔

اس کے بعد حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ نکاح کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر شہر مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر حبشہ سے مکہ واپس آ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور یہ میاں بیوی دونوں "صاحب الہجر تین" (دو ہجرتوں والے) کے معزز (Respectable) لقب سے سرفراز ہو گئے۔

اولاد

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند بھی پیدا ہوئے تھے۔ جن کا نام "عبداللہ" تھا۔ یہ اپنی والدہ کے بعد 4 ہجری میں چھ برس کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ (زرقانی شریف جلد 3 صفحہ 198)

وفات

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں اور یہ 2 ہجری غزوۂ بدر کا سال تھا اور حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں غزوۂ بدر کی تیاریاں کر رہے تھے۔ حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری (Nursing) کے لیے چھوڑ دیا۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 442)

عین اسی دن جس دن حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ میں آ کر فتح کی خوشخبری سنائی اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ لیکن جب واپس آئے اور اس معاملہ کی اطلاع ہوئی تو نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر تشریف لائے۔

رضی اللہ عنہم

3-حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا یہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری صاحبزادی ہیں اور کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔

نکاح

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پہلے ابولہب کے بیٹے ''عتیبہ'' کے نکاح میں تھیں۔ لیکن ابولہب کے مجبور کر دینے سے بدنصیب (Unlucky) عتیبہ نے ان کو رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دی۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ربیع الاول 3 ہجری میں حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلثوم کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا۔

اولاد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کوئی اولاد نہ تھی۔

وفات

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے شعبان المعظم 9 ہجری میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ حضور نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

4-حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّىْ يُؤْذِيْنِىْ مَا اٰذَاهَا ۔

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میرے ہی گوشت کا ٹکڑا ہے جو چیز اس کو ایذاء دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔

(1- بخاری شریف جلد 2 صفحہ 455)(2-مسلم شریف جلد 6 صفحہ 1012)(3-ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 763)

تشریح: پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاجدار کائنات مختار کل، ریحان ملت کی، لاڈلی اور چہیتی (Fondling and Agreeable) صاحبزادی ہیں۔جن کو آتے دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے اور سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے انہیں کے ہاں جاتے اور انہیں پیار دیتے۔ اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول رہا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں اور عمر کے لحاظ سے ان کی ترتیب یہ ہے:

1-حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا۔ 2-حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔ 3-حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔ 4-حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا۔ یہ چاروں صاحبزادیاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئیں۔

(الاستیعاب جلد 2 صفحہ 749)

حضرت فاطمہ کی ولادت

حضرت فاطمۃ الزہرہ کی ولادت باسعادت ان بابرکت لمحات میں ہوئی جب قریش مکہ، کعبہ شریف کی تعمیر نو کر رہے تھے اور حضور سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار کعبہ میں حجر اسود کو نصب کیا۔ چنانچہ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کی تنصیب کا اعزاز نصیب ہوا عین ان ہی ایام میں اللہ عزوجل نے آپ کو یہ سعادت مند صاحبزادی عطا فرمائی۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پینتیس (35) برس اور ایک قول کے مطابق اس وقت آپ کی عمر اکتالیس (41) سال تھی۔ (الاستیعاب جلد 2 صفحہ 749)

حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی اور القاب

حضرت سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کا اسم مبارک فاطمہ ہے اور القاب یہ ہیں

کہ سیدۃ النساء اہل الجنت، زہرا، بتول، راضیہ اور زاکیہ وغیرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نام فاطمہ ہے جو "فطم" سے مشتق ہے اور فطم کا معنی ہے چھڑانا، روکنا اور آپ رضی اللہ عنہا کو فاطمہ کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا اپنے جملہ (Aggregate) اہل ایمان عقیدت مندوں کو جہنم سے باذن شفاعت رب اللہ عز وجل روک لیں گی۔

مقام حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

حدیث نمبر 1: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ (صورت و سیرت اور طہارت و پاکیزگی کے اعتبار سے روحانی کمال والی ایسی) انسانی حور ہے جو حیض و نفاس (Menses And Menstrual) کے عوارض سے پاک ہے۔ اس کا نام فاطمہ اس لیے رکھا کیونکہ اللہ عز وجل انہیں اور ان سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ (منتخب کنز الاعمال جلد 5 صفحہ 97)

حدیث نمبر 2: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اس دنیا کی عورتوں کی سردار ہے اور جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

(1- مسلم شریف جلد 6 صفحہ 16-1015)(2- مدارج النبوت جلد 2 صفحہ 459)

حدیث نمبر 3: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو جاتے اور انہیں بوسہ (Dalliance) دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ یونہی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لاتے تو سیدہ خاتون جنت کھڑی ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتیں، بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 765)

حدیث نمبر 4: حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی

پھوپھی(Father's Sister) کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے۔ پھر پوچھا: مردوں میں کس سے زیادہ محبت تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ حضرت فاطمۃ الزہرہ کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 765)

حدیث نمبر 5: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا پارہ گوشت ہے۔ یہ میرا دل ہے۔ یہ میری روح ہے۔ جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ عزوجل کو اذیت دی۔ (نور الابصار صفحہ 46)

حدیث نمبر 6: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل تمہارے غضب ناک (Furious) ہونے سے غضب ناک(Furious) اور تمہاری رضا سے راضی ہوتا ہے۔

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 522)

حدیث نمبر 7: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ

"اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ"

ترجمہ کنز الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے۔ (سورۃ الاحزاب آیت 33 پارہ 22)

یہ آیت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ایک چادر میں ان کو ڈھانپ لیا اور حضرت علی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پشت بیٹھے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ عزوجل! یہ میری

اہل بیت ہے۔ ان سے رجس پلیدی (Impure) کو دور فرما کر طیب وطاہر بنا دے۔
(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 485)

حدیث نمبر 8: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت اخلاق اور طریقہ کے زیادہ مشابہ (Resembling) نہیں پایا۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق تھا۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 765)

حدیث نمبر 9: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے دنیا کی عورتوں) تمہیں پیروی کرنے کے لیے تمام دنیا کی عورتوں میں حضرت مریم علیہ السلام' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کافی ہیں۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ)

حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح (Marriage) بحکم خداوندی عزوجل۔

حدیث نمبر 10: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (حضرت فاطمہ سے رضی اللہ عنہا) پیغام نکاح کی ترغیب دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں کیسے پیغام دوں جبکہ مجھ سے پہلے قریش کے زیادہ مقام ومرتبے والے لوگ اس مقصد یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کے اعزاز کو نہیں پا سکے۔ آخر کار انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درخواست پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَدْ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ ۔ ترجمہ: اللہ عزوجل نے مجھے یہی حکم دیا ہے اور یوں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خاتون جنت کا نکاح بحکم الٰہی انعقاد پذیر ہوا۔ (ریاض النضرۃ جلد 3 صفحہ 144)

تقریب نکاح (Festival of Marriage)

حدیث نمبر 11: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی کیفیت

(Condition) طاری ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ! جانتے ہو ابھی جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل کی طرف سے کیا پیغام لائے ہیں۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ فدا جبرائیل کیا پیغام لائے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے کہا ہے کہ اللہ عزوجل حکم فرماتا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کر دیا جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا: جاؤ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور اتنی ہی تعداد میں انصار کو بلا لاؤ۔ جب وہ مہاجرین وانصار حاضر ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی حمد وثناء پر مبنی خطبہ پڑھا۔ جس میں قرآن پاک کی آیت کریمہ درج ذیل پڑھی:

"هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا" (سورۃ الفرقان آیت 54)

پھر فرمایا: مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ بنت خدیجہ رضی اللہ عنہما کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔ اے لوگو! تم گواہ رہو چار سو مثقال چاندی (حق مہر) کے عوض میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مجلس (Conference) میں موجود نہیں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ضروری کام سے گئے ہوئے تھے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھواروں کا ایک تھال منگوایا اور فرمایا: اسے چن لو۔ اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے۔ ان کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ بحکم خداوندی میں نے فاطمہ کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں راضی ہوں۔

نکاح کے فوراً بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجا لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

اللہ عزوجل تم دونوں (فاطمہ وعلی) کو برکت عطا فرمائے۔ تمہاری کوشش کامیاب بنائے اور تمہیں بہت پاکیزہ مدنی اولاد سے نوازے۔ (نور الابصار صفحہ 46)

(نکاح میں چالیس ہزار ملائکہ کی شمولیت)

حدیث نمبر 12: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! ابھی جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے تیرا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا ہے۔ نکاح کی تقریب (Festival) میں چالیس ہزار ملائکہ نے شرکت کی اور اللہ عزوجل نے جنت کے درخت طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ (اس نکاح کی خوشی میں) یاقوت اور موتیوں کو نچھاور کرے۔ طوبیٰ نے حکم کی تعمیل کی۔ جنت کی حوروں نے ان لعل و جواہر کے طبق بھر لیے ہیں اور انہیں قیامت تک ایک دوسرے کو ہدیہ (Gift) میں دیتی رہیں گی۔ (الریاض النضرہ جلد 3 صفحہ 146)

خاتون جنت کی رخصتی

حدیث نمبر 13: پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! رخصتی کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی کو مختصر جہیز عطا فرمایا۔ اس میں ایک موٹی چادر، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی، دو چکیاں، ایک مشکیزہ اور دو گھوڑے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 106)

حدیث نمبر 14: یہ سامان دے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصت کیا۔ پھر نماز عشاء کے بعد ان کے مکان پر تشریف لائے۔ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہ کو پانی لانے کا حکم دیا۔ انہوں نے پانی کا برتن (Utensil) پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا گھونٹ بھرا اور اس برتن میں کلی کی۔ پھر وہ متبرک پانی سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے سر، سینہ اور دونوں کندھوں کے درمیان چھڑک دیا اور

فرمایا۔ کہ

''اے اللہ عزوجل! میں فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کی اولاد کو شر شیطان سے محفوظ رکھنے کے لیے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر ایسا ہی عمل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا۔'' (الریاض النضرہ جلد 3 صفحہ 4)

خاتون جنت کی سادگی (SIMPLICITY)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا کا زہد و ورع اور سادگی کی کیفیت یہ تھی حالانکہ وہ خاتون جنت حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین بیٹی تھیں اور اسلام میں رہبانیت کا (Hermitship) قلع قمع بھی کر دیا گیا تھا اور فتوحات کی کثرت مدینہ میں مال و زر کے خزانے لٹا رہی تھیں۔ لیکن اے جاننے والو! جانو۔ سننے والو! سنو کہ اس میں جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا حصہ تھا؟ پیارے اسلامی بھائیو بہنو! اس کا جواب سننے سے پہلے آنکھوں کو اشکبار (Weeping) ہو جانا چاہیے۔

حدیث نمبر 15: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی خاتون کی خانگی زندگی یہ تھی کہ چکی پیتے پیتے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ مشک میں پانی بھر بھر کر لانے سے سینے پر گھٹے یعنی نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو دیتے کپڑے چیکٹ ہو جاتے تھے۔ چولہے کے پاس بیٹھے بیٹھے کپڑے دھوئیں سے سیاہ ہو جاتے تھے۔ جب یہ حالت تھی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار گھر کے کاروبار کے لیے ایک لونڈی (Maid Servant) مانگی اور ہاتھ کے چھالے دکھائے تو ارشاد ہوا کہ جان توں جان بدر کے یتیم تم سے پہلے اس کے مستحق ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس چیز کی خواہش رکھتی تھیں اس سے بہتر ایک چیز میں تم کو بتاتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد دس دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا کرو اور سوتے وقت (33) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ (33) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور (34) مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لیے لونڈی اور غلام سے بڑھ کر

ثابت ہوگا۔

خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حال میں راضی ہوں۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث نمبر 16: ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا کہ انہوں نے ناداری سے اس قدر چھوٹا دوپٹہ اوڑھا ہے کہ سرڈھانکتی ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور پاؤں چھپاتی ہیں تو سر برہنہ (Naked) رہ جاتا ہے۔

؎ یوں کی ہے اہل بیت مطہر نے زندگی
یہ ماجرائے دختر خیر الانام ہے

صرف یہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کو زیب وزینت وآرائش کی کوئی چیز نہیں دیتے تھے۔ بلکہ اس قسم کی جو چیزیں ان کو دوسرے ذرائع سے ملتی تھیں۔ ان کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو سونے کا ہار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا: کیوں فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا لوگوں سے کہلانا چاہتی ہیں کہ حضور مختارکل صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی آگ کا ہار پہنتی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو فوراً بیچ کر اس کی قیمت سے ایک غلام خرید لیا۔

(ابوداؤد ونسائی شریف)

؎ نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں
بیاں کس سے ان کی پاک طینت پاک طلعت کا

خاتون جنت کی اولاد

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد پانچ افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں 1- حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔ 2- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔ 3- حضرت محسن رضی اللہ عنہ۔ 4- حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔ 5- حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔ حضرت محسن رضی اللہ عنہ بچپن میں انتقال کر گئے تھے اور باقی مذکورہ آپ رضی اللہ عنہا کی اولاد مختلف

واقعات کے وقوع کی وجہ سے معروف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب سے بہت محبت تھی۔ (سیرت صحابیات صفحہ 120)

جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال

حدیث نمبر 17: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی۔ (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 455)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! اس حدیث مبارکہ میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون جنت سے پہلے فرما دیا تھا کہ میرے گھر والوں میں سے تم میرے بعد وصال کرو گی۔

حدیث نمبر 18: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب خاتون جنت رضی اللہ عنہا اپنی مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا۔ ایک صبح ان کی حالت بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ خاتون جنت نے مجھ سے کہا: اے میری والدہ! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ خاتون جنت نے میرے سامنے صحیح وسلامت حالت میں غسل کیا۔ پھر بولیں: مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے لباس پیش کر دیا۔ آپ خاتون جنت قبلہ رُخ ہو کر لیٹ گئیں۔ اپنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ لیا۔ پھر مجھے فرمایا: اے میری والدہ! اب میری وفات ہو جائے گی۔ میں غسل کر کے پاک ہو چکی ہوں۔ لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے۔ پس اسی جگہ آپ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے تو میں نے ان کو ساری بات بتائی۔

(1۔مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 461) (2۔مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 210)

سبحان اللہ جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتون جنت کا اس دنیا میں رہنا بھی

قابل رشک ہے اور آپ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ بھی قابل رشک ہے۔ الغرض کہ آپ کا وصال بھی قابل رشک ہے۔

خاتون جنت جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

(1- طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 29) (2- البدایہ والنہایہ جلد 1 صفحہ 98) (3- نہج البلاغہ جلد 4 صفحہ 100)

نماز جنازہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

(البدایہ والنہایہ جلد 6 صفحہ 334)

حدیث نمبر 20: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کے پردے کی اوٹ سے ایک منادی ندہ کرے گا۔ اے اہل محشر! نگاہوں کو جھکا لو۔ نگاہیں نیچی کر لو حتیٰ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پل صراط سے گزر جائیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا ستر (70) ہزار حوروں کے جھنڈ میں تیز براق کی طرح گزر جائیں گی۔ (صواعق محرقہ صفحہ 190)

فقط اِک سبب ہے بزم محشر سجائے جانے کا
کہ شان (اہل بیت) محبوبی دکھائی جانے والی ہے
بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دین پتہ جنت کی نکہت کا
وہ چادر جس کا آنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا
بنے گا محشر میں پردہ گنہگارانِ اُمت کا

(مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

حدیث نمبر 22: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عورت کی اولاد کا نسب (Genealogy) اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے۔ سوائے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہ میں ہی ان کا نسب اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 244)

حدیث نمبر 23: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی (Boat) کی طرح ہے۔ جو اس میں سوار ہوگیا۔ وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔

(1-طبرانی کبیر جلد 12 صفحہ 34) (2-طبرانی صغیر جلد 1 صفحہ 240) (3-مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 163) (4-مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 168)

پیارے اسلامی بھائیو بہنو! اس حدیث مبارکہ میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شان اہل بیت کے مقام کو واضح کر دیا کہ جو ان اہل بیت سے محبت رکھے گا وہ جنت میں جائے گا اور جو محبت نہیں رکھے گا وہ غرق ہو جائے گا۔

حدیث نمبر 24: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگئی۔

(1-طبرانی کبیر جلد 23 صفحہ 421) (2- الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 33) (3-مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 191) (4-مسند ابو یعلی جلد 12 صفحہ 331)

خوشخبری ہے اس حدیث پاک میں ہماری ان اسلامی بہنوں کے لیے کہ جو اپنے خاوند کو راضی رکھنے والیاں ہیں۔ اللہ عزوجل ہماری تمام اسلامی بہنوں کو خاتون جنت کا مقلد بنائے اور اپنے خاوند کا مطیع و اطاعت گزار بنائے۔

حدیث نمبر 25: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ساز و سامان کی ایک جگہ ہے اور اس دنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔

(1-مسلم شریف جلد 2 صفحہ 1090) (2-صحیح ابن حبان جلد 9 صفحہ 340) (3-مسند امام احمد بن

حنبل،جلد2صفحہ168)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! اس حدیث مبارکہ میں آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دنیائے کائنات کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔ مگر آج بدقسمتی سے ہماری اسلامی بہنیں نیکی کے راستے پر چلنے میں عار وتکلیف کا بحث سمجھتی ہیں۔ حالانکہ عورت کے حقوق کی جتنی پاسداری دین اسلام نے کی ہے اور کسی مذہب میں ایسا نہیں ہے۔

باب نمبر 9

مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت

محترم اسلامی ماؤں، بہنوں! دین اسلام ایک ایسا زندگی گزارنے کا وہ مبارک و بابرکت دین ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو پا سکتے ہیں اور اسی دین اسلام کے احکام میں سے ایک حکم عورت کا پردہ بھی ہے کہ جس کو اپنا کر ایک عورت اچھی ماں، بیٹی، بہن اور اچھی بیوی بن سکتی ہے۔

عورت کا لفظی معنی

عورت کے لغوی اور لفظی معنی ہیں "چھپانے کی چیز" اور حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ عورت "عورت" (یعنی چھپانے کی چیز) ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد......صفحہ......)(2-کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 171)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کا معنی ہی چھپانے کی چیز ہے۔ اس لیے بلاضرورت شدیدہ کے عورت گھر سے باہر قدم نہ نکالے کہ عورت جب بھی گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیاطین (Devils) گناہ کے لیے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اس سے مراد انسانی شیاطین فاسق، فاجر آزاد اوباش لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو عزتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ ان کا کام سڑکوں اور چوراہوں اور چائے کی دوکانوں میں بیٹھ کر یہی

ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے! بے پردہ اسکولی لڑکیوں اور عورتوں کو کس طرح جھانکتے اور دیکھنے کا موقعہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ عورتوں کے لیے کس قدر بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے کہ ان کی بے پردگی سے فائدہ اٹھا کر ایسے لوگ آنکھوں سے زنا کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ عورتیں بن سنور کر ان اوباشوں (Vagabonds) کو زنا کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ اس گناہ میں دونوں شریک ہیں۔ جہاں مرد گنہگار ہیں وہاں ان عورتوں اور لڑکیوں کا بھی قصور ہے۔ ان کو زنا کی دعوت اور رغبت اپنی طرف متوجہ کرنے کا گناہ ملتا ہے۔ اس وجہ سے اول تو یہ بے پردہ نکلتی ہیں۔ پھر اچھے عمدہ بھڑک دار کپڑوں میں ملبوس ہو کر چلتی ہیں۔ یہ اس لیے ایسا کرتی ہیں کہ لوگ ان کو دیکھیں۔ عورت کی فطرت یہ ہے کہ جب اچھا کپڑا اور اچھا چہرہ بنائے گی تو چاہے گی کہ اس کو لوگ دیکھیں۔ مرد نہیں تو عورت ہی سہی۔ باہر نکل کر وہ شوہر کے لیے زینت نہیں کرتیں بلکہ دوسرے مردوں کے لیے ایسا کرتی ہیں۔

جب عورتیں ایسا کریں تو ان کو ان کے ماتحتوں کو روکنا چاہیے۔ چنانچہ آپ دیکھئے شادی اور دیگر تقریبات میں جب عورتیں جاتی ہیں تو کیسا گل کھلاتی ہیں۔ کس طرح جسم ولباس کی نمائش کرتی ہیں۔ عموماً شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اب رائج ہو گیا ہے کہ کپڑے، سبزی ترکاری اور دیگر خاندانی ضروریات کے لیے عورتیں ہی جاتی ہیں۔ حالانکہ شریعت میں عورتوں کو جماعت میں شرکت اور مسجد جانے سے احتیاطاً روکا گیا ہے۔ جو کہ دین اسلام کا ایک اہم باب ہے تو بازاروں میں جو بدترین مقامات ہیں وہاں عورتوں کو کیسے کھلے عام جانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ مردوں نے دین کی دوری اور غفلت کی وجہ سے یا آزادی نسواں کے پیش نظر اجازت دے دی ہے یا روکنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان ساری قباحتوں (Defects) کا دروازہ کھل گیا جن کو حجاب اور پردہ کا حکم نازل کر کے روکا گیا تھا۔

کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟

جی ہاں آج کل بھی پردہ ضروری ہے۔ لہٰذا چند باتیں اگر پیش نظر رہیں تو انشاء اللہ

عزوجل پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ چنانچہ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

"وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی"

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو۔ جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (علیہ الرحمۃ) اس کے آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں۔ اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کا ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔"

(خزائن العرفان صفحہ 673)

افسوس موجودہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت والی بے پردگی پائی جا رہی ہے۔ یقیناً جیسے اس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا اب بھی ہے۔

شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟

شرعی پردہ سے مراد یہ ہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلہ یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لیے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے۔ جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چست ہے کہ کسی عضو کی ہیئت (یعنی شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت ولیٔ نعمت، مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "جو وضع لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے

بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یوں تو خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا حرام قطعی ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 217)

آسان لفظوں میں پردہ کا طریقہ

بہترین پردہ یہ ہے کہ شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذب نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدنی برقع اوڑھے' ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلہ وغیرہ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح برقع (Veil) نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔

بے پردگی سے بچنے کی فضیلت

ایک دفعہ سخت قحط سالی ہوئی' لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی۔ حضرت سیدنا بابا نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ نے اپنی امی جان (علیہ الرحمۃ) کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لے کر عرض کی: یا اللہ عزوجل یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی' میرے مولیٰ عزوجل اسی کے صدقے رحمت کی برکھا برسا دے۔ ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رم جھم رم جھم بارش شروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار صفحہ 294)

ذرا غور کیجئے کہ اس باپردہ عورت کے دامن کے دھاگے کی وجہ سے' وسیلے سے اللہ عزوجل نے بارش عطا کر دی۔ اے اللہ! عزوجل ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر تطہیر کے صدقے شرعی پردہ نصیب فرما۔ آمین

عورت کس کس سے پردہ کرے

ہر وہ مرد جس سے نکاح ہو سکے اس سے پردہ ضروری ہے اور جن سے ہمیشہ ہمیشہ

کے لیے نکاح حرام ہو ان سے پردہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "پردہ صرف ان سے نا درست ہے جو بسبب نسب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں ان سے نکاح ممکن نہ ہو۔ جیسے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ، ان کے سوا جن سے نکاح کبھی درست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہو جیسے بہنوئی (سے پردہ واجب ہے) (نیز) چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی کے بیٹے یا جیٹھ، دیوران (سب) سے پردہ واجب ہے اور جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا۔ مگر وجہ حرمت (یعنی نکاح حرام ہونے کی وجہ) علاقۂ نسب (خونی رشتہ) نہیں بلکہ علاقۂ رضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ یا علاقہ مہر (سسرالی رشتہ) ہو جیسے خسر، ساس، داماد، بہو ان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے (یعنی ان سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں جائز) اور بحالت جوانی یا احتمال فتنہ (Apprehension of Sedition) (یعنی فتنے کے امکان میں) پردہ کرنا ہی مناسب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 235)

عورت کس کس سے پردہ نہ کرے

اللہ عزوجل نے اس کا قرآن مجید میں واضح بیان فرمایا ہے کہ عورت کس کس سے پردہ نہ کرے۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں۔ مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں۔ مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر

نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو۔ اے مسلمانوں! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ۔" (سورۃ نور آیت نمبر 31)

قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کس کس مرد سے پردہ نہ کرے۔

دیور بھابھی کا پردہ

عورت کو اپنے دیور سے پردہ کرنا چاہیے۔ مگر افسوس آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذہن ہی نہیں۔ اگر کوئی مدینے کی دیوانی پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ ان مشکل حالات کے باوجود جو خوش نصیب اسلامی بہن شرعی پردہ نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دنیا سے رخصت ہو تو کیا عجب حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نورعین، شہزادئ کونین، مادر حسنین، سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اس کا پرتپاک استقبال فرمائیں۔ اس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان، دو جہان کے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم کی انجمن میں پہنچائیں۔ چنانچہ دیور سے پردہ کے متعلق حدیث مبارکہ پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

حدیث نمبر 1: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا (تو) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ تو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیٹھ دیور تو موت ہیں۔

(1-بخاری شریف جلد 3 صفحہ 118 کتاب النکاح) (2-مسند امام احمد جلد 4 صفحہ 153,149) (3-فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 217)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دیور کو عورت کے حق میں

موت کہا گیا ہے۔ یعنی دیور بھابھی کے لیے موت ہے۔ جس طرح موت ہلاکت کا باعث ہے۔ اسی طرح بھابی کے لیے دیور ہلاکت یعنی دوزخ اور جہنم کا باعث ہے۔ اس حدیث مذکورہ کا مزید مفہوم یہ ہے کہ جس طرح موت سے آدمی بچتا ہے۔ اسی طرح دیور سے بھابی کو ایک دوسرے سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اصل میں بھائی کی بیوی ہونے کی وجہ سے شیطان یہاں بہت دخل دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے ماحول میں دیور کا بھابی سے ہنسی مذاق اور بے تکلفی بلکہ بے حیائی تک کی باتوں کے کرنے کا ماحول ہے سب یہ حرام ہے' ناجائز ہے۔ دیور کا بھابی سے بے پردگی اور ہنسی مذاق ایک حق سمجھا جاتا ہے۔ یہ غیر مسلموں کے ماحول سے پیدا ہوا ہے۔ عورتوں کو بھی چاہیے کہ مردوں سے پردہ کریں۔ ہنسی مذاق تو دور کی بات بلاضرورت بات بھی نہ کریں۔ مردوں کو بھی چاہیے کہ بھابی سے پردہ کریں۔ اے ہماری بہنوں! بیٹیو! آج اس حقیر سی دنیا میں دیور سے پردہ کرلو اور ان سے ہنسی مذاق بند کرو۔ گناہ کی بات سے بچو اور کل جنت میں مزے کی زندگی گزارو۔

گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے؟

گھر میں پردے کا ذہن بنانے کے لیے اپنے گھر میں میرے شیخ طریقت' امیر اہلسنّت' حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ کی تصنیفات مثلاً فیضان سنت' پردے کے بارے میں سوال جواب وغیرہ کا درس جاری کریں اور مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے رسالہ جات اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنا سنا کر اور انفرادی کوشش کے ذریعے گھر کے مردوں کو دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کا مسافر بنا کر گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کی کوشش جاری رکھیے۔ ان کے لیے دل سوز (Pathetic) کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیے۔ خود کو اور اہل خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کڑھن پیدا کیجئے اور اس کے لیے کوشش جاری رکھیے۔ مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازمی کر لیجئے۔ بلا مصلحت شرعی سختی کرنا کجا اس کا سوچئے بھی نہیں کہ عموماً جو کام ''نرمی'' سے ہوتا ہے وہ ''گرز'' سے نہیں ہوتا۔

؎ ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

اپنے گھر کی عورتوں کو بے پردگی سے منع نہ کرنے والا دیوث ہے

جو لوگ باوجودِ قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ''دیوث'' ہیں۔

حدیث نمبر 2: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ 1-دیوث۔ 2-مردانی وضع بنانے والی عورت۔ 3-شراب نوشی کا عادی۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 599 رقم 7722)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ باوجودِ قدرت اپنی زوجہ ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں' شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے' اجنبی پڑوسیوں' نامحرم رشتہ داروں' غیرمحرم ملازموں' چوکیداروں' ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دیوث' جنت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ

''دیوث اخبث فاسق (ہے) اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور پڑھی تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 583)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جوان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں وہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

لڑکا کب بالغ ہوتا ہے

ہجری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی (جماع یا مشیت زنی(Hand Practice) وغیرہ کے ذریعے) نزال ہو یا سوتے میں احتلام ہوا یا اس کے جماع سے عورت حاملہ ہوگئی تو اسی وقت بالغ ہوگیا اور اس پر غسل فرض ہوگیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہوگیا۔ (الدر المختار جلد 9 صفر 259)

لڑکی کب بالغ ہوتی ہے؟

ہجری سن کے حساب سے 9اور 15 سال کی عمر کے دوران احتلام ہو یا حیض آ جائے یا حمل ٹھہر جائے تو لڑکی بالغہ ہوگئی۔ ورنہ ہجری سن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔ (الدر المختار جلد9 صفحہ 259)

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے

میرے آقا محبوب مرشدی حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ

نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو تو سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثار بلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجب ہے اور نہ ظاہر ہوں تو مستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد سخت تاکید ہے کہ یہ زمانہ قربِ بلوغ و کمال اشتہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر لڑکی کے بالغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دور ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ جلد23 صفحہ639)

کیا استاد سے بھی پردہ ہے

جی ہاں استاد سے بھی پردہ ہے۔ مثلاً بچپن میں کسی نامحرم سے قرآن پاک پڑھتی تھی اور اب بالغہ ہوگئی تو اس استاد سے بھی پردہ فرض ہوگیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"رہا پردہ اس میں استاذ و غیر استاذ، عالم و غیر عالم پیر سب برابر ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد23 صفحہ639)

کیا مرد کو عورت نہیں دیکھ سکتی

جی ہاں! عورت مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔ چنانچہ

حدیث نمبر 3: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) حضرت سیدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرلو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں؟ (ترمذی) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جیسا مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے۔ ویسا ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا حرام ہے یا کچھ فرق ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ''دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کچھ فرق نہیں۔''

(فتاوٰی رضویہ جلد 22 صفحہ 201)

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی

ہماری مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو چادر اور چار دیواری کی تعلیم خود اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں دی۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

''وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی''

ترجمہ کنز الایمان شریف: ''اور اپنے گھر میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔'' (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

دیکھا آپ نے عورت کے لیے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں اور نہ ہی علماء، مفسرین، محدثین کا حکم ہے بلکہ ہم سب کے پالنے والے رب عزوجل کا فرمان ہے۔

نور سے محروم عورت

حدیث نمبر 3: حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جو عورت غیر مردوں پر اپنی زینت ظاہر کرنے کے لیے دامن گھسیٹتے ہوئے چلے گی قیامت کے دن وہ نور سے محروم (Deprival) اور اندھیرے میں (ڈوبی ہوئی) ہو گی۔ (ترمذی شریف)

بن سنور کے نکلنے والی عورت زانیہ ہے

حدیث نمبر 4: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں تو وہ زانیہ ہے۔

(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 159)

تشریح وتوضیح

یہ اس لیے اس عورت کو جو کہ بازاروں میں عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی تھی کہ وہ زانیہ (Whore) ہے۔ کیونکہ عرب کے ماحول میں عطر لگانا عورتوں کا زینت میں شمار تھا۔ عورتوں کا معطر ہو کر سڑ اور راستوں پر گزرنا ظاہر ہے کہ اس کا مقصد مردوں کو لطف اندوز کرنا اور متوجہ کرنا ہے اور ایسی زینت اختیار کرنا جس سے اجنبی مرد متوجہ ہوں ان کو زنا کی دعوت اور زنا کی جانب ابھارتا ہے۔ اسی طرح پاؤڈر کریم اور بن سنور کر بازاروں پارکوں میں جانا اور سیر کرنا جو کہ آج شہروں اور اسیر زاویوں میں خصوصاً رائج ہے۔ یہ حرام ہے اور ایسی عورت زانیہ ہے۔ اُن کا ذہن ہوتا ہے کہ جوان لڑکوں میں ہمارا تذکرہ ہو۔ اللہ عزوجل کی پناہ زنا ہے۔

کنواری عورتوں کا بن سنور کر نکلنا آج معاشرہ میں حد درجہ عام اور رائج ہے۔ اس دور میں شہروں سے اور تعلیم یافتہ گھرانوں سے تو پردہ اٹھتا ہی جا رہا ہے۔ شادی سے قبل تو پردہ ان کو بالکل بھاتا ہی نہیں۔ ایک عیب اور ذلت کی بات سمجھتے ہیں اور بعض کی مثالیں راقم الحروف (اقبال عطاری) پیش کر سکتا ہے کہ بعض ماؤں سے مدنی التجاء کی کہ اپنی جوان بیٹیوں کو پردہ کروایا تو کہہ دیتی ہیں۔ ہماری خاندان میں پردہ کا رواج نہیں ہے۔ ہمارے خاندان میں لڑکیوں کا پردہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے پردہ نہیں

کرتیں۔ استغفر اللہ' اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

آج اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ذہن غیروں کے خلط اور متاثر ہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ غیروں کی عورتیں بن سنور کر آزاد پھرتی ہیں اور لوگوں کو کم از کم آنکھ سے زنا کی دعوت دیتی ہیں۔ ان کے ماحول میں یہ سب فخر اور فیشن کی بات ہے۔

لیکن ہمارے اسلامی ماحول میں تو یہ لعنت اور غضب خداوندی کا باعث ہے۔ یاد رکھیے ہمارا مذہب اسلام اپنی تہذیب اپنا کلچر اور زندگی گزارنے کا ایک معیار رکھتا ہے۔

عورت کے لیے دو مقام ہیں

حدیث نمبر 5: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے لیے دو ہی مقام قابل ستر ہیں۔ ایک شوہر کا گھر اور دوسرا قبر۔ (کنز العمال جلد 16 صفحہ 171)

تشریح و توضیح

مطلب یہ ہے کہ عورت کے لیے پردہ کی جگہ جہاں وہ امن و عافیت سے بلا گناہ کے رہ سکیں یا تو شوہر کا گھر ہے یا پھر موت کے بعد قبر اس کے علاوہ باہر نکلنا' بازاروں' پارکوں' رشتہ داروں میں بلا ضرورت گھومنا۔ یہ ستر اور پردہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں ملازمت کرتی ہیں وہ درست نہیں چونکہ اس میں اجنبی مردوں سے خلط اور ان سے ربط ضبط کا موقعہ ملتا ہے اور بے پردگی ہوتی ہے۔ آج کل شہر کی عورتیں سہولت معاش کی وجہ سے آفسوں میں ملازمت کرنے میں ذرا برابر شرم محسوس نہیں کرتیں۔ یہ بڑی بے غیرتی کی بات ہے اور بڑی بے حیائی کی بات ہے۔ عورتوں کی ملازمت درست نہیں۔ کاش ہماری اسلامی بہنیں عزت عفت کے ساتھ تھوڑی تکلیف برداشت کر کے زندگی گزار لیں اور اس کے بعد آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی نعمت حاصل ہو گی۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کو حیاء کی چادر عطا فرما۔ آمین

کاش میری اسلامی بہنیں سبھی مدنی برقعہ پہنیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

عورت کا سر منڈوانا اور مردانہ بال کٹوانا

عورت کا سر منڈانا حرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد22 صفحہ664)

اور عورت کا مردانہ بال کٹوانا ناجائز و گناہ ہے۔(درالمختار وردالمختار جلد 9 صفحہ 671)

کیا عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے؟

عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے کیونکہ یہ بھی مرد کے حکم میں ہے۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "ہیجڑا مرد ہے۔ جماعت میں یہ مردوں ہی کی صف (Line) میں کھڑا ہوگا۔" (فتاویٰ امجدیہ جلد 1 صفحہ 170)

عورتوں کو تنہا سفر کی اجازت نہیں

حدیث نمبر 6: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت سفر نہ کرے۔

ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔[طحاوی شریف 357]

تشریح و توضیح:

عورتوں کو اصل حکم یہ ہے کہ وہ گھر میں رہیں۔ پردہ میں زندگی گزاریں! جانب غیر محرم سے خلط و مخالطت کی نوبت نہ آئے اور اگر سفر کی شدید ضرورت پیش آ جائے تو تنہا سفر کی اجازت نہیں کہ پردہ کیخلاف ہے۔ ہاں اگر سفر کرے گی تو کسی محرم کے ساتھ پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے کر سکتی ہے۔

عورتوں کو جنازہ میں جانا جائز نہیں

حدیث نمبر 7: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو جنازہ کے پیچھے جانے میں کوئی ثواب نہیں۔

[کنز العمال جلد 16 صفحہ 163]

حدیث نمبر 8: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہ عورتوں پر غزوہ اور جہاد ہے نہ جمعہ ہے اور نہ جنازہ میں جانا ہے۔ [کنزالعمال جلد 16 صفحہ 169]

تشریح و توضیح: عورتوں پر پردہ فرض ہے۔ ان کو فرض نماز کیلئے بھی مسجد میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کیلئے جماعت مشروع نہیں ہے۔ ان پر جمعہ عیدین کی نماز نہیں اسی طرح ان پر نہ نماز جنازہ ہے اور نہ جنازے کے ساتھ چلنا ہے۔

فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے دن سخت تاریکی میں

حدیث نمبر 9: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں جو کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ زینت (وفیشن) کر کے ناز الترام سے چلتی ہے۔ قیامت کے دن سخت ظلمت و تاریکی میں رہے گی۔

[(1) ترمذی شریف، صفحہ 230]، [(2) جامع صغیر، جلد 2، صفحہ 497]

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فیشن کی نمائش [Show] اپنے چلنے کی ہیت اور رفتار سے ظاہر کرے۔

عورتوں کو ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت

حدیث نمبر 10: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں مگر شدید ضرورت کی بنیاد پر [کنزالعمال، جلد 16، صفحہ 163]

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی عام اجازت نہیں۔ آج کل عورتوں کا باہر نکلنا بہت عام ہو گیا ہے لیکن شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔ ہاں مگر ضرورت پر اجازت دی ہے وہ بھی اس طرح کہ مرد نہ ہو مردوں سے متعلق کام نہ ہو تو عورتیں باہر جا سکتی ہیں مثلاً ڈاکٹر کے یہاں جانا ہو خود یا اپنے بچوں کو لیکر اور گھر میں اس کے علاوہ اور کوئی مرد نہ ہو تو جا سکتی ہے یا رشتہ داروں میں کوئی بیمار ہو یا شادی ہو یا موت و ولادت میں جانے کی ضرورت پڑ جائے اور مرد نہیں تو جا

سکتی ہے مگر ان تمام مواقع پر پردے کا خصوصی خیال رکھے مدنی برقعہ پہن کر جائے۔

عورتیں راستے میں کس طرح چلیں

حدیث نمبر 11: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو (گھروں) نکلنے کی اجازت نہیں ہاں مگر یہ کہ شدید ضرورت پیش آ جائے اور وہ چلیں تو راستے کے کنارہ پر چلیں۔

[کنز العمال شریف، جلد 16، صفحہ 163]

نظر پھیر لو

حدیث نمبر 12: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق جب دریافت کیا تو فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔ [مسلم شریف، رقم 2159]

جان بوجھ کر نظر مت ڈالو

حدیث نمبر 13: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلاقصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ابوداؤد شریف)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

حدیث نمبر 14: حضور پرنور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بلاقصد) پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے۔ اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لذت (Taste) پائے گا۔ [مسند امام احمد بن حنبل، رقم 22341]

ابلیس کا زہریلہ تیر

حدیث نمبر 15: حضور پرنور، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حلاوت نشان

ہے کہ حدیث قدسی ہے کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر (Poison) میں بجھا ہوا تیر ہے پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کردے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کرونگا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

[طبرانی کبیر جلد 10' صفحہ 173' رقم 10362]

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی نقل کرتے ہیں کہ "جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پر کرے گا۔ قیامت کے دن اس کی آنکھوں آگ (Fire) بھر دی جائے گی"۔ (مکاشفۃ القلوب' صفحہ 10)

برقع پوش خاتون کی حکایت:

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوبصورت نوجوان کی ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمایئے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی (علیہ الرحمۃ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار (علیہ الرحمۃ) انتہائی متقی و پرہیز گار' بے حد خوبرو اور حسین نوجوان تھے۔ سفر حج کے دوران مقام ابواء پر ایک بار اپنے خیمے (Tent) میں تنہا تشریف فرما تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ کا رفیق سفر کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک برقع پوش اعرابیہ (دیہاتی عورت) آپ علیہ الرحمۃ کے خیمے میں داخل ہوئی اور اس نے چہرے سے نقاب اٹھا دیا' اس کا حسن بہت زیادہ فتنہ برپا کر رہا تھا۔ کہنے لگی مجھے کچھ دیجئے۔ آپ علیہ الرحمۃ سمجھے روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی میں وہ چاہتی ہوں جو بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے خوف خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے فرمایا "تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے" اتنا کہنے کے بعد آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنا سر مبارک گھٹنوں میں رکھا اور با آواز بلند رونے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر برقع پوش اعرابیہ گھبرا کر تیز تیز قدم اٹھائے۔ خیمے سے باہر نکل گئی جب آپ علیہ الرحمۃ کا رفیق آیا اور اس نے دیکھا کہ رو رو کر آپ علیہ الرحمۃ نے آنکھیں سجا دی ہیں اور گلہ بیٹھا دیا ہے تو اس نے سبب گریہ دریافت کیا۔ آپ علیہ الرحمۃ اوّلاً ٹال مٹول سے کام لیا

مگر اس کے پیہم اصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمایاتم کیوں روتے ہو؟ اس نے عرض کی مجھے تو زیادہ رونا چاہئے کیونکہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر نہ کرسکتا۔ دونوں حضرات روتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ (زاد لھا اللّٰہ شرفًا و تعطیھًا) حاضر ہوگئے۔ طواف سعی سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلیمان یسار علیہ الرحمۃ حطیم کعبہ میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیرا باندھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اونگھ (Nodding) آ گئی اور عالم خواب میں پہنچ گئے۔ ایک حسن و جمال کے پیکر خوش لباس دراز قد بزرگ نظر آئے۔ حضرت سیدنا سلیمان بن یسار (علیہ الرحمۃ) نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا (میں اللہ عزوجل کا نبی) یوسف ہوں عرض کی یا نبی اللہ علیہ السلام زلیخا کے ساتھ آپ کا قصہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے۔ فرمایا مقام ابواء پر اعرابیہ کے ساتھ ہونے والا آپ کا واقعہ عجیب تر ہے۔

[احیاء العلوم' جلد 3' صفحہ 130]

دیکھا آپ نے حضرت سلیمان بن یسار نے خود چل کر آنے والی برقع پوش اعرابیہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوف خدا عزوجل سے خوب روئے دھوئے۔ جس کے نتیجے میں حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں تشریف لاکر آپ علیہ الرحمۃ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال دنیا و آخرت کی اسی میں بھلائی ہے کہ جنس مخالف لاکھ دل لبھائے اور گناہ پر اکسائے مگر انسان کو چاہئے کہ ہرگز اس کے دام تزویر میں نہ آئے۔ ہر صورت میں اس کے چنگل سے خود کو بچائے اور خوب اجر وثواب کمائے۔

کیا عورت اجنبی کے گھر ملازمت کرسکتی ہے؟

عورت کو پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت کہ وہ ان پر عمل کر کے اجنبی (Stranger) کے گھر ملازمت کرسکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہل سنت' میرے مرشد کے محبوب مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر پانچ شرطیں ہیں اور ان میں سے 1 ایسی عورت جو اجنبی کے ملازمت کرے اس کے کپڑے باریک نہ ہو جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(2) کپڑے تنگ وچست نہ ہوں جو بدن کی لھیئات (یعنی سینے کا ابھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی) ظاہر کریں (3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو (4) کبھی نامحرم کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کیلئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو (5) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی فتنہ کا گمان نہ ہو یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (ملازمت وغیرہ) حرام ہے۔

[فتاویٰ رضویہ' جلد22' صفحہ248]

احتیاط

جہالت و بے باکی کا دور ہے۔ مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد وعورت معاذ اللہ عزوجل اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردگی' بے تکلفی اور بدنگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری (Service) کے بجائے کوئی گھریلو کسب اختیار کرے۔ احتیاط (Care) اسی میں ہے۔

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا ہے؟

بغیر شوہر یا محرم کے عورت کا سفر کرنا بھی حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابل اعتماد محرم ساتھ نہیں تو حج کیلئے بھی نہیں جا سکتی۔ اگر گئی تو گناہ گار ہوگی۔ اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اس ضمن میں تین فقہی جزئیات ملاحظہ ہوں۔

(1) عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے تین دن کی مدت کا یا سفر یا زیادہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مرد صالح یا بچہ کے ساتھ کرے تو جائز ہے۔

[بہار شریعت حصہ16' صفحہ251]

(2) عورت مکہ مکرمہ جانے تک تین دن (تقریباً نوے کلومیٹر) یا اس سے زیادہ کی مسافت ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا حج کے وجوب ادائیگی کیلئے شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی (یعنی شرعی مقدار کے سفر میں شوہر یا محرم ساتھ نہ ہو تو اس پر

حج فرض ہی نہ ہوگا) اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے۔
[فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 318]

(3) عورت محرم یا شوہر کے بغیر حج کو گئی تو گناہ گار ہوئی مگر حج کریگی تو حج ادا ہو جائے گا۔ [بہار شریعت، حصہ 6، صفحہ 14]

نرس کی نوکری کرنا کیسا ہے؟

مروجہ بے پردگی والی نرس کی نوکری حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں ایسی وردی پہنائی جاتی ہے جس سے شرعی پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ نیز مردوں کو انجکشن لگانے بلڈ پریشر ناپنے، مرہم پٹی کرنے وغیرہ کیلئے نامحرموں کے بدنوں کو چھونے کے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کرنے پڑتے ہیں۔

مخلوط تعلیم کا شرعی حکم

مخلوط تعلیم (Co-Education) برائے بالغان کا سلسلہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں شرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حدیث نمبر 16: حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ اس پر کسی نے حیرت سے کہا اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے۔ کہنے لگیں میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔ [ابوداؤد شریف، رقم 2488]

تشریح و توضیح: محترم اسلامی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں دیکھا آپ نے بیٹا شہید ہو جانے کے باوجود حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا نے "پردہ" برقرار رکھا۔ حق بات یہ ہے کہ دل میں خوف اور احکام شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہو تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نفس کی حیلہ سازیوں میں آ جائے اس کیلئے آسان سے آسان

کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے۔

یقیناً اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اٹھا کر پردے کی پابندی کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زیادہ مشکل کام نہیں ورنہ عذاب جہنم کی تکلیف ہرگز سہی نہیں جائے گی۔

عورتوں کی مسجد گھر

حدیث نمبر 17: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہِ مدینہ، قرار قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے لئے بہترین مسجد گھر کا کونہ (Corner) ہے۔[الترغیب والترہیب، جلد 1، صفحہ 141]

تشریح و توضیح: مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ پردے کا حکم ہے۔ مسجد کے مقابلے میں گھر کا کونہ زیادہ پردہ کا باعث ہے۔ اسی لئے عورتوں کیلئے گھر کا کونہ بہترین نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

صحن کے مقابلہ میں تہہ خانے بہتر ہے

حدیث نمبر 18: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے نماز پڑھنے کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔[مسند امام احمد بن حنبل، رقم 26604]

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک عورت کی سب سے پسندیدہ نماز وہ ہے جسے وہ اندھیری کوٹھڑی میں ادا کرتی ہے۔[صحیح ابن خزیمہ، جلد 3، صفحہ 96، رقم 1696]

تشریح و توضیح: چونکہ روشنی کے مقابلے میں اندھیرے میں زیادہ پردہ ہے کہ اندھیرے میں کسی کو وہ نظر ہی نہ آئے گی۔ جہاں جس مقام میں پردہ کا زیادہ اہتمام ہوگا۔ اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا۔ اسی لئے معلوم ہوا کہ روشنی کے مقابلہ میں اندھیرے میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ اتنا بھی اندھیرا نہ ہو کہ اگر کوئی بچہ، بچی، شوہر وغیرہ

محرم کے پیر ہاتھ لگ جانے کا اندیشہ ہو بلکہ ہلکہ ہلکہ سا اجالا ہو۔ دیکھئے عورتوں کو کس قدر پردے کی تاکید ہے۔ عبادت میں بھی زیادہ پردے اور ستر کی جگہ اور حالت کو فضیلت ہے۔

گھروں کے سوراخ اور کھڑکیاں بند

حضرت امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے ذکر کیا کہ حضرات صحابہ کرام علیہم رضوان گھر کی کھڑکیاں اور روشن دان جس سے باہر نظر آئے بند کر دیا کرتے تھے تاکہ عورتیں باہر مردوں کو نہ جھانک سکیں۔

عورتوں کیلئے امارت، دنیاوی عہدہ جائز نہیں

حدیث نمبر 20: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ملی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو تخت شاہی پر بٹھایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی کامیاب (Successful) نہیں ہو سکتی جس نے اپنا حاکم والی عورت کو بنایا۔

[(1) بخاری شریف جلد 2، صفحہ [637] (۲) ترمذی شریف جلد 2، صفحہ 52] [(۳) مشکوۃ شریف، صفحہ 321]

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو کسی قومی ملی بڑی ذمہ داری مثلاً حاکم، قاضی، صدر، منیجر، پرنسپل تمام وہ عہدے جس میں اسے قوم کے درمیان فیصلے کی نوبت آئے ممنوع قرار دیا اور فرمایا ایسی قوم جو عورت کو سربراہ بنائے کبھی فلاح نہیں پائے گی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عورت پردہ، اس کی آواز پردہ غیر مردوں کے ساتھ بیٹھنا ممنوع تو عورت پھر کس طرح قوم و ملت کی نگہبانی اور حکومت کر سکتی ہے۔ افسوس آج غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی مسلمان عورتوں میں بھی یہ گناہ کی باتیں آ گئی ہیں۔ ان کیلئے شریعت کہاں۔ ان کی جنت اور مزے کا محل یہی دنیا ہے۔ ہمارے لئے شریعت ہے۔ خدا عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون ہے۔ اس کے ماتحت چلنا ہے۔ اللہ عزوجل کو حساب دینا ہے۔ اے

ہمارے اسلامی بہنوں' آج صبر کرلو اور کل جنت کی نعمتوں کو حاصل کرلو ورنہ بے پردگی کی سزا برداشت کرنی ہوگی۔

باریک دوپٹہ کا حکم

حدیث نمبر 21: حضرت ام علقمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئیں تو ان پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ ڈالا اور موٹا دبیز دوپٹہ ان کو پہنا دیا۔[مشکوٰۃ شریف' صفحہ 377]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایسا باریک کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہئے جس سے بال اور جسم کی رنگت نظر آئے۔ اسی لئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گناہ سے بچانے کیلئے اسے پھاڑ ڈالا۔

ٹخنوں سے نیچا کپڑا عورتوں کو ممنوع نہیں

حدیث نمبر 22: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم' فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر و بڑائی کی وجہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا اللہ عزوجل اس پر قیامت کے دن نگاہ کرم نہیں فرمائے گا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عورتیں اپنا کپڑا کس طرح رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں ایک بالشت (Span) بھر رکھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر اس سے بھی پیر کھلے رہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ہاتھ بھر نیچے رکھے اس سے زائد نہیں۔

[ترمذی شریف' صفحہ 206]

تشریح وتوضیح: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں عورتوں کو ٹخنے سے نیچے کپڑا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان کیلئے زیادہ پردہ پوشی ہو سکے لیکن آج عورتیں اس طرح کی شلواریں پہنتی ہیں کہ ان کے ٹخنے نظر آتے ہیں لہٰذا ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کو اس حدیث مبارکہ پر عمل کرنا چاہئے۔

گھنگھرو دار زیور پہننے والی عورت

حدیث نمبر 23: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ جس میں ہے کہ اللہ عزوجل گھنگھرو کی آواز کو ایسے ناپسند (Disapproved) کرتا ہے اور آواز والے گھنگھرو صرف ملعون عورت ہی پہنتی ہے۔

[کنز العمال' جلد 16' صفحہ 164]

تشریح و توضیح: عورت خود بھی پردہ ہے۔ عورت کی آواز بھی پردہ ہے اور عورت کے جسم سے متعلق تمام امور پردہ ہیں۔ اسی طرح بجنے والا زیور اولاً تو یہ جانوروں کی خاصیت ہے کہ جانور کے پیر یا گلے میں گھنگھرو ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جانور اس سے مست رہے لیکن انسان کی شرافت اس سے بالاتر ہے اس لئے ہماری ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کو ایسے زیور سے بچنا چاہئے کیونکہ حدیث مذکورہ میں ایسی عورت کو ملعون کہا گیا ہے۔

عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی

حدیث نمبر 24: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں رہنے والی عورتیں کم ہوں گی (یعنی مردوں کے مقابلہ میں عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی)۔ [بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783]

حدیث نمبر 25: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور راحت العاشقین' سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں بیشتر فقراء کو پایا اور جہنم کو دیکھا تو اس میں زیادہ عورتوں کو پایا۔

[بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783]

عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ

حدیث نمبر 26: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ کس وجہ سے؟ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ نے فرمایا ناشکری کی وجہ سے پوچھا گیا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے ان کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں کہ تم پوری زندگی احسان کرتے رہو۔ پھر تم سے کوئی (ناراضگی والی) بات ہو جائے تو کہہ دیں گی۔ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ [بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783]

تشریح وتوضیح: اے ہماری اسلامی بہنوں ناشکری اور احسان فراموشی ان دونوں چیزوں سے توبہ کرلو۔ اللہ عزوجل نے جیسا خاوند کا مقدر کیا ہے۔ اگر اس سے تکلیف اور پریشانی ہو تو صبر اور شکر کی زندگی گزار لو۔ انسان کی ساری خواہشیں دنیا میں پوری نہیں ہوتیں۔ شوہر کی طرف سے جو مل جائے اس کی قدر کرو اور کبھی غلطی سے بھی یہ نہ کہو ہم کو کیا ملا۔ ہم کو آرام نہیں پہنچا بلکہ یہ کہو کہ اللہ عزوجل تیرا شکر ہے اس پر جو تو نے ہمیں دیا۔

بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں

بیوی اپنے مرحوم (Dead) شوہر کو غسل دے سکتی ہے مگر اس کی صورت ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔

[بہار شریعت' حصہ 4' صفحہ 134]

خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں

خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ فقہائے کرام علیہم رضوان فرماتے ہیں کہ "عورت مر جائے تو خاوند نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔ [بہار شریعت' جلد 4' صفحہ 135]

خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے' اس میں کیا حکمت ہے

خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے۔ اس میں حکمت

(Philosophy) یہ ہے کہ شوہر کا مرنے کے فوراً بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ عورت کا عدت تک بعض احکام میں نکاح باقی رہتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں' اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نکاح منقطع ہو جاتا (یعنی ٹوٹ جاتا) ہے اور عورت جب تک عدت میں ہے۔ اپنے شوہر ہ و مردہ کا بدن چھو سکتی ہے۔ اسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن ہو چکی ہو۔ اس لئے کہ عدت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نکاح باقی رہتا ہے (طلاق بائن' یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ نکاح کی ضرورت ہو صرف رجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو۔

[فتاوٰی رضویہ' جلد 22' صفحہ 234]

باب نمبر10

شوہر کے حقوق

اللہ عزوجل نے انسانی دنیا میں عورتوں کو جو مقام و مرتبہ بخشا ہے اور جن خوبیوں اور گوناگوں صفات سے نوازا ہے اور اس دنیا میں انسانی خوشگوار زندگی اور پر سکون حیات کیلئے عورت کو جو اساس و بنیاد کا درجہ حاصل ہے یہ کسی بھی باشعور انسان کی معرفت پر مخفی (Hidden) نہیں۔

اسی طرح اللہ عزوجل نے مردوں کو بھی بہت زیادہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد کو عورت کا حاکم بنایا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا کہ

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ"

ترجمہ کنز الایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر۔[سورۃ النسآء جز آیت نمبر 34]

اس کی تفسیر میں حضرت صدر الافاضل سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی (رحمت اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں کہ "تو عورتوں کو ان (مردوں) کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب وحفاظت کی سرانجام دہی کریں۔[خزائن العرفان فی تفسیر القرآن صفحہ 107]

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا ہے اور مرد کو بڑی فضیلت عطا کی ہے اس لئے بیوی کا فرض ہے کہ وہ خاوند کا حکم مانے اور ہر شرعی مسئلے میں خاوند کی اطاعت کرے بلکہ عورت کیلئے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بڑے اجر کا کام ہے۔لہٰذا بیوی ہر لحاظ سے خاوند کی اطاعت گزاری اور اس کے حقوق میں ہر گز کوتاہی نہ

کرے بلکہ خود تکلیف جھیل کر اپنے خاوند کو آرام پہنچانے کی کوشش میں رہے کیونکہ عورت کیلئے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بہت بڑی سعادت مندی جیسا کہ حدیث نمبر 1:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش و راضی ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔

[(۱) شعب الایمان' جلد 6 'صفحہ 421] [(۲) الترغیب والترہیب' جلد 3 'صفحہ 33]

تشریح و توضیح: محترم اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شوہر کی رضا اور خوشنودی جنت میں جانے کا باعث ہے۔ لہٰذا شوہر کو ناراض رکھنا' بات بات پر اختلاف اور جھنجھٹ کرنا' ان سے شاکی رہنا' مال یا دیگر سلسلے میں اسے پریشان کرنا' ان کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہ کرنا' یہ سب اچھی بات نہیں اور جنتی عورت کا یہ مزاج اور شیوہ نہیں۔

بہت سی عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کے شوہر بوڑھے ضعیف اور بیمار ہو جاتے ہیں تو ان کی پرواہ نہیں کرتیں۔ کمزوری اور بیماری کی وجہ سے ان کو خدمت اور کھانے پینے میں وقت کے لحاظ کی ضرورت ہوتی ہے تو عورت ایسی خدمت سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔

جوانی میں حظ نفس کی وجہ سے تو موافقت (Conformity) کی لیکن اب جب خدمت کا وقت آیا تو اس سے بچتی ہے۔ اپنی اولاد میں مصروف رہتی ہے اور اس کا شوہر اس دنیا سے نالاں اور رنجیدہ رخصت ہوتا ہے۔ ایسی عورت جنت کی مستحق نہیں۔ یہی حال بعض مردوں کا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیوی کو جوانی میں تو اچھی طرح رکھا اور بڑھاپے میں اس سے کنارہ کرلیا اور اس سے بے پرواہی برتنے لگا یہ بداخلاقی و حق تلفی ہے اور ایسا خودغرض انسان جنت کے لائق نہیں۔

شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے

حدیث نمبر 2: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور

روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورتوں پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوہر کا۔ میں نے پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی والدہ کا۔

[(۱) الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 34] [(۲) مسند بزار]

محترم اسلامی بہنوں جب تک عورت کی شادی نہ ہو۔ والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کا حق ہے اور جب شادی ہو جائے اور شوہر کے گھر آ جائے تو اب شوہر کا حق سب سے زیادہ ہو جاتا ہے اور شوہر کی خدمت اور رعایت عورت کے ذمہ عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے اور مرد کے ذمہ سب سے زیادہ خدمت اور خوشی کے متعلق والدہ کا حق ہے کہ وہ اپنے والدہ کی خدمت و اطاعت کرے اور اس کی ناراضگی سے بچے۔ بیوی کی خوشی پر والدہ کی خوشی کو فوقیت (Preference) دے۔ بیوی کی وجہ سے والدہ کی حق تلفی نہ کرے۔ ایسی صورت نکالے کہ اگر بیوی اور والدہ کے درمیان اختلاف ہو جائے تو بیوی کی بھی رعایت کرے اور والدہ کی بھی رعایت اور خدمت و اطاعت کرے۔ خیال رہے کہ رعایت اور خدمت الگ الگ چیز ہے۔ بیوی کی رعایت کرے اور والدہ کی اطاعت و خدمت کرے۔ بیوی کے مقابلہ میں والدہ کی رضا کو مقدم رکھے اور اس کوشش میں رہے کہ دونوں کے حقوق پورے پورے ادا کرے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

شوہر کا حق اتنا زیادہ ہے کہ ادا نہیں ہوسکتا

حدیث نمبر 3: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ یہ میری بیٹی ہے شادی سے انکار کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بیٹی اپنے والد کا کہنا مان لو۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اسوقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک کہ مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا بیوی پر یہ

حق ہے کہ خاوند کو اگر کوئی زخم ہے تو بیوی چاٹ لے یا اس کی ناک سے پیپ یا خون بہے اور بیوی اسے پی بھی جائے تب بھی اس نے خاوند کا حق ادا نہ کیا (یہ مبالغہ ہے غایت خدمت اور محبت سے حقیقتاً پینا مراد نہیں کیونکہ مذکورہ چیزیں ناپاک ہیں) اس نے کہا۔ قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں شادی نہیں کروں گی۔ (کیونکہ مجھ سے حق ادا نہیں ہو سکے گا) (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 35)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت شوہر کا حق کما حقہ (Exactly) ادا نہیں کر سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ بیوی یہ نہ سوچے کہ میں نے فلاں خدمت کر دی حق ادا ہو گیا بلکہ خدمت کرتی رہے۔

حدیث نمبر 4: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور' مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمے اس کا بہت بڑا حق ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر پاؤں سے سر تک شوہر کے تمام جسم پر زخم ہوں۔ جن سے پیپ اور خون بہتا ہو۔ پھر عورت اسے چاٹے تو بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

حدیث نمبر 5: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک اونٹ (Camel) نے حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم رضوان نے آپ کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشجار (درخت) بہائم آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم تو ان سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت اللہ عزوجل کی کرو۔ اپنے بھائی کا احترام کرو اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

(مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 213)

محترم اسلامی بہنوں ان دو حدیثوں میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ

کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

(مجمع الزوائد جلد 4' صفحہ 213)

محترم اسلامی بہنوں ان دو حدیثوں میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس سے شوہر کے حقوق کا خصوصی خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والی عورت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حدیث نمبر 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ عزوجل سے (گناہ کے بارے میں ڈرے اور گناہ نہ کرے) اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جائے گا۔ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(مجمع الزوائد جلد 4' صفحہ 306)

تشریح وتوضیح: جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے۔ لوگ اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے جائیں گے۔ عموماً (Generally) لوگ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے لیکن بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جانے کی اجازت ہوگی اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں۔ جنت میں چلے جائیں۔

یہ کون عورت ہوگی جس میں یہ تین اوصاف ہوں گے:

(1) ایک یہ کہ تقویٰ والی زندگی یعنی تمام ناجائز اور شریعت کے منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوگی۔ (گناہ کی بات سے بچتی ہوگی۔ مثلاً پانچوں نمازوں کی پابند' خصوصاً صبح کی نماز کی۔ اپنے زیوروں کے حساب سے اگر نصاب کے برابر ہو زکوٰۃ نکالتی ہوگی۔

کسی سے لڑتی جھگڑتی نہ ہوگی۔لعن طعن نہ دیتی ہوگی' کوستی نہ ہوگی' احسان نہ جتلاتی ہوگی۔اسی طرح بے پردہ مدنی برقعہ کے بغیر کہیں نہ جاتی ہوگی۔اجنبی مردوں سے سخت احتیاط کرتی ہوگی۔ بلاشدید ضرورت کے گھر سے باہر نہ پھرتی ہوگی۔رشتہ داروں میں سے کسی سے کینہ اور بغض وعناد نہ رکھتی ہوگی۔غیبت سے بچتی ہوگی۔نامحرم رشتہ داروں اور دیور سے پردہ کرتی ہوگی۔نہ ٹی وی خود دیکھتی ہوگی اور نہ گھر میں رکھتی ہوگی ناچ و گیت گانے میں شریک نہ ہوگی۔غرض کہ ہر گناہ کبیرہ سے بچتی ہوگی اور اگر کسی وجہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتی ہوگی۔

(2) یہ کہ شوہر کے علاوہ کسی پر نظر اور نگاہ نہ رکھتی ہوگی۔

(3) شوہر کی اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں فرمایا۔ اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہوگی۔اس میں غفلت و سستی کا بہانہ نہ تلاش کرتی ہوگی۔

مثلاً عادت اور ضرورت کے مطابق وقت پر تمام کام کر دیتی ہوگی۔بیماری و تھکن کی حالت میں خدمت کر دیتی ہوگی۔مثلاً شوہر کا مزاج (Disposition) معلوم ہے کہ گرم کھانا کھاتے ہیں۔گرم پانی سے وضو کرتے ہیں تو ان (شوہر) کے حکم دینے سے پہلے ہی اس کا اہتمام رکھتی ہوگی۔مطلب یہ کہ اس کی خوشی اور آرام کا لحاظ رکھتی ہوگی تو ایسی عورت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔محترم ماؤں' بہنوں ان تینوں چیزوں پر ہمیشگی سے عمل کرلو اور اسی کی تعلیم موجودہ بیٹیوں اور کل کی ہونے والی ماں کو دو اور جنت کے آٹھوں دروازے کھلوا لو۔آج تھوڑی نفس اور ماحول کیخلاف مشقت برداشت کر لو۔کل جنت کے مزے لوٹ لو جو ہمیشہ ہمیشہ کا مزہ ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم

حدیث نمبر 7: حضرت حصن بن محصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی حضور کی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ضرورت پورے ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم شوہر والی ہو۔کہاں ہاں تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتی ہو۔انہوں نے کہا ہر ممکن طریقہ سے خدمت کرتی ہوں کوئی کوتاہی (Irresponsibility) نہیں کرتی ہوں ہاں مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی رعایت کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے جنت یا جہنم ہے۔(الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 34)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ میں حضور طہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتوں تمہارا شوہر تمہارے لئے جنت یا جہنم ہے۔مطلب یہ کہ اس کی خدمت اس کی رضا وخوشنودی سے تم جنت جا سکتی ہو۔

اور اگر اس کے برخلاف تم نے اس سے اچھا برتاؤ نہیں کیا۔اس کو ناراض کیا اس سے زبان درازی کی اور مقابلہ کیا۔ان کی خدمت واطاعت سے تم نے آپ اپنے آپ کو بچایا اس میں کوتاہی کی تو تمہارے لئے جہنم ہے۔

عموماً آج کل کے اس دور میں شروع عمر میں خواہش نفسانیہ کی وجہ سے تو کچھ خدمت ورعایت کرتی ہے۔جب جوانی ڈھل جاتی ہے تو دونوں طرف سے معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔بہر صورت ہمیشہ اس کی خدمت ورعایت سے جنت کی دولت حاصل کر سکتی ہے۔اللہ عزوجل کا حکم سمجھ کر آج دنیا میں خدمت میں کوتاہی نہ کرو اور کل اللہ عزوجل کی عظیم نعمت جنت میں آسانی سے داخل ہو جاؤ گی۔انشاء اللہ عزوجل

شوہر کی بلا اجازت گھر سے نکلنے پر فرشتوں کی لعنت

حدیث نمبر 8: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔جب عورت شوہر کے گھر سے شوہر کی ناراضگی میں نکلتی ہے تو آسمان کے سارے فرشتے اور جس جگہ سے گزرتی ہے۔ساری چیزیں انسان اور جن کے علاوہ سب لعنت کرتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ شوہر کی بلا اجازت کے جب عورت باہر نکلتی ہے تو آسمان کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔جب تک کہ وہ واپس نہ آ جائے۔(الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 39)

تشریح و توضیح: پیاری ماؤں بہنوں اللہ عزوجل کی پناہ شوہر کو ناراض کر کے مطلب یہ کہ جھگڑا (Strife) کر کے نکلنے یا اس کی اجازت کے بغیر نکلنے کی کتنی سخت وعید ہے کہ ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ناراض ہی کرنا درست نہیں اور اگر کسی وجہ سے ناراضگی ہوگئی تو غصہ ٹھنڈا ہونے پر معافی تلافی کر لینی چاہئے نہ کہ محلے دار یا رشتہ داروں کو بلانا چاہئے کیونکہ اس سے معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔

شوہر کو تکلیف پہنچانے والی عورت پر جنت کی حور کی بددعا

حدیث نمبر 9: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں پریشان (Confused) کرتی ہے تو اس کی (جنتی) حورعین بیوی اسے کہتی ہے کہ اسے مت پریشان کرو۔ اللہ عزوجل تمہارا بھلا نہ کرے وہ تمہارے پاس تھوڑے ہی دن رہنے والا ہے۔ عنقریب تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

[(۱) ترمذی شریف، صفحہ 222] [(۲) ابن ماجہ شریف، صفحہ 145] [(۳) مشکوۃ شریف، صفحہ 281]

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اپنے شوہر کو غربت و مسکنت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ ذرا سیدھا سادھا زیادہ چالاک نہیں ہے یا اور کسی وجہ سے اس کی رعایت اور خدمت نہ کرنا یا اس وجہ سے کہ شوہر ضعیف، بیمار کمزور بوڑھا ہے۔ اس کے حقوق کی دیکھ بھال نہ کرنا خدمت میں کوتاہی اور ضروریات کی پرواہ نہ کرنا۔ یہ اچھی بات نہیں۔ ایسیوں پر حورعین کی بددعا ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل تجھے رحمت سے دور کرے۔ تمہارا شوہر تمہارے پاس تھوڑے دنوں کا مہمان ہے۔ پھر تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ (مرقات شریف، جلد 6، صفحہ 42)

شوہر کو خوش رکھنے کا حکم

حدیث نمبر 10: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین،

رحمۃ العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت اللہ عزوجل سے ڈرو اور اپنے شوہر کی خوشیوں کو پیش نظر رکھو۔ اگر عورت جان لے کہ اس کے شوہر کا کیا حق ہے تو صبح وشام کا کھانا لے کر کھڑی رہے۔

[(۱) کنز العمال، جلد16، صفحہ 145] [(۲) کشف الاستار، صفحہ 75]

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جن باتوں سے شوہر ہوتا ہے جو اس کی مرضی اور میزاج کے موافق (Conformity) ہو جس میں اسے راحت معلوم ہوتی ہے جس کو وہ پسند کرے (اور اس میں گناہ نہ ہو) اس کو معلوم کرتی رہے اور اسی کو اختیار کرے۔ مثلاً شوہر کو پسند ہے کہ گرم کھانا ہو گرم روٹی ہو تو تازہ اور گرم کھانے کا لحاظ رکھے۔ اسے پسند ہو کہ ناشتہ صبح جلدی مل جائے تو صبح جلد اٹھ کر اس کا انتظام کر دیا اور اسی طرح اگر وہ کسی وقت چائے پینے کے عادی ہوں تو ان کے حکم دینے اور انتظار سے پہلے انتظام رکھے۔ اسی طرح اگر شوہر گھر میں زینت اختیار کرنے کیلئے عمدہ لباس پہننے کو کہے۔ بال و چہرہ وغیرہ کو بہتر بنائے رکھنے کو کہے تو اس میں ہرگز مخالفت نہ کرے کہ یہ شوہر کا حق ہے۔ یہ تو بغیر کہے عورت کو ایسا کرنا چاہئے کہ اسی کا فائدہ ہے اس موقعہ پر بے پردگی کی اجازت نہیں۔

اور کھڑے رہنے کا معنی یہ ہے کہ اس کے کہنے اور بولنے کا انتظار نہ کرے وقت سے پہلے ہی تیار رکھے۔ بلا تقاضا کہ حسب عادت پیش کر دے یا تقاضا پر تاخیر (Delay) نہ ہو کہ ابھی کر رہی ہوں، ابھی لا رہی ہوں اور شوہر انتظار کی زحمت میں پریشان ہے۔ ایسا ہرگز نہ کرے۔

شوہر کی خدمت اور اس سے محبت کرنے والی اللہ کو محبوب

حدیث نمبر 11: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس عورت کو محبوب (یعنی پسند) رکھتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنے والی، خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو۔ (کنز العمال، جلد16، صفحہ 169)

تشریح وتوضیح: اے ذکر وفکر اور فہم وفراست کی خوگر اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیوی کو شوہر کی مرضی اور ضرورت وخواہش کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو اور نہ ہی بیماری وغیرہ ہو جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کی خواہش کی رعایت واجب ہے ورنہ فرشتوں کی لعنت کی مستحق ہوگی۔ جب تک کہ شوہر کو خوش نہ کر دے۔ خواہ کسی بھی طرح سے ہو بات چیت کے ذریعے سے ہو یا تکمیل خواہشات کے ذریعہ سے۔ (عینی شرح بخاری شریف جلد 2' صفحہ 185)

حدیث نمبر 14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ حضور طہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسلہ پر اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ مسوفات پر لعنت فرمائی۔ (کنز العمال' جلد 16' صفحہ 161)

صبر وتحمل کی خوگر اسلامی بہنوں مفسلہ تو وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو کہہ دے میں حائضہ ہوں اور مسوفات وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو ٹالتے ہوئے کہتی رہے' اچھا آ رہی ہوں۔ یہاں تک کہ نیند آ جائے۔ (کنز العمال شریف' جلد 16' صفحہ 161)

اس سے معلوم ہوا کہ بلا عذر جھوٹ یا بہانا بنانا اور ٹالنا جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے درست نہیں۔ تاہم دونوں ایک دوسرے کی صحت کی رعایت ضروری ہے اگر بیماری یا صحت کی وجہ سے مضر ہو تو شوہر کو بھی اس کا خیال رکھنا لازم ہے۔ عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ مرد کو کسی نہ کسی طرح خوش رکھیں اور اس کی ہر ضرورت خصوصاً انسانی ضرورت کا تاکید سے خیال رکھیں۔ عورتوں کو اس کی خدمت کی تاکید کا حکم ہے۔ چنانچہ

حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المذنبین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شوہر بلائے تو آ جائے خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر وہ کھانا پکا رہی ہو اور روٹی کے جلنے اور خراب ہونے یا ناقص ہونے کا اندیشہ ہو یا چولہا بجھ جانے کا اندیشہ ہو تب بھی اس کی خواہش اور ضرورت کا خیال رکھے۔ اسی طرح ایک عورت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئی اور اس نے پوچھا کہ

بہنوں! خدمت اور خوبیوں کے اعتراف اور احسان مندی سے ایک کا تعلق دوسرے سے بڑھتا ہی رہے گا۔ اس مذکورہ حدیث مبارکہ میں اور اس کے علاوہ ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا غزوہ جہاد کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی اطاعت اور اس کے احسان کا اعتراف کرنا عورت کا غزوہ جہاد ہے۔ (شعب الایمان' جلد 6' صفحہ 417)

اے وفا کی تصویر' صابرہ' شاکرہ اسلامی بہنوں دیکھئے! عورتوں کے ساتھ ہمارے پیارے رب عزوجل کا کتنا بڑا خصوصی (Especially) فضل وکرم ہے۔ کس قدر معمولی کام اور وہ بھی جس میں ان کا دنیاوی نفع بھی ہے کہ شوہر کی خدمت سے شوہر کی نگاہ میں محبوب رہے گی تو شوہر اس کا دنیاوی خیال رکھیں گے اور آخرت کا بھی عظیم ثواب ان کو ہوگا۔

اے نجابت سے آراستہ اسلامی بہنوں احسان کے اعتراف کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کی طرف سے جو کچھ بھی ملے بیوی اسے خوشی سے قبول کرے اور اسے بہت سمجھے۔ ہرگز ہرگز کمی پر شکایت نہ کرے۔ ناشکری نہ کرے بلکہ کہے آپ نے ہماری خاطر بہت کچھ کیا ہے اور ہمارا بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔

لعنت والی عورت کون؟

حدیث نمبر 13: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور' شافع روزمحشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت (بیوی) اپنے شوہر سے (غصہ کی وجہ سے) الگ بستر (Bed) پر رات گزارے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ عورت شوہر کے پاس آجائے۔ (بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 782)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر جب بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ (شرعی عذر کے بغیر) انکار کردے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ (بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 782)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں ایسی عورت اللہ عزوجل کو محبوب اور پسند ہے جو اپنے شوہر سے محبت رکھنے والی اور اس سے دلی لگاؤ رکھنے والی ہو۔ صرف اور صرف ضابطہ اور غرض کی محبت نہ ہو۔ ایسی محبت میں ایک دوسرے کو شکایت (Complaint) ہوتی ہے اور اگر محبت اور خالص تعلق اور قلبی و دلی لگاؤ ہو تو برائیوں اور تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا بھی تو خوشی سے برداشت کر لیتا ہے اس لئے شوہر اور بیوی کے درمیان عشق محبت ہونی چاہئے۔

اور دوسری صفت اللہ عزوجل کے محبوب ہونے کی یہ بیان کی گئی ہے کہ بیوی دوسرے اجنبی شخص سے اپنی حفاظت کرے۔ مطلب یہ کہ شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی شخص سے دلچسپی (Interest) نہ ہو۔ اس سے کسی قسم کا لگاؤ اور تعلق نہ ہو۔ آج کل کی اسی نئی تہذیب میں شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی شخص سے بلا تکلیف، دل لگی، انس اور ہنسی مذاق کرتی ہیں اور اسے وہ خوش اخلاقی سمجھتی ہیں۔ یاد رکھئے عورتوں کیلئے اجنبی مردوں سے ہنسی مذاق اور انس کی باتیں جائز نہیں۔

یاد رکھئے یہ حکماً زنا ہے۔ گناہ گناہ کے اسباب ہیں۔ یہ اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ناپسندیدہ اعمال ہیں اس لئے ایسے اعمال سے توبہ کیجئے اور سخت احتیاط کیجئے۔

شوہر کی اطاعت اور اس کی اچھائیوں کا اعتراف جہاد کے برابر

حدیث نمبر 12: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں مجھے حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو تو تم ان سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اور ان کے احسان کا اعتراف (Recognition) کرنا تمہارے لئے جہاد کے برابر ہے۔

[(۱) مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 308] [(۲) الترغیب والترہیب، جلد 3، صفحہ 34]

تشریح وتوضیح: اے وفا کی پیکر اسلامی بہنوں، شوہر اور بیوی کے درمیان حسن معاشرت و خوشحال زندگی کیلئے یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں۔ اے مجسمہ اخلاق اسلامی

شوہر کا بیوی پر کیا حق (Right) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اگرچہ وہ پلان کی لکڑی پر ہو اور ایک حدیث میں ہے اگر وہ تنور (چولہے پر) کیوں نہ ہو۔ (عمدۃ القاری' صفحہ 185)

بلااجازت شوہر نفل روزے کی اجازت نہیں

حدیث نمبر 15: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کیلئے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر یہ کہ شوہر کی اجازت سے رکھ سکتی ہے اور ایک حدیث ہے کہ اس نے اگر روزہ رکھا تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔ (بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 782)

تشریح و توضیح: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تقلید کرنے والی اسلامی بہنوں عورت کو شوہر کی خدمت و اطاعت کے پیش نظر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ شوہر کو کسی وقت ضرورت پیش آ جائے۔ البتہ (Certainly) وہ خود اجازت دے تو پھر عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا درست ہے۔ ہاں اگر شوہر گھر میں موجود نہ ہو سفر پر ہو تو نفلی روزہ عورت کو رکھنے کی اجازت ہے۔

اور یہ خیال رہے کہ یہ مذکورہ بالا حکم نفلی روزے کے متعلق ہے۔ رمضان المبارک کے روزے کے متعلق یہ بات نہیں۔ اگر رمضان المبارک کے روزہ سے خاوند اگر منع کرے تب بھی چھوڑنا جائز نہیں۔ چونکہ اللہ عزوجل کی نافرمانی ہو تو مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ عورت روزہ نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو۔ (کنز العمال' صفحہ 216)

محترم اسلامی بہنوں دیکھا شریعت نے عورتوں کو کتنی تاکید کی ہے کہ وہ شوہروں کی رعایت کریں کیونکہ اسی رعایت کی وجہ سے تو دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہیں گے۔

شوہر کی خدمت پر شہادت کے قریب درجہ

حدیث نمبر 16: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پر نور' فخر نبی

آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے اس کے حق کو ادا کرے نیک باتوں کو قبول کرے نفس اور مال کی خیانت (Misappropriation) سے پرہیز کرے (تو ایسی عورت کا) جنت میں شہیدوں سے ایک درجہ کم ہوگا۔ اگر شوہر بھی اس کا مومن اور بہتر اخلاق والا ہے تو یہ عورت اسے ملے گی ورنہ ایسی عورت کی شادی اللہ عزوجل شہیدوں سے کر دے گا۔ (کنز العمال جلد 16 صفحہ 144)

تشریح و توضیح: اے اپنے شوہر کی خدمت گزار اسلامی بہنوں تمہیں مبارک ہو کہ حدیث مذکورہ میں شوہر کی خدمت اور اس کے ساتھ نیکی پر شہداء کے قریب درجہ ملنا بتایا گیا ہے۔ یہ کس قدر فضیلت کی بات ہے کہ صرف ایک ہی درجہ کا فرق رہ جاتا ہے۔

اس حدیث پاک کے دوسرے جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت نیک اور صالح اور اس کا شوہر بھی نیک ہو تو جنت میں اسی طرح میاں بیوی بن کر رہیں گے۔

نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی

حدیث نمبر 17: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین لوگوں کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے۔

(1) بھاگے ہوئے غلام کی اس وقت تک کہ جب تک اپنے مالک کے پاس نہ آ جائے۔

(2) اور اس عورت کی جس سے اس کا شوہر ناراض (Displeased) ہو۔

(3) اور مست شرابی کی تاوقتیکہ شراب کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ (شعب الایمان جلد 6 صفحہ 417)

تشریح و توضیح: مرد عورت پر نگران ہے اور عورت اس کے ماتحت ہے۔ اللہ عزوجل کے بعد عورت کیلئے شوہر ہی ہے۔ والدین کے حق پر شوہر کا حق غالب ہے اور اگر شریعت میں کسی کو سجدہ تعظیمی کی اجازت ہوتی تو عورت کو ہوتی کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے کہ عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم ہے کہ اس کے حق کو ادا کر کے جنت پا سکتی ہے۔ جس کا اتنا بڑا حق ہو بھلا اسے ناراض کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے جس کو رفیق حیات بنایا ہو زندگی بھر کا ساتھی اور معاون

بنایا ہو۔ دنیاوی اعتبار سے جس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا اسے کیسے ناراض رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ اگر کسی وجہ سے ناراض ہو جائے اگرچہ بلاوجہ معقول کے سہی تو اسے یونہی نہیں چھوڑ دیا جائے بلکہ اسے خوش کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی لئے شریعت نے تاکید کی جب تک اسے راضی نہ کیا ایسی عورت کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عورتوں کیلئے نصیحت آموز حکایت

حدیث نمبر 18: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور مکی مدنی سرکار سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا۔ اس کے والد گھر کے نچلے حصہ میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی۔ اس کے والد بیمار ہوئے تو اس نے حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج کر عرض کیا اور معلوم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے شوہر کی بات مانو چنانچہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس نے حضور طہ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے شوہر کی اطاعت کرنے کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت (Absolution) کردی۔ (اور جنت عطا فرما دی۔ حدیث) (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 316)

تشریح وتوضیح: حدیث مذکورہ میں عورت کا اپنے والد کے پاس نہ جانا صرف شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تھا۔ یہ جذبہ ایمانی صحابیہ رضی اللہ عنہ ہے۔ ورنہ آج کے اس پرفتن دور میں کون عورت ہے کہ باپ وفات پا جائے اور وہ نہ جائے بلکہ اس زمانہ میں تو کوئی شریعت کی اجازت لینا ہی گوارا نہ کرے۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین حدیث مذکورہ پر غور کیجئے کہ حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس صحابیہ رضی اللہ عنہ کو اسی بات کی تاکید کی تھی کہ جب شوہر نے گھر

سے نکلنے کی اجازت نہیں دی ہے تو مت نکلو اور شوہر کی بات کا نصیحت کا لحاظ رکھو۔ یہاں تک کہ والد کی وفات ہوگئی۔ اللہ عزوجل نے خاوند کی اطاعت کی برکت سے اس کے والد کی مغفرت فرما دی اور جنت عطا فرما دی۔ جب بیوی کی اطاعت سے اس کے والد کی مغفرت ہوگئی تو خود عورت بھی مغفرت کے لائق نہ ہوگی۔ یقیناً ہوگی۔ اے ہمارے رب عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کا اطاعت گزار بنا۔ آمین۔

شوہر کی خدمت صدقہ ہے

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔

(کنزالعمال، جلد16، صفحہ169)

تشریح وتوضیح: شوہر کی خدمت گزار اسلامی ماؤں، بہنوں تمہیں مبارک ہو کہ اس کی خدمت کرنے کی کتنی فضیلت ہے کہ جس طرح اہل مال کو اللہ عزوجل کے راستہ میں مال خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح تمہیں شوہروں کی خدمت میں ثواب ملتا ہے۔

شوہر کی خدمت کا مفہوم

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدمت کا مفہوم وسیع ہے۔ اس میں لیل ونہار یعنی دن اور رات کے تمام معمول شامل ہیں مثلاً ناشتہ اور کھانا ان کے وقت اور مزاج کی رعایت کر کے بنانا، ان کے نجی سامان کی حفاظت اور طریقہ سلیقہ سے رہنا، غسل و وضو میں تعاون کرنا اور اگر غسل کی حاجت ہو تو ان کے کہے بغیر انتظام کرنا اور پہلے سے تیار رکھنا، حسب ضرورت کپڑے دھو دینا۔ پھٹے ہوں تو سی دینا۔ حسب ضرورت سر پاؤں دبا دینا، بیمار ہوں تو ان کی دوا اور کھانے کے پرہیز کا اہتمام کرنا، صبح فجر کیلئے دوپہر کو ظہر کیلئے جگا دینا، سونے سے پہلے تکیہ و بستر کا اہتمام کرنا۔ شوہر کے احباب اور مہمانوں کی خدمت کرنا، رات میں کچھ دیر ہو جائے تو انتظار کرنا، موسم کے موافق (Conformity) ٹھنڈا گرم کھانا دینا۔ غرض کہ ہر وہ کام جس میں شوہر کو راحت اور سکون ملے۔ اس کا اہتمام اور خیال کرنا خدمت ہے جس کے کرنے پر عورت کو صدقہ دخیرات کا سا ثواب ملتا ہے۔

لہٰذا جو عورت صدقہ مالی کا ثواب حاصل نہیں کر سکتی وہ خدمت سے صدقہ کا ثواب حاصل کر سکتی ہے۔ انشاء اللہ عزوجل۔

عورت گھر کی نگہبان ہے

حدیث نمبر 20: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے لوگو) تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے ماتحتوں (Subordinates) کے بارے میں پوچھا جائے گا اور امام لائی ہے اور اس سے اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے۔ عورت اپنے گھر میں نگہبان ہے اور خادم ہو کر اپنے آقا کے مال میں نگہبان ہے۔ (1 بخاری شریف، جلد 2، صفحہ 783)، (2 الادب المفرد بخاری، صفحہ 44)

تشریح وتوضیح: اللہ عزوجل نے جس طرح گھر کے باہر کے تمام اہم ترین معاشی امور ہیں۔ مرد کو ان تمام کاموں کا حاکم ونگہبان بنایا ہے اور عورت کو اللہ عزوجل نے گھر کی نگہبان بنایا ہے۔ وہ گھر کے تمام کاموں کی ذمہ دار ہے۔ کھانا پکانے، گھر کی صفائی ستھرائی، سودا وغیرہ کیا اور کتنا منگوانا ہے۔ گھریلو سامان کون کہاں پر رہے گا۔ کس میں کیا کمی وبیشی ہے۔ باورچی خانہ کا سارا نظام بیوی کے ذمہ رہے گا۔ اب مرد باہر سے لا کر دے دے اور عورت محبت وضرورت اور تجربے کے پیش نظر جو کرے گی بہتر کرے گی۔ گھریلو معاملہ میں عورت خود مختار ہے۔ اس کے نظر میں مرد بلا ضرورت دخل نہ دے ورنہ گھر کا نظام درہم برہم رہے گا۔ اللہ عزوجل نے بیوی کی فطرت (Nature) میں گھر کے نظام کے سنوارنے کی صلاحیت دی ہے۔ وہ خود بخود بہتر سے بہتر نظام چلائے گی۔ اس پر مرد اعتبار کرے۔ اللہ عزوجل نے اسکے مزاج میں گھر کا نظام رکھا ہے۔ یہ اللہ عزوجل کی عطا ہے۔ اس میں دخل اندازی کرنا گھر کے نظام کو فاسد کرتا ہے۔

عورتوں کیلئے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر

حدیث نمبر 21: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورتوں نے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرنے سے

مردتو فضیلت لے گئے۔ ہم عورتوں کے لئے بھی کوئی عمل ہے جس سے جہاد کی فضیلت کو ہم پا سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھریلو کام میں تمہارا مصروف رہنا تمہارے لئے جہاد کے برابر ہے۔ (شعب الایمان' جلد 6' صفحہ 430)

تشریح وتوضیح: اے جہاد کے ثواب کی خوشخبری پانے والی اسلامی بہنوں گھر کے اندرونی جتنے کام ہیں خواہ ان کا تعلق کھانے سے ہو چاہے صفائی اور بچوں کی تعلیم و تربیت و پرورش سے متعلق ہوان سب کی نگرانی اور دیکھ بھال اور تمام کاموں کو اچھے طریقے سے کرنا تمہارے ذمہ ہے اور اس پر تمہارے لئے بڑا اجر وثواب ہے اور وہ یہ کہ مردوں کو جو جہاد اور قتال میں ثواب ہے وہی ثواب تمہارے لئے شریعت نے گھریلو کاموں پر رکھا ہے۔

اور افسوس کہ مال دار گھروں کی عورتیں خود برتن دھونے' جھاڑوں دینے کو' گھر صاف کرنے کو' گھر کے چھوٹے کاموں کو معیوب (Defective) اور عزت و شان کے خلاف سمجھتی ہیں اس لئے یہ تمام کام خادمہ سے لیتی ہیں۔ اگرچہ خادمہ رکھنا مال دار ہونے کی وجہ سے جائز ہے مگر ان تمام کاموں کے کرنے میں کوئی عیب نہیں بلکہ مذکورہ حدیث پاک کی رو سے جہاد کا سا ثواب ہے۔ پیاری ومحترم ماؤں' بہنوں آج ثواب اکٹھا کرلو۔ توشۂ آخرت اکٹھا کرلو اسی میں بہتری ہے۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری ماؤں' بہنوں کو گھر کے کام کاج دلجمعی سے کرنے اور جہاد کا سا ثواب پانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

موافقت مزاج بیوی انسان کی سعادت میں ہے

حدیث نمبر 22: حضرت عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا کے ذریعہ سے مروی ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں انسان کی سعادت (مندی) میں سے ہیں۔ (1) انسان کی بیوی اس کی موافق مزاج ہو (2) اس کی اولاد نیک وصالح ہو (3) اس کے بھائی نیک ہوں (4) اور اس کا رزق اسی کے شہر میں ہو۔ (اتحاف' جلد 4' صفحہ 457)

تشریح وتوضیح: اس فرمان رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم میں انسان کی سعادت مندی اور خوش نصیبی کن چیزوں سے وابستہ ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر یہ چیزیں حاصل ہوں تو انسان کی زندگی دینی اور دنیاوی اعتبار سے چین وسکون عافیت اور اچھے احوال سے گزرتی ہے اور دینی ودنیاوی اور آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

ان میں بڑی خوشی والی چیز بیوی کا شوہر کے موافق مزاج ہونا ہے۔ واقعی باہم موافقت بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس سے میاں بیوی کے درمیان محبت وانس رہتی ہے۔ موافقت کی وجہ سے ایک دوسرے سے شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ تکلیف (Affliction) محسوس نہیں ہوتی۔ اگر دونوں میں مزاج کی موافقت نہ ہو۔ ایک کا مزاج دینی ہو اور دوسرے کا دنیاوی ہو تو بڑی پریشانی لاحق ہو گی۔ ایک بے پردگی چاہے گا دوسرا بے پردگی کی مخالفت کرے گا۔ ایک ٹی وی کا عاشق' دوسرا متنفر' ایک اولاد کو دینی تعلیم کی جانب لائے گا' دوسرا اس کے خلاف سکول کی تعلیم کو پسند کرے گا۔ اس طرح گھر کا ماحول بخلاف اس کے اگر دونوں کا مزاج یکساں ہو تو گھر اور آپس کا نظام خوش اسلوبی (Graceful) سے چلے گا۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ عورت چونکہ ماتحت ہے اور شوہر کے زیر اقتدار ہے اس لئے اگر شوہر بیوی کے مزاج کے برعکس ہو تب بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گناہگار بننے اور نافرمانی کے علاوہ میں شوہر کی موافقت کرے تا کہ گھر کا نظام اور آپس کا نظام بہتر چلے اور اللہ عزوجل بھی انشآء اللہ عزوجل آپ کے صبر کا اجر دے گا ورنہ تو گھر جہنم بن جائے گا۔

عورت کو شوہر کیخلاف اکسانے کی ممانعت

حدیث نمبر 23: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور' نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص (یا عورت) ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کیخلاف اکسائے یا کسی غلام کو اس کے آقا کا مخالف بنائے۔

(مشکوٰۃ شریف' جلد 2' صفحہ 282)

تشریح وتوضیح: ہمارے معاشرے کے اندر بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ

اکسانے اور دوسروں کے خلاف بنانے کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض عورتیں ہوتی ہیں کہ کسی عورت کو اس کے شوہر کیخلاف اکساتی ہیں۔ اس کی شکایت اور بے توجہی اس کے ذہن میں اس طرح ڈالتی ہیں کہ عورت کو شوہر سے نفرت اور شکایت ہوتی ہے۔ پھر بھی تمہیں اچھی طرح نہیں رکھتے۔ زیور نہیں بناتے۔ دوسروں پر خرچ کرتے ہیں۔ تم کو ڈھیلا بھی نہیں دیتے۔ بھائی، بہن اور ماں باپ کو تم سے چرا چھپا کر دیتے ہیں۔ تم کو کیا دیتے ہیں۔ اپنی بہن کو فلاں چیز لاکر دی اور تم کو پوچھا تک نہیں اس قسم کی باتوں سے شوہر کیخلاف یہ ذہن بنا دیتی ہیں یہ جائز نہیں۔ کسی کے گھر کو بگاڑنا (Affairs) تعلقات کو خراب کرنا کسی بھی طرح درست نہیں اس سے بچنا چاہئے۔ یہ جہنم کے اعمال سے ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں ہماری ماؤں، بہنوں کو ایسے برے فعل سے بچائے۔ آمین

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون مبغوض عورت

حدیث نمبر 24: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ عورت مبغوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) شوہر کی شکایت (Complaint) کرتے ہوئے نکلے۔ (مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 214)

تشریح و توضیح: محترم ماؤں، بہنوں یہ خیال رہے کہ ہمیشہ ہر وقت ایک ساتھ رہنے سے ضرور کچھ نہ کچھ حق تلفی ہو جاتی ہے۔ مختلف عوارض اور شریعت کی رعایت و خوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا ضائع ہونا ایک معمولی بات ہے۔ پھر جبکہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنا اور ہر ایک کا فائدہ دوسرے سے وابستہ ہے تو ایسی صورت میں آپس میں شکایت کی بات ہو جائے۔ کبھی کچھ معمولی تکلیف پہنچ جائے تو زبان پر شکایت نہیں لانی چاہئے کہ اس سے خوشگوار تعلقات جو بہت ہی ضروری ہیں اور جن کیلئے بے شمار فوائد و منافع ہیں۔ ان میں فرق پڑتا ہے اور شاکی ہو کر میکہ جانے سے معاملہ خراب ہی ہوتا ہے۔ عموماً (Generally) ہماری اسلامی بہنیں شادی بیاہ کے بعد کچھ کمی و بیشی ہو جانے پر والدین سے شوہر اور خوش دامن وغیرہ کی شکایت کرتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے والدین مشاہد ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ شکایت ازالہ کی کوشش

کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات معاملہ اور شدید خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے حتیٰ الامکان جہاں تک ہو سکے، برداشت کرے۔ محبت اور سنجیدگی کے ساتھ خوشی کے موقع پر اپنی پریشانی تکلیف مسئلہ ظاہر کر دے تو انشاء اللہ عزوجل شریف اور سمجھدار شوہر اس کا دفاع کرے گا اور ہماری اسلامی بہنیں خلوص نیت سے دعا بھی کرتی رہیں کہ دل اللہ عزوجل کے قبضہ میں ہے اور وہی دلوں کو پھیرنے والا ہے۔ انشاء اللہ۔

شوہر کی اطاعت ہر حال میں خواہ بے کار ہی معلوم ہو

حدیث نمبر 25: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اپنی بیوی کو یہ حکم دے کہ وہ جبل احمر (کہ چٹان کو) جبل اسود کی طرف منتقل (Transferred) کرے یا جبل اسود (کہ چٹان کو) جبل احمر کی طرف منتقل کرے۔ اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔ (1۔ ابن ماجہ شریف، جلد 2، 134)، (2۔ الترغیب والترہیب، جلد 3، 56)

تشریح وتوضیح: اے شوہر کی فرمانبردار اسلامی بہنوں اس حدیث بالا میں حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغۃ اور تاکیداً یہ فرمایا ہے کہ اگر اسے (بیوی کو) پہاڑ یا اس کی چٹان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کیلئے کہے باوجود اس کے کہ یہ ایک بیکار اور مشکل ترین کام ہے لیکن اس کی زوجیت کا تقاضا ہے وہ شروع کرے انکار نہ کرے خواہ اس سے ہو یا نہ ہو۔ خواہ مشکل ہو یا آسان ہو خواہ اس میں فائدہ یا فائدہ نہ ہو۔ علامہ ملا علی قاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا ہے کہ کوئی مشکل مشقت آمیز کام یا عبث و بے کار کام کا خاوند حکم دے تب بھی اس سے نا ہی انکار کرے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ شریف، صفحہ 471)

بہترین عورت

حدیث نمبر 26: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پاک دامن اور خاوند سے محبت سے والی ہو۔ اپنے ناموس عزت کی حفاظت کرنیوالی

اور شوہر سے غایت درجہ محبت کرنے (یعنی عشق کرنے) والی ہو۔

(کنز العمال، جلد 16، صفحہ 170)

تشریح و توضیح: اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ عورت کا شوہر سے زیادہ تعلق و محبت رکھنا اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور قابل تعریف چیز ہے۔ حدیث مبارکہ میں ایسی عورت کی تعریف کی گئی ہے جو شوہر سے حد درجہ عشق و محبت رکھنے والی ہو۔ یاد رکھئے جنت کی عورتوں کی بھی یہ صفت ہوگی کہ وہ شوہر سے حد درجہ فریفتگی اور محبت کا برتاؤ کریں گی جبکہ وہاں دنیا کی طرح محتاج معیشت نہ ہوں گی۔ آج کے اس پرفتن دور میں بہت ہی کم ایسی عورتیں ہوں گی جو شوہروں سے شوہر ہونے کی حیثیت سے محبتانہ برتاؤ کرتی ہوں گی۔ اب تو دنیاوی غرض سے پیش نظر آپس کے تعلقات قائم رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے تو غرض میں جب کمی ہوتی ہے تو اس کا اثر محبت اور تعلق پر بھی پڑتا ہے۔ اسے سمجھدار ماؤں، بہنوں یہ محبت قابل تعریف نہیں کیونکہ یہ رشتہ صرف دنیاوی زندگی ہی میں نہیں بلکہ جنت میں بھی قائم رہنے والا ہے اس لئے میاں اور بیوی کے درمیان حقیقی محبت ہونی چاہئے تاکہ میاں و بیوی کے درمیان رشتہ زوجیت میں محبت قائم رہے۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کی محبت عطا فرما۔ آمین

شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام

حدیث نمبر 27: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی ضرورت شدید و پریشانی کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو (Fragrance) حرام ہے۔

(1۔ ابن ماجہ شریف، صفحہ 148)، (2۔ ابوداؤد شریف، صفحہ 303)، (3۔ ترمذی شریف، صفحہ 226)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی بہنوں! طلاق اللہ عزوجل کے نزدیک غضب والا کام ہے کیونکہ اس سے دو خاندانوں کے درمیان عناد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کا طلاق مانگنا لڑائی جھگڑے کے علاوہ بہت سے گناہوں کا سبب ہے۔ اس پر سخت وعید

ہے۔ اسی وجہ سے طلاق کے مطالبہ پر سخت وعید ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے آئے گی۔

ہمارے معاشرے میں عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی ہوئی' گھریلو زندگی میں ایسی باتیں پیش آ جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے عورت غصہ میں آ کر یہ کہتی ہے کہ ہمیں چھوڑ دیجئے۔ ہمارا رشتہ ختم کر دیجئے اور بعض اوقات شوہر غصہ اور غیظ میں ہونے کی وجہ سے کہتا ہے جاؤ۔ ایسے موقعوں پر بیوی کو ہرگز زبان سے ایسی بات نہیں نکالنی چاہئے کہ جہاں مرد کو پریشانی بھگتنی پڑتی ہے۔ وہاں عورت کی زندگی بھی ویران محل کی طرح ہو جاتی ہے اور اگر اس کے چھوٹے بچے ہوں تو اس کو اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اور پھر طلاق شدہ عورت کی شادی ہمارے دور میں ایک مشکل ترین مسئلہ بن جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت ہر اعتبار سے پریشان ہوتی ہے اور بہت سے دوسرے گناہوں کا راستہ نکلتا ہے۔ عورت کے دین و دنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے شیطان کوشش کرتا ہے کہ طلاق تک معاملہ پہنچ جائے اور گناہوں کا دروازہ کھل جائے اس لئے جہاں تک بھی ہو سکے طلاق کی صورت پیدا نہ کرے۔ زندگی صبر اور شکر سے گزار لے۔ تکالیف (Trubles) برداشت کرے۔ انشاء اللہ عزوجل بہت بڑا ثواب پائے گی۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو صبر و شکر کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے

حدیث نمبر 28: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوہر سے علیحدگی (Separation) چاہنے والی خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے۔ (مشکوۃ شریف 284)

کیسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت

حدیث نمبر 29: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور

اپنے شوہر کو جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر چھینٹا مارے تو ایسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت ہے۔ (ابوداؤد شریف، جلد 1، صفحہ 185)

بیوی اگر شوہر کی شکر گزار نہیں تو اللہ عزوجل کی نگاہ کرم نہیں

حدیث نمبر 30: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ و یٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ایسی عورت پر اپنی نگاہ کرم نہیں فرماتا جو کہ اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی حالانکہ خاوند اس کی ضرورت ہے۔

(کنز العمال شریف، جلد 16، صفحہ 165)

عورت سے قیامت میں سب سے پہلا سوال کیا ہوگا؟

حدیث نمبر 31: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عورتوں میں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (کہ پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کیا تھا کہ نہیں) پھر شوہر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا تھا۔

(کنز العمال شریف، جلد 16، صفحہ 166)

اس نے اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کیا جس نے شوہر کی اطاعت نہ کی

حدیث نمبر 32: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ عورت اللہ عزوجل کا حق اس وقت تک ادا کرنے والی نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب، جلد 3، صفحہ 36)

شوہر کی اطاعت نہیں تو ایمان کی حلاوت نہیں

حدیث نمبر 33: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایمان کی حلاوت (Relish) اس وقت تک نہیں پا سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہ کرے۔ اگر وہ اسے بلائے

(خواہش پوری کرنے کیلئے تو آ جائے) اگر چہ وہ پشت پلان پر بیٹھی ہو یعنی ضروری کام میں مصروف ہو۔ تب بھی اس کی خواہش کی رعایت کرے۔ اگر چہ خواہش وضرورت نہ ہو۔ (الترغیب والترہیب' جلد 3 'صفحہ 36)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ وہ عورت ایمان کا مزہ اور اس کی شیرینی بھی نہیں پا سکتی جو شوہر کی اطاعت اور اس کی بات نہ مانتی ہو۔

عورت کا مرد کا کپڑا دھونا صاف کرنا مسنون ہے

حدیث نمبر 34: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں حضور طیب وطاہر صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے نجاست (Filth) وغیرہ دھوتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسے پہن کر) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔

(بخاری شریف' جلد 1 'صفحہ 36)

حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا عظیم ثواب

حدیث نمبر 35: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث) مروی کہ حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جب عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو اس حال میں کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو تو اس کو اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس روزہ دار کو جو راہ خدا عزوجل جہاد میں روزہ رکھ رہا ہو اور جب اسے دردزہ ہوتا ہے تو نہ آسمان والوں کو نہ زمین والوں کو علم ہوتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا چھپا رکھا گیا ہے اور جب وہ بچہ جن دیتی ہے تو اس کے دودھ کا کوئی قطرہ نہیں نکلتا اور اسکا بچہ ایک مرتبہ چوستا نہیں مگر یہ کہ اسے ہر قطرہ اور گھونٹ پر ایک نیکی ملتی ہے اور اگر کوئی عورت رات (بچہ کی وجہ سے) جاگے تو اسے ستر صحیح و سالم غلام اللہ عزوجل کے راستے میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ ان خوش نصیب (Cheerful) عورتوں کیلئے ہے جو نیک بیبیاں شوہر کی فرمانبردار ہیں جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہیں کرتی ہیں۔ (مجمع الزوائد' جلد 4 'صفحہ 308)

بچہ جننے والی سیاہ عورت بہتر ہے خوبصورت بانجھ سے

حدیث نمبر 36: حضرت حرملہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچہ جننے والی عورت اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب ہے اس عورت سے جو خوبصورت بانجھ ہو۔

(1۔ کنز العمال، جلد 16، صفحہ 124)، (2۔ جامع صغیر، جلد 1، صفحہ 102)

اگر عورت اولاد پر مہربان ہو تو جنت میں

حدیث نمبر 37: حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمل اور ولادت کی مشقت (Labour) کو برداشت کرنے والی اپنے بچوں پر کرم مہربانی شوہر کی نافرمانی نہ کریں گی تو جنت میں داخل ہو جائیں گی۔ (شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 409)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کون عورت جنت میں جائے گی؟

حدیث نمبر 38: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ ہاں مگر یہ کہ ایک عورت کو میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے بھی آگے جا رہی ہوگی۔ میں اس سے پوچھوں گا کیا بات ہے تم کون ہو (کہ مجھ سے پہلے جنت میں جا رہی ہو) وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو شوہر کی وفات کے بعد یتیم بچہ کی پرورش کی وجہ سے شادی سے رکی رہی۔

(1۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 162)، (2۔ فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 306)

نیک عورت (بیوی) نصف دین ہے

حدیث نمبر 39: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ عزوجل نے نیک عورت (بیوی) سے نواز دیا۔ وہ اس طرح ہے کہ جس طرح اللہ عزوجل نے اسے آدھا

دین سے مدد کر دی۔ یعنی اسے نصف دین مل گیا۔

(1۔ مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 275)' (2۔ کنز العمال' جلد 16' صفحہ 116)

جنتی عورت کون ہے؟

حدیث نمبر 40: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ساقی کوثر' شفیع روز محشر' تاجدار دو عالم مالک کوثر' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتا دوں وہ کون ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا شوہر پر فریفتہ' زیادہ بچے جننے والی' جب یہ غصہ ہو جائے یا اسے برا بھلا کہہ دیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے) کہے میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک کہ آپ خوش نہ ہو جاؤ۔ (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 37)

اے ہمارے رب عزوجل ہماری اسلامی بہنوں! (ماؤں' بہنوں' بیٹیوں) کو حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہ کی طرح صابرہ' شاکرہ' زاہدہ' عابدہ بنا۔ آمین۔

باب نمبر 11

بیوی کے حقوق

جس طرح اللہ عزوجل نے مردوں میں خاوند کو ایک منفرد مقام عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں بیوی کو بھی مقام عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح جس طرح خاوند کے کچھ حقوق ہیں' اسی طرح بیوی کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ جن کو ادا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی' نرمی اور محبت کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اس کے علاوہ بیوی کے جو رشتہ داروں میں معاملات ہیں اور گھریلو تمام معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنا خاوند کی عظیم ترین ذمہ داری ہے اور یہ بات اللہ عزوجل کو بھی محبوب ہے اور اس کے پیارے محبوب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب ہے اسی لئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر 1: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے ساتھ بہتر ہے اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں۔ بیوی کی عزت کرنے والا کریم شخص ہے اور بیوی کو ذلیل (Disgraceful) کرنے والا کمینہ ہے۔

(1- جامع صغیر' جلد 2' صفحہ 250' رقم 4102)' (2- الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 49)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ میں حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی پیاری نصیحت اپنے امتیوں کو فرمائی کہ تم لوگوں میں سے بہتر وہ ہے کہ جو اپنے گھر والوں

یعنی والدین' بیوی و بچوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے والا ہے اور فرمایا کہ بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے۔ مطلب یہ کہ اپنی بیوی کے حقوق مکمل طور پر ادا کرنے والا کریم ہے اور اپنی بیوی کے حقوق کو پامال کرنے والا اور اسے ذلیل کرنے والا شخص کمینہ ہے۔ اس لئے خاوند کو اپنی بیوی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

حدیث نمبر 2: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ......

مومنوں مسلمانوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہوا ورا ے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر زندگی بسر کرے اور بیوی کے ساتھ لطف و مہربانی کرے اور اے میری امت میں تم سب سے اپنے گھر میں بہتر زندگی بسر کرتا ہوں۔ (1۔ ترمذی شریف' جلد 1' صفحہ 72)' (2۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 7' صفحہ 208' رقم 10062)' (3۔ الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 49)' (4۔ کشف الغمہ' جلد 2' صفحہ 79)' (5۔ مشکوۃ شریف' صفحہ 282)

حدیث نمبر 3: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری امت بیویوں کے حق میں میری اچھی نصیحت (Advice) پر عمل کرو (ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو) کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی لہٰذا وہ سیدھی نہیں رہ سکتی اگر تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ گزارا کر سکو تو کرو) اور اگر تم چاہو کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے تو وہ ٹوٹ جائیگی مگر سیدھی نہ ہوگی لہٰذا تم اپنی بیویوں کے بارے میں میری اچھی نصیحت پر عمل کرو اور ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارہ کرو۔ (1۔ مسلم شریف' جلد 1' صفحہ 475)' (2۔ الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 50)' (3۔ مشکوۃ شریف' جلد' صفحہ 280)

حدیث نمبر 4 : حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مسلمان اپنی ایماندار بیوی (Honest Wife) کے ساتھ بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اس کی ایک خصلت تمہارے لئے ناپسند ہے تو دوسری خصلت اس کی پسندیدہ ہوگی۔

(1۔ مسلم شریف' جلد 1' صفحہ 475)' (2۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 8' صفحہ 290' رقم 8345)' (3۔ الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 55)' (4۔ سنن الکبریٰ للبیہقی' جلد 2' صفحہ 295)'

(5۔کشف الغمہ' جلد2' صفحہ79)' (6۔ مشکوٰۃ شریف' جلد' صفحہ280)

حدیث نمبر5: حضور روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جو خاوند اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کرے اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ ایوب (علیہ السلام) کو ان کی آزمائش پر صبر کرنے سے عطا ہوا اور جو بیوی اپنے خاوند کی بداخلاقی پر صبر کرے اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ فرعون کی ایماندار بیوی آسیہ کو عطا ہوا۔ (احیاء العلوم' جلد2' صفحہ24)

نوٹ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا خاوند حضرت ایوب (علیہ السلام) کے درجے کو پہنچ گیا کیونکہ غیر نبی کسی نبی (علیہ السلام) کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور اجر و ثواب میں مثال بھی صرف ترغیب کیلئے ہے کیونکہ تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہوا کرتی اور ترغیب و ترہیب کیلئے شریعت مطہرہ میں اسکے بے شمار نظائر (Examples) ہیں۔

اور مزید یہ ہے کہ حضرت امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ جان لینا چاہئے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک یہی نہیں کہ اس کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ حسن سلوک یہ ہے کہ بیوی جب طیش اور غصہ میں آئے اسکے غصے کو برداشت کیا جائے اور حتی الامکان حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

حدیث نمبر6: حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجر و ثواب عطا ہوگا۔ (1۔ جامع صغیر' جلد1' صفحہ48' رقم680)' (2۔ کنز العمال' جلد16' صفحہ275' رقم44435)' (3۔ الترغیب والترہیب' جلد3' صفحہ64)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے ہمارے وہ اسلامی بھائی عبرت حاصل کریں جو گھر میں ساری ذمہ داریاں بیوی پر ہی ڈال دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ پانی پینا ہو تو خود نہیں پیتے بلکہ بیوی ہی پلائے اور اس کے علاوہ گھر سے باہر کسی دکان پر سبزی' دودھ یا دوسرے کام جو کہ شوہر ہی کرے تو بہتر رہتے ہیں۔ وہ بھی خود نہیں کرتے۔ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم امت کے والی کے عمل سے نصیحت حاصل کریں۔ چنانچہ

حدیث نمبر 7: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام خود کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے۔ (مشکوۃ شریف، صفحہ 519)

حدیث نمبر 8: حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کو اجر و ثواب ملے گا۔ یہ سن کر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلا کر حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سنا دیا۔ (الترغیب والترہیب، جلد 2، صفحہ 90)

اسی طرح اگر خاوند بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو اس پر بھی اسے اجر و ثواب ملے گا۔

حدیث نمبر 9: حضرت مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند بیوی آپس میں ہنسیں کھیلیں کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں سختی ہو۔

(جامع صغیر، جلد 1، صفحہ 98، رقم 1582)

پیارے اسلامی بھائیو انسان کو خاوند ہونے کی حیثیت سے چاہئے کہ بیوی کی ایذا رسانی کو احسن طریقے سے برداشت کرے۔ اس کے ساتھ مزاح، خوش طبعی کرے کہ یوں بیوی کا دل خوش ہو جائے گا اور یہ حضور سید تاباں صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔

خاوند کے لئے مقام عبرت

حدیث نمبر 10: حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھر والوں (بیوی بچوں) پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے۔ (1- جامع صغیر، جلد 2، صفحہ 300، رقم 4778)، (2- کنز العمال، جلد 16، صفحہ 375، رقم 44972)، (3- طبرانی اوسط، جلد 9، صفحہ 369، رقم 8793)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی بھائیو حدیث مذکورہ میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال یعنی بیوی بچوں پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے تو صحابہ کرام علیہم رضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنگی کرنے والا کیسے تنگی کرتا ہے۔ یہ سن کر حضور سید المبلغین ' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کی بیوی ڈر جاتی ہے اس کے بچے اس سے دور بھاگ جاتے ہیں اور اس سے اس کے نوکر اور غلام بھی سہم جاتے ہیں اور جب وہ گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کی بیوی ہنسنے لگتی ہے (جیسے کہ اس سے مصیبت (Woe) ٹل گئی ہے) اور اس کے بچے اور نوکر وغلام راحت محسوس کرتے ہیں۔ (طبرانی الاوسط' جلد 9' صفحہ 369)

ہمارے معاشرے کے ہر مسلمان کو حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عبرت نشان پر غور وحوض کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کیا میں مذکورہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق تو نہیں بن رہا اور اگر ہے تو اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خاوند کا اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرنے کا ثواب

حدیث نمبر 11: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مرد ایک دینار تو فی سبیل اللہ خرچ کرے اور ایک دینار غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے اور ایک دینار کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک دینار اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرے تو ان سب میں سے زیادہ اجر وثواب اس دینار کا ہے جو خاوند نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

(1۔ مسلم شریف' جلد 1' صفحہ 322)' (2۔ جامع صغیر' جلد 2' صفحہ 258)' (3۔ الترغیب و الترہیب' جلد 3' صفحہ 61)' (4۔ سنن الکبریٰ للبیہقی' جلد 7' صفحہ 467)

حدیث نمبر 12: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان (خاوند) کی نیکی کے پلڑے میں جو چیز سب سے پہلے رکھی جائیگی۔ وہ نفقہ ہے جو اس نے اہل وعیال (بیوی' بچوں' رشتہ

داروں) پر خرچ کیا ہوگا۔ (الترغیب والترہیب، جلد 2، صفحہ 689)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے غلام آزاد کرنے مسکین پر خرچ کرنے بلکہ ان سب سے بڑھ کر ثواب گھر والوں یعنی بیوی بچوں پر خرچ کرنے سے ملتا ہے اور خاوند کیلئے بڑی سعادت (Felicity) کی بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کے نیکیوں والے پلڑے میں وہ چیز رکھی جائے گی جو کہ اس نے اپنے اہل وعیال یعنی بیوی بچوں پر خرچ کی ہوگی۔ اس لئے ان سعادتوں اور انعامات کو پانے کے لئے خاوند کو چاہئے کہ وہ خرچ کرنے کے معاملے میں اپنے گھر والوں پر تنگی نہ کرے۔

اور بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند جب کھانا کھائے تو بیوی بچوں کو ساتھ مل کر کھائے چنانچہ

حضرت امام غزالی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ جب مرد (خاوند) کھانا کھائے تو اپنے بیوی بچوں کو دستر خوان پر بٹھائے کیونکہ حضرت سفیان ثوری (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ ہمارے پاس یہ مبارک بات پہنچی ہے کہ جو گھر والے اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔ ان پر اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (احیاء العلوم، جلد 2، صفحہ 49)

ایک ضروری مسئلہ

جب گھر کے تمام افراد ایک دستر خوان پر اکٹھے کھائیں تو کوئی اجنبی عورت ان کے ساتھ نہ کھائے۔ بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ بالکل بے تکلف نہ ہو جائے ورنہ خاوند کا بیوی پر سے رعب اٹھ جائے گا اور وہ خود بھی آداب شرع کی حدود (Boundaries) سے تجاوز کر جائیگی اور خاوند کو پیچھے لگا لے گی اور جہنم رسید کر دیگی۔ لہٰذا کوئی کام خلاف شرع دیکھے تو خاوند اپنی بیوی کو سختی سے منع کرے اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

حدیث نمبر 13: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے (اے خاوند) کوڑا ایسی جگہ لٹکائے رکھو جہاں سے گھر

والے (بیوی' بچے) اس کو دیکھتے رہیں کیونکہ یہ ان کیلئے تادیب ہے۔ (1۔مصنف عبدالرزاق جلد 9' صفحہ 447' رقم 17963)' (2۔کنزالعمال' جلد 16' صفحہ 371' رقم 44948)

حدیث نمبر 14: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان عالیشان ہے کہ (خلاف شرع کاموں میں) عورتوں کی مرضی کے خلاف کرو کیونکہ اسی میں برکت ہے۔

(احیاء العلوم' جلد 2' صفحہ 46)

تشریح وتوضیح: اس مذکورہ قول عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند خلاف شرح اپنی بیوی کی بات نہیں مانے گا تو اس میں برکت ہے اور اگر خلاف شرع کے کاموں مثلاً بے پردگی' بے مقصد اس کی ضروریات کو پورا کرنا' گھر میں VCR اور TV لے آنا اور والدین کی بات پر بیوی کو ترجیح دینا وغیرہ میں بیوی کی اطاعت کریگا تو اللہ عزوجل کا نافرمان ہوکر دوزخ کا ایندھن (Fuel of Hell) بن جائے گا۔

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو رزق حلال کھلائے۔ حرام کا لقمہ نہ کھلائے کیونکہ حرام کھانے والے کہ متعلق سخت وعید ہے چنانچہ

حدیث نمبر 15: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ دوزخ کا حقدار ہے۔ (1۔مشکوۃ شریف' صفحہ 242)' (2۔مستدرک حاکم' جلد 4' صفحہ 422)' (3۔شعب الایمان' جلد 5' صفحہ 57)

حدیث نمبر 16: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔ (مشکوۃ شریف' صفحہ 243)

اور اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا"

ترجمہ کنزالایمان:

اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب اپنے اہل وعیال کو حرام کھلائے گا تو اللہ عزوجل

کی حکم عدولی کرتے ہوئے بیوی بچوں کو دوزخ کا حقدار بنائے گا اور پھر قیامت کے دن بیوی بچے حرام کا لقمہ کھلانے والے باپ اور خاوند کے گریبان کو پکڑ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوں اور عرض کریں گے۔

یااللہ عزوجل یہ ہمارا باپ ہے' (بیوی کہے گی) یہ میرا خاوند ہے۔ اس نے ہمیں علم دین نہ پڑھایا اور ہمیں حرام کھلاتا رہا اور ہمیں معلوم نہیں تھا۔ لہٰذا ہمیں اس سے ہمارا حق دلایا جائے۔ اس مطالبہ پر ان بیوی بچوں کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا۔ (بیوی' بچوں کو باپ اور خاوند سے حق دلایا جائے گا)۔ (احیاء العلوم جلد 2' صفحہ 34)

ایک نصیحت آموز واقعہ

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا ایک دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں اور میں نے دیکھا ایک ہنڈیا ہے۔ اس میں کھولتا ہوا گندھک (Sulphur) ہے۔ میرے دوست کی بیوی نے مجھے بتایا کہ یہ آپ کے دوست کے پینے کی چیز ہے۔ اس پر میں نے دوست کی بیوی سے پوچھا کہ میرے اس دوست کو یہ سزا کیوں ملی؟ حالانکہ یہ نیک آدمی تھا۔ اس سوال پر دوست کی بیوی نے بتایا کہ میرا خاوند اگرچہ نیک تھا۔ مگر یہ مال اکٹھا کیا کرتا تھا اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ حلال ہے یا حرام' یہ جائز ہے یا ناجائز اس وجہ سے اسے یہ سزا ملی۔

(سعادت الدارین' صفحہ 118)

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ خاوند ہونے کی حیثیت سے اپنے بیوی بچوں کو حرام نہ کھلائے ورنہ قیامت کے دن چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔

مقام عبرت

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! بہنوں دکھ اس بات کا ہے کہ آج مسلمان کی سوچ غیر مسلموں کی سی ہو گئی ہے کیونکہ کافر لوگ صرف ظاہری دنیا کو جانتے ہیں وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔ آج کا مسلمان بھی صرف اور صرف دنیا کو اپناتا ہے اور آج کے مسلمان نے بیوی بچوں کے حقوق کو پورے کرنے کیلئے حلال و حرام کی تمیز

(Distinetion) ہی اٹھا دی ہے۔ ادھر نمازیں بھی ہو رہی ہیں۔ فرضی روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی ہیں اور تسبیح بھی چل رہی ہے۔ ادھر رشوت بھی عروج پر ہے۔ دکھ فریب سے بھی مال کمایا جا رہا ہے۔ سود کا لین دین بھی چل رہا ہے۔ حالانکہ سود کا اتنا دبال ہے کہ الامان الحفیظ۔

حدیث نمبر 17: حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس بار زنا کرنے سے بدتر ہے۔ (مشکوۃ شریف' صفحہ 246)

حدیث نمبر 18: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کھانے والے پر لکھنے والے پر گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا یہ گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوۃ شریف' صفحہ 244)

اے آج کے مسلمان ذرا اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے سوچ کہ جن بیوی بچوں کی خاطر تو حرام کماتا ہے۔ وہی بیوی بچے قیامت کے دن اس حرام کھلانے سے تیری گردن پکڑیں ذرا جاگ مسلمان جاگ کیا یہ عقلمندی ہے کیا تجھے ہوش نہیں آتی کیا تجھے دنیا کی محبت نے اتنا ہی اندھا کر دیا۔

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
پیچھے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
غلام ایک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرہ
خدا عزوجل کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

(از رسالہ غفلت صفحہ 6- از امیر اہل سنت مدظلہ)

خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق

خاوند اور بیوی کے حقوق میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ جو صرف خاوند کو

ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض صرف بیوی کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض دونوں خاوند اور بیوی دونوں کو مشترکہ طور پر ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ خاوند بیوی ایک دوسرے کو نام لے کر نہ پکاریں یہ شریعت میں ناپسند(Disapproved) ہے اس لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

اور اس کے علاوہ خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ ہے کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں کیونکہ

حدیث نمبر19:

حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غیبت زنا سے بدتر ہے۔

(1-مشکوۃ شریف' صفحہ415)'(2-الترغیب والترہیب جلد3' صفحہ511)

ایک قابل تقلید واقعہ

ایک بزرگ (علیہ الرحمۃ) کی بیوی کی طبیعت کرخت تھی جس کی بنا پر آپس میں ناچاقی رہتی۔ کسی دوست نے اس بزرگ سے پوچھ لیا کہ آپ کی بیوی کیسی ہے تو فرمایا وہ میری بیوی ہے لہٰذا میں اس کی غیبت کیوں کروں بعد میں اس بزرگ نے طلاق دیدی تو پھر اسی دوست نے پوچھا اب تو وہ آپ کی بیوی نہیں رہی اب آپ اس کے متعلق کچھ بتائیں یہ سن کر فرمایا اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا لہٰذا میں کیوں کسی بیگانی عورت کی غیبت کروں۔

تو پتہ چلا کہ کبھی بھی خاوند بیوی ایک دوسرے کی برائی کسی کے سامنے بیان نہ کریں۔ عموماً عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ جگہ جگہ خاوند کی برائی بیان کرتی ہیں ان کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

اور اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کو کسی خلاف شرع کام پر اکسائیں اور اگر بالفرض خاوند بیوی کو خلاف شرع کام کرنے کے متعلق کہے مثلاً خاوند بیوی سے کہے کہ تو بے پردگی کر' فیشن کیا کر' باریک لباس پہنا کر جس سے جسم نظر آئے وغیرہ وغیرہ تو بیوی کو چاہئے کہ بالکل انکار کر دے

اور اگر اسی طرح بیوی خاوند کو خلاف شرح کام کرنے کے متعلق کہے مثلاً خاوند کو کہے مجھے گھر میں ٹی وی اور وی سی آر اور کیبل لگوا' یا کہے تم اپنی داڑھی کاٹ دو' نماز نہ پڑھا کرو' دینی اجتماعات پر نہ جایا کرو وغیرہ وغیرہ کاموں کے متعلق کہے تو خاوند کو چاہئے کہ بالکل انکار کر دے کیونکہ

حدیث نمبر 20:

حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کام میں اللہ عزوجل کی نافرمانی لازم آتی ہو وہاں کسی کی بھی مخلوق میں سے اطاعت و پیروی نہیں کی جائے گی۔

(1- مشکوۃ شریف' صفحہ 321)'(2- جامع صغیر' جلد 2' صفحہ 585)

اس لئے معلوم ہوا کہ خاوند' بیوی حرام کاموں میں' اللہ عزوجل کو ناراض کرنے والے کاموں میں کسی کی بھی بات نہیں مانی جائے۔ چاہے وہ خاوند ہو چاہے وہ بیوی ہو' چاہے وہ والدین' استاد و پیرو مرشد ہوں' اللہ عزوجل ہمیں دین اسلام پر چلنے والا بنائے۔ آمین۔

اور اس کے علاوہ بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ نیک کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون فرمائیں جیسا کہ

حدیث نمبر 21: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس بندے پر رحمت نازل کرے جو رات کو تہجد کیلئے اٹھا اور نماز تہجد پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی اٹھایا اور اس نے بھی نماز تہجد پڑھی اور اگر بیوی نہ اٹھے تو خاوند اپنی بیوی کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے۔ اللہ عزوجل رحمت کرے اس عورت پر جو رات کو تہجد کیلئے اٹھی اور تہجد پڑھی اور خاوند کو بھی جگایا اور اگر خاوند نہ اٹھے تو بیوی اپنے خاوند کے منہ پر پانی کا چھینٹا لگائے (تا کہ وہ اٹھ کر نماز تہجد پڑھے) اور اسی طرح دوسرے تمام اچھے کاموں میں خاوند بیوی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ

نیک کام میں تعاون کرو۔ (مشکوۃ شریف' صفحہ 109)

اور اسکے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی جنسی تعلق یعنی آپس کے ملاپ کا کسی کے سامنے ذکر نہ کریں۔ نہ خاوند کسی کے سامنے بیان کرے اور نہ ہی بیوی کسی عورت کے سامنے بیان کرے کیونکہ حدیث رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی سخت ممانعت (Prohibition) آئی ہے اور ایسے لوگوں کو بدترین کہا گیا ہے۔ جیسا کہ

حدیث نمبر22:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین وہ خاوند اور بیوی ہیں جو آپس میں ہم بستر ہوتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے کردار کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ (1۔ مسلم شریف' جلد 1' صفحہ 464)' (2۔ مشکوۃ شریف' صفحہ 276)

اللہ عزوجل ہمیں اس سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین اور خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کی شادی کسی بدمذہب' بے ادب' گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی شرابی بدکردار کے ساتھ نہ کریں۔ اسی لئے تو حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ

حدیث نمبر23:

حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میری امت تم بدعقیدہ لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کردیں۔ (مشکوۃ شریف' صفحہ 28)

اس لئے خاوند بیوی کو چاہئے کہ اپنی اولاد کی شادی اچھے گھر اور اچھے خاندان میں کرے اور اس کے علاوہ جب کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی ظالم یا فاسق یا بدمذہب یا کسی شرابی سے کردیا تو اس نے اپنے مذہب کا نقصان کیا اور اس اپنے رب عزوجل کی ناراضگی میں پیش کردیا۔ (احیاء العلوم' جلد 2' صفحہ 43)

مدنی التجا

موجودہ دور میں کچھ جاہلیت کی بری رسمیں لوٹ آئی ہیں۔ ان رسموں میں ایک یہ بھی ہے کہ برادری سے رشتہ باہر نہیں کرنا خواہ کسی شرابی بدمعاش' سودخود' دنیا دار بلکہ کسی بے ادب بدعقیدہ سے کرنا پڑے تو رشتہ کر دیتے ہیں مگر برادری سے باہر نہیں کرتے حالانکہ حکم یہ ہے کہ کوئی دیندار اچھے اخلاق والا رشتہ ملے تو اسے ترجیح دو چنانچہ

حدیث نمبر 24: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ نکاح میں چار باتوں کا لحاظ رکھو۔

(1) مال' (2) برادری' (3) حسن و جمال' (4) دین

لہٰذا اے میری امت تم دین کو ترجیح دو۔

(1۔ مشکوۃ شریف' صفحہ 267)' (2۔ الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 45)

اللہ عزوجل ہمیں توفیق دے کہ سنت کے مطابق ہم زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

باب نمبر 12

طلاق کا بیان

طلاق کی تعریف

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے۔ اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہارشریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 4)

خاوند کا نماز روزہ کی پابندی نہ کرنے پر بیوی کو طلاق دینا

اگر بیوی نماز روزہ کی پابندی نہ کرے تو خاوند کا بیوی کو طلاق دینا جائز ہے مگر بغیر وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب' مثلاً عورت اس کو یا کسی اور کو ایذا دیتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔

حدیث نمبر 1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا حق مہر میرے ذمہ ہو اس حالت کے ساتھ خدا عزوجل کی بارگاہ میں میری پیشی ہو۔ یہ اس حالت سے بہتر ہے کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزاروں۔ (بہارشریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 4)

کس صورت میں طلاق دینا واجب ہے

بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے۔ مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ عورت سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہے اور اس کے ازالے (Removal) کی بھی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ (درمختار' بہارشریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 4)

خاوند کا نشے میں طلاق دینا

خاوند نشے میں ہے اس نے اگر اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی کیونکہ

نشے والا عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور ایسی چیز سے یا افیون کے نشہ میں طلاق دی، جب بھی طلاق ہو جائے گی۔

(درمختار، فتاویٰ عالمگیری)

کس نشے میں طلاق واقع نہ ہوگی

ایسے نشے میں طلاق واقع نہیں ہوگی کہ کسی نے مجبور کر کے خاوند کو نشہ پلا دیا یا حالت اضطراری میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ 5)

خاوند کا بیوی کو "اے طلاقن" کہنا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو "طلاقن" یا "اے طلاق یافتہ" وغیرہ کہہ کر پکارے اور وہ کہتا ہے کہ میرا مقصد اسے گالی دینا تھا، طلاق دینا نہ تھا تو ایسی صورت میں طلاق ہو جائے گی یا اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ چونکہ یہ عورت پہلے طلاق یافتہ تھی۔ (شوہر اول کی) اور اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو طلاق نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری)

عورت کی طلاق اور حلالہ

کئی بار طلاق دینے سے عورت خاوند پر حرام ہو سکتی ہے؟ جب طلاقیں تین تک پہنچ جائیں پھر وہ عورت اس کیلئے بے حلالہ کے کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنزالایمان: "پھر اگر تیسری طلاق دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 230)

کیا جو شخص اپنی بیوی کو دس (10) بار طلاق دے تو کیا وہ عورت بغیر حلالہ اس کیلئے حلال ہو سکتی ہے؟

جس شخص نے دس (10) طلاقیں دیں۔ تین سے طلاق مغلظہ ہو گئی اور باقی سات شریعت سے اس کا استہزاء (Derision) تھیں۔ بغیر نکاح کے تو مطلقہ بائن بھی حلال نہیں ہو سکتی اور یہ تو نکاح سے حرام محض رہے گی۔ جب تک کہ حلالہ نہ ہو کہ اس

طلاق کی عدت گزرے پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور اس سے ہم بستر بھی ہو۔ پھر وہ طلاق دے دے یا مرجائے اور بہر حال اس کی عدت گزر جائے اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

اگر کوئی شخص بغیر حلالہ کیے مطلقہ کے ساتھ رہے۔ طلاق دینے والا خاوند محبت کرتا رہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس کی اولاد کیسی ہے اور اس کی جائیداد کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

وہ محبت زنا ہوگی اور اگر مسئلہ معلوم ہے تو یہ زانی ہے اور شرعاً سزائے زنا کا مستحق ہے اور اس کی اولاد ولد الزنا اور جائیداد سے محروم رہے گی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 389)

جب حرام ہونا معلوم ہے تو یہ زنا ہے اور اس میں برابر ہے کہ تین طلاقیں ایک ساتھ یا متفرق۔ (ردالمحتار)

مجنون شخص کا طلاق دینا

مجنون کی طلاق باطل ہے وہ لاکھ مرتبہ طلاق دے ہرگز نہ ہوگی اور نہ ہی عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہوگا نہ اس کی طرف سے اسکا دلی طلاق دے سکتا ہے کھانا پینا اور مکان میں رہنا منافی جنون نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 387)

عورت طلاق کا اقرار کرے اور مرد انکار

عورت اگر اپنے شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا تو عورت صبر کرے یا پھر جس طرح بھی ممکن ہو خاوند سے طلاق حاصل کرے کہ جب عورت کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو صرف اس کا بیان کہ میرے شوہر نے مجھے چار پانچ مرتبہ طلاق دی ہے فضول ہے تاوقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے اور عورت کو طلاق دینے کا یقین ہے تو جس طرح بھی ہو سکے اور روپیہ وغیرہ دے کر خاوند سے چھٹکارا حاصل کرے اور اگر اس طرح بھی نہ چھوڑے تو جیسے بھی ممکن ہو اس سے دور رہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 155)

کیا مذاق میں طلاق ہو جائے گی

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی جیسا حدیث مبارکہ میں ہے کہ

حدیث نمبر 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ انہیں کوئی قصداً کرے یا ہنسی مذاق میں (یعنی ان درج ذیل تین چیزوں کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے)

(1) نکاح (2) طلاق (3) رجعت (ابو داؤد شریف، جلد 2، صفحہ 163، کتاب الطلاق، رقم 428)

معلوم ہوا کہ اگر اپنی بیوی کو اگر کوئی شخص مذاق میں بھی طلاق دیتا ہے تو طلاق ہو جائے گی۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی وضاحت

میرے آقا امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت، اعلیٰ حضرت الحافظ القاری علامہ الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "طلاق بخوشی دی جائے خواہ بہ جبر، واقع ہو جائے گی۔ نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر سے یا خود ہاتھ سے چھٹ پڑے شیشہ ہر طرح سے ٹوٹ جائے گا مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 12، صفحہ 385)

کیا طلاق کے خیال سے طلاق ہو جاتی ہے

علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان پر نہ لائے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "صرف نیت سے طلاق نہیں ہو سکتی اگر چہ دل میں سو (100) بار نیت کرے جب تک زبان سے لفظ نہ کہے گا طلاق نہ ہوگی"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 12، صفحہ 373)

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

طلاق دینے کیلئے تین طریقے ہیں۔

(1) طلاق احسن (2) طلاق سنت (3) طلاق بدعت

(1) طلاق احسن: احسن طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک طہر میں ایک طلاق دے اور اس طہر میں اس سے جماع نہ کرے اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اپنی عدت پورے کرے اور عدت پوری کرنے کے بعد جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے یا بغیر حلالہ کئے وہ نئے نکاح کے ساتھ اس مرد کے پاس آسکتی ہے۔

(2) طلاق سنت: طلاق سنت یہ ہے کہ تین طہر میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے یعنی ہر طہر میں ایک طلاق اور اس طہر میں جماع نہ کرے اس کے بعد عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کرے یہ طلاق مغلظہ ہوگئی۔ اس کے بعد اس شوہر سے بغیر حلالہ کئے نکاح نہیں کرسکتی۔

(3) طلاق بدعت: طلاق بدعت یہ ہے کہ یہ کلمہ واحدہ میں ایک ساتھ تین طلاقیں دے دے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو طلاق واقع ہوجائے گی مگر مرد گنہگار ہوگا اور بغیر حلالہ کئے وہ عورت اس شوہر کے پاس نہیں جاسکتی۔ (قدوری شریف)

اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو ایک سو (100) طلاقیں دے دے تو

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک سو (100) طلاقیں دے دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ حدیث نمبر 3: ''ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو (100) طلاقیں دے دیں تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہو گئی اور ستانویں (97) طلاقوں کے ساتھ تو نے اللہ عزوجل کے ساتھ مذاق کیا۔

(بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ 592)

مرد کا عورت کو دوران حمل طلاق دینا کیسا ہے؟

مرد نے اگر اپنی بیوی کو حمل کے دوران اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوجائے

گی اور مطلقہ حاملہ کی عدت چونکہ وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے اس لئے مرد کو عورت کا نان ونفقہ اس کے وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک دینا ہوگا۔ (بہارشریعت، حصہ ہشتم)

طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا ذمہ

طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا خرچ شرعاً مرد پر لازم ہے اور اس کی پرورش کا حق عورت کو ہے۔ پرورش کی معیاد (Period) شریعت مطہرہ نے سات برس تک رکھی ہے یعنی مرد کو اپنے بچے کی پرورش خرچ سات برس تک دینا ہوگا لیکن اگر بچہ سات برس سے پہلے ہی اپنے آپ کو کھانا پینا اور استنجاء کر لیتا ہے تو مرد کو اختیار ہے کہ بچہ عورت سے واپس لے سکتا ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 115)

موت وطلاق کی عدت وسوگ، عدت کی تعریف

عدت کی تعریف یہ ہے کہ نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا ایک زمانے تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہارشریعت، حصہ ہشتم، صفحہ 652)

موت کی عدت کتنی ہے

قرآن پاک کی رو سے بیوہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اس کا حمل نہ ہو تو اس کی عدت کی مدت ''چار ماہ دس دن'' ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ

ترجمہ کنزالایمان: ''اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 234)

اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ

حدیث نمبر 4: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی۔ (بخاری شریف، جلد 1، صفحہ 574، کتاب الجنائز، رقم 1205)

حاملہ عورت کی عدت کتنی ہے

اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی مدت عدت وضع حمل ہے۔(درمختار)

اگر عورت کے ایام عدت میں حمل ضائع ہو جائے تو

اگر عورت عدت میں ہے اور اس کا حمل ساقط(Abourtion) ہو گیا اور بچے کے اعضاء بھی بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی۔خواہ یہ اسقاط اس کے شوہر کے انتقال کے ایک منٹ بعد ہی کیوں نہ ہو۔(بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 654)

موت کی عدت کا شمار

عورت کے خاوند کا انتقال اگر پہلی تاریخ کو ہوا تو چاند سے مہینے لئے جائیں ورنہ ''ایک سوتیس دن'' شمار کئے جائیں گے۔(درمختار) ''چار ماہ دس دن'' ہے اور یہ دسویں رات بھی شمار کی جائے گی۔(بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 654)

اگر نابالغہ لڑکی کا شوہر انتقال کر جائے تو کیا وہ عدت گزارے

اگر نابالغہ لڑکی کا شوہر انتقال کر جائے تو اس لڑکی پر عدت ہے۔وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا عورت نابالغہ ہو یا دخول ہوا یا نہ ہوا۔موت کی عدت چار ماہ دس دن ہے بشرطیکہ حمل نہ ہو۔(جوہرہ' بہار شریعت حصہ ہشتم' صفحہ 654)

رخصتی سے پہلے شوہر کی وفات پر عدت

اگر کسی عورت یا لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کا نکاح ہو چکا تھا اور رخصتی عمل میں آئی یا نہ آئی دونوں صورتوں میں اسے عدت گزارنا ہوگی۔(بہار شریعت' حصہ ہشتم' صفحہ 654)

کیا بوڑھی عورت کے شوہر کے انتقال پر بھی عدت ہے

جی ہاں اگر بوڑھی عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی عدت گزارے گی جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ

ترجمہ کنزالایمان: ''تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔(سورۃ البقرہ' آیت نمبر 234)

عدت والی عورت عدت کہاں گزارے

عدت والی عورت شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی، وہیں عدت گزارے۔ اگر وہ کرائے کا مکان ہے تو اس کے سسرال والے اس مکان کا کرایہ ادا کریں گے۔ اگر عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اسی میں رہے کیونکہ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے۔ اسے چھوڑ نہیں سکتی اور اگر عورت تنہا ہے اس کی کوئی اولاد وغیرہ نہیں تو عورت کا کوئی محرم رشتہ دار (یعنی باپ، بھائی) اتنے دن اس کے پاس رہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ 658)

عورت کا عدت میں ڈاکٹر کے پاس جانا

اگر کوئی عورت عدت میں ہو اور کوئی ڈاکٹر اور طبیب وغیرہ کا اس کے گھر میں آنا ممکن ہو تو عورت کا باہر جانا حرام ہے لیکن اگر ڈاکٹر اور طبیب وغیرہ گھر نہ آتے ہوں تو ضرورتاً باہر جا سکتی ہے لیکن واپسی میں جلدی کرے۔ (فتاویٰ رضویہ باب العدت)

طلاق والی عورت کی عدت

قرآن پاک کی رو سے طلاق والی عورت کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ

ترجمہ کنزالایمان: طلاق والیاں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رہیں"۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 228)

خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق

اگر خلوت صحیحہ یا وطی سے پہلے ہی عورت کو خاوند نے طلاق دے دی تو عدت نہیں طلاق کے فوراً بعد عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ

ترجمہ کنزالایمان: "اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو"

(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 49)

عورت کا عدت کے دنوں میں کنگا کرنا کیسا ہے

عورت کا عدت کے دنوں میں کنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ 656)

عدت کے دوران سر میں تیل لگانا

عذر کی وجہ سے عدت والی عورت عدت کے دنوں مین تیل اس وقت استعمال کر سکتی ہے کہ اس کا استعمال زینت کے ارادے سے نہ ہو لہٰذا ایسی عورت کو دردسر کی وجہ سے تیل لگانا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

باب نمبر 13

حسن اخلاق

حسن اخلاق ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا فائدہ انسان کو دنیا میں اور آخرت میں ملتا ہے۔ دنیا میں فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ انسان کی واقفیت بڑھتی ہے اور لوگ اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

حسن اخلاق کیا ہے؟

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہ مدینۂ قرار قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم پر حسن اخلاق کو اپنانا لازم ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حسن اخلاق کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اخلاق یہ ہے کہ جو تم سے قطع تعلق کرے۔ قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں نہ دے تم اسے دو۔

(1-شعب الایمان جلد 6 صفحہ 261)(2-احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 235)

تشریح وتوضیح

حسن اخلاق والی اسلامی بہنوں! اس حدیث پاک میں حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جامع اور پیارے الفاظ میں حسن اخلاق کی تعریف (Definition) کی ہے کہ حسن یہ ہے کہ جو تم سے قطع رحمی کرے تو تم اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں نہ دے تم اسے دو۔

حسن اخلاق کی برکات اور انعام

حدیث نمبر 2: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور حسن اخلاق کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً مومن حسن اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

(1-ابوداؤد شریف جلد3 صفحہ 509)(2-مستدرک حاکم جلد1 صفحہ 128) (3-جواہر شریعت جلد2 صفحہ15)

حدیث نمبر 3: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سب میں سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے حسن اخلاق والے ہیں۔

(1-ترمذی شریف جلد1 صفحہ 922) (2-صحیح ابن حبان جلد2 صفحہ 235) (3-جواہر شریعت جلد 2 صفحہ 16)

حدیث نمبر 4: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نرمی (حسن اخلاق) پر اتنا عطا کرتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی نہیں کرتا۔

(1-مسلم شریف جلد7 صفحہ 192) (2-طبرانی اوسط جلد4 صفحہ 88) (3-جواہر شریعت جلد 2 صفحہ 17)

حدیث نمبر 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تقویٰ اور حسن اخلاق کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی شریف جلد1 صفحہ928)

حسن اخلاق جیسی دولت جس کو مل جائے تو اس کو کیا چاہیے۔ کیونکہ جس کو حسن اخلاق، نرمی، حلیمی، اچھی عادت خصلت جسے نصیب ہو جائے تو اسے دنیا اور آخرت کی خیر مل گئی اور اگر حسن اخلاق کا مفہوم دیکھیں تو وہ بہت وسیع (Extensive) ہے۔ لہٰذا ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں بلکہ ہر ملنے جلنے والے کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئے۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں

سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور ثواب واجر والا کام ہے۔ اللہ عزوجل تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو حسن اخلاق کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

بداخلاقی کا انجام

حدیث نمبر 6: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ نحوست کیا ہے؟ تو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نحوست بداخلاقی ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 383)(2-احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 75)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بداخلاقی یہ ایک نحوست ہے۔ اس لیے ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر 7: حضرت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور مکی مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو تہجد پڑھتی ہے۔ مگر بداخلاق ہے۔ ہمسایوں کو اپنی زبان سے تکلیف (Trouble) دیتی ہے تو حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: اس میں اس کے لیے بھلائی نہیں وہ جہنم میں جائے گی۔

(1-ترمذی شریف جلد 2)(2-مستدرک حاکم)(3-احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 76)

تشریح وتوضیح

بداخلاقی اتنی بری چیز ہے کہ جس کی وجہ سے پرہیزگار عورت جہنمی (Hellish) قرار دی گئی۔ اے ہمارے رب عزوجل! ہمیں اور ہماری ماؤں، بہنوں کو بداخلاقی جیسی نحوست سے محفوظ فرما۔ آمین

اچھی بات کے علاوہ خاموش رہنے کی فضیلت

حدیث نمبر 8: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو شرف ملاقات بخشا تو ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ کیا میں تجھے دو خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو کہ ظاہر میں ہلکی

اور میزان میں دوسروں سے زیادہ بھاری ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ 1-حسن اخلاق۔ 2-اور طویل خاموشی(Long Silence) کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ مخلوق نے ان دونوں کی مثل کوئی عمل نہیں کیا۔ (مجمع الزوائد جلد10 صفحہ540 کتاب الزہد رقم18125)

حدیث نمبر9: حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی عمل بتایئے جس کو میں اپنے آپ پر لازم کرلوں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''اس پر قابو پالو۔'' (طبرانی کبیر جلد3 صفحہ260 رقم3349)

حدیث نمبر10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار، سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنا غصہ پی لیا۔ اللہ عزوجل اس سے اپنا عذاب دور فرما دے گا اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ عزوجل اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔ (الترغیب والترہیب جلد5 صفحہ337 کتاب الادب رقم11)

حدیث نمبر 11: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت، پیکر عظمت وشرافت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (ترمذی شریف جلد2 صفحہ167 کتاب صفۃ القیامت رقم391)

حدیث نمبر12: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل مسلمان(Best Muslim) کون ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری شریف جلد1 صفحہ101 کتاب الایمان رقم10)

حدیث نمبر13: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے

چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(بخاری شریف جلد3 صفحہ 544 کتاب الرقاق رقم1395)

حدیث نمبر 14: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرمؐ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طبرانی کبیر جلد1 صفحہ 311 رقم919)

ان تمام حدیثوں میں حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی کی اہمیت اور فضیلت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ خاموشی سے بہتر کوئی عمل نہیں اسی لیے تو آنے والے سائل کو خاموشی کی وصیت کی اور مزید فرمایا کہ زبان کی حفاظت اور خاموشی پر استقامت رکھو کہ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی اور وہ اس دنیا میں افضل مسلمان اور بروز قیامت جنت میں داخل ہوگا۔ انشاء اللہ عزوجل

اسی لیے تو میرے شیخ طریقت مرشدی امیر اہلسنّت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم عالیہ اپنے رسالہ ''قفل مدینہ'' میں فرماتے ہیں کہ

آپ کوشش کیجئے اور زبان پر قفل مدینہ لگائیے اللہ عزوجل سے دعا بھی کیجئے کہ

''اللہ عزوجل ہمیں کر دے عطا قفل مدینہ
ہر ایک مسلمان لے گا قفل مدینہ
یا رب نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قفل مدینہ
بڑھتا ہے خموشی سے وقار اے مرے بھائی
اے بھائی زباں پر تو لگا قفل مدینہ
بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں
آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفل مدینہ

رفتار کا گفتار کا کردار کا دے دے
ہر عضو کا دے مجھ کو خدا قفل مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
ہر عضو کا عطار لگا قفل مدینہ

(قفل مدینہ صفحہ (25) از امیر اہلسنّت مدظلہ)

جسمانی اعضاء میں سے خطرناک چیز

زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ زبان ہی سب سے زیادہ خطرناک سرکشی اور بے حیائی اور سب سے زیادہ فتنہ وفساد اور عداوت و دشمنی کی جڑ (Root) ہے۔ جس طرح کے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے کہ

حدیث نمبر 15: حضرت سفین بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدار کائنات، فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے حق میں سب سے زیادہ نقصان دہ اور خطرناک کون سی چیز قرار دیتے ہیں؟ تو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اقدس پکڑ کر ارشاد فرمایا یہ ہے۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 129 کتاب الزہد رقم 298)

توضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زبان انسان کے تمام اعضاء میں سے خطرناک اور نقصان دہ حصہ ہے۔ چنانچہ

حضرت یونس بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ "میرا نفس بصرہ جیسے گرم شہر میں سخت ترین گرمی کے زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مگر میرا نفس لغو اور فحش گوئی سے زبان کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

ان بزرگ (علیہ الرحمۃ) کہ اس قول سے بھی معلوم ہوا کہ زبان تمام اعضاء میں سب سے زیادہ نقصان دہ اور خطرناک ہے اور اس کے علاوہ بھی زبان کی آفتیں (Calamities) ہیں۔ جن کو ہم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط کے (19) انیس

ررف کی نسبت سے پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 16: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے انسان کے لیے اس کا حصہ زنا لکھ دیا ہے۔ جسے وہ لامحالہ پائے گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے۔ دل خواہش اور تمنا کرتا ہے شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (بخاری شریف جلد 3 صفحہ 592 کتاب القدر رقم 1522)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زبان سے اچھی بات کہنی اور کرنی چاہیے کہ بری بات کرنا زبان کا زنا ہے اور اس کے علاوہ بھی زبان کی بے شمار آفتیں (Calamities) ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

1-جھوٹ بولنا۔ 2-لعنت کرنا۔ 3-طعنہ زنی کرنا۔ 4-کسی کی نقل اتارنا۔ 5-غیبت کرنا۔ 6-کسی کا مذاق اڑانا۔ 7-گالی دینا۔ 8-چغلی کھانا۔ 9-جھوٹا وعدہ کرنا۔ 10-جھوٹی گواہی دینا۔ 11-جھوٹی قسم کھانا۔ 12-لعنت کرنا۔ 13-گانا گانا۔ 14-فاسق کی تعریف کرنا۔ 15-جھوٹی تعریف کرنا۔ 16-منہ پر تعریف کرنا۔ 17-جھگڑا کرنا۔ 18-فحش کلامی کرنا۔ 19-کسی مسلمان کو کافر کہنا۔ 20-کسی کی مصیبت پر خوشی ظاہر کرنا۔

ان سب مذکورہ تمام گناہوں کا صدور زبان ہے۔ اللہ عزوجل ہماری ماؤں، بہنوں اور تمام مسلمانوں کو زبان کی آفتوں سے محفوظ رکھے۔

چپ رہنے میں سوسکھ ہیں کوئی اس میں نہیں شک
اے بھائی زباں پر تو لگا قفل مدینہ
نہ وسوسے آئیں نہ مجھے گندے خیالات
دے ذہن کا اور دل و زبان کا خدا قفل مدینہ

زبان کی پیدائش کا مقصد

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے

حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے مبارک منہ میں زبان کو رکھنا چاہا تو زبان سے فرمایا کہ اے زبان! تجھے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تو میرے نام کے سوا کسی اور کا نام نہ لے اور میرے کلام کے سوا اور کوئی کلام نہ پڑھے۔ اگر اس کے علاوہ تو نے کچھ اور کہا تو یاد رکھ تو بھی اور باقی اعضاء بھی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔

(1-اسرار الاولیاء صفحہ 103)(2-قفل مدینہ از امیر اہلسنت مدظلہ صفحہ 15)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری زبانیں اللہ عزوجل کی رضا کے بغیر کچھ بھی نہ بولیں۔ صرف اسی کا نام لیں، اس کے محبوبوں کا نام لیں، کام کی بات کریں، اس پروردگار کی مرضی کے بغیر اور خلاف کلام نہ کریں کیونکہ

دل یاد لئی بنایا اے تعریف لئی زباں
اکھیاں بنایاں سونے دے دیدار واسطے

جھوٹ کا وبال اور فرشتوں کو اس سے نفرت

حدیث نمبر 17: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان (مرد وعورت میں سے کوئی بھی) جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے اس انسان سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ (1-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 919 کتاب البر والصلۃ رقم 2039)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جھوٹ اتنا برا ہے کہ جس سے اللہ عزوجل کی مقرب مخلوق فرشتے اس سے نفرت کرتے ہیں اور ان کو ایسی گھن آتی ہے کہ جونہی کسی کے منہ سے جھوٹ نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پاس چل نکلتے ہیں اور ایک میل تک چلے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اللہ عزوجل کی پیاری مخلوق کو تکلیف پہنچانا کتنا برا عمل ہے اور دوسرا یہ کہ جھوٹ والے کے نامہ اعمال میں گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔

جھوٹ کی تعریف

جھوٹ کی تعریف جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا جھوٹ

کہلاتا ہے۔(تفسیر بیضاوی جلد 1 صفحہ 242)

اور اس کی مثال یوں سمجھئے کہ مثلاً کسی کو آپ کوئی کام کہتے ہیں کہ میرا پیغام فلاں میری دوست کو دینا اور سلام کہنا۔ وہ کہتی ہے ٹھیک ہے۔ لیکن جب دوسرے دن وہ آپ کو ملتی ہے اور کہتی ہے کہ میں آپ کی دوست کے مدرسے میں گئی تھی مگر مدرسہ بند تھا وہ مجھے ملی نہیں لہٰذا اس لیے میں آپ کا پیغام نہ پہنچا سکی۔ لیکن ہو معاملہ اس کے برعکس کہ مدرسہ تو کھلا تھا لیکن محترمہ وہاں گئی ہی نہیں اور بعد میں کہہ دیا کہ میں گئی تھی۔ مگر مدرسہ بند تھا۔ لہٰذا اس عورت کا جواب دینا واقع کے مطابق نہیں اس لیے جھوٹ کہلائے گا۔

محترم اسلامی ماؤں، بہنوں، بیٹیو! جھوٹ ایک ایسی بری خصلت (Nature) ہے۔ ہر مذہب والے اس کی مذمت بیان کرتے ہیں اور ہو بھی کیوں نہ کہ جھوٹ ہر برائی کی جڑ ہے۔

حدیث نمبر 18: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان چار باتوں میں سے ایک ہوگی۔ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ 1-جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ 2-جب بات کرے جھوٹ بولے۔ 3-جب کسی سے کوئی وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ 4- اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 110۔ کتاب الایمان رقم 33)

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے کہ پہلے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سارا قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک وہ جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 821 کتاب الکلام رقم 18)

جھوٹ رزق میں کمی کا سبب

حدیث نمبر 20: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "الکذب ینقص الرزق" ترجمہ: جھوٹ رزق کو کم کر دیتا ہے۔ (احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 188)

تشریح وتوضیح

اس حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جھوٹ جو بھی بولتا ہے۔ اس کے رزق میں کمی و بے برکتی آ جاتی ہے۔ اس لیے رزق کو کم کر دینے والی چیز جھوٹ سے ہمیں ہر دم بچتے رہنا چاہیے۔

مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا

حدیث نمبر 21: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا گیا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ (موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 822 کتاب الکلام رقم 19)

تشریح وتوضیح

معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا مومن کی شایان شان نہیں اس لیے ہمیں جھوٹ سے بچنا چاہیے۔

حدیث نمبر 22: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ریحان ملت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔ (1-مسلم امام احمد بن حنبل) (2-بہار شریعت جلد 2 صفحہ 780)

حدیث نمبر 23: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔ (1-بیہقی شریف) (2-بہار شریعت جلد 2 صفحہ 781)

جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے

حدیث نمبر 24: حضرت ایمن بن خزیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے تو فرمایا کہ اے لوگو! جھوٹی گواہی دینا اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 89)

تشریح وتوضیح

اے میری محترم ماؤں' بہنوں' بیٹیو ان مذکورہ بالا تمام احادیث میں جو کہ جھوٹ کی مذمت میں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں مختلف جگہوں پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے والے کے متعلق وعیدیں سنائی ہیں۔ سب سے پہلی حدیث مبارکہ میں فرمایا کہ جھوٹ منافق کی علامت ہے اور جو ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے تو مسلسل جھوٹ بولنے کی وجہ سے جھوٹ بولنے والے کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ سارا دل ہی سیاہ ہو جاتا ہے اور اس کو جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ مزید فرمایا کہ جھوٹ رزق میں کمی کا سبب ہے۔ جھوٹ بولنا مسلمان کی شان نہیں اور فرمایا: جھوٹ ایمان کا مخالف ہے اور مزید فرمایا کہ جھوٹ بولنے والے کا منہ بروز قیامت کالا ہوگا اور فرمایا: جھوٹی گواہی دینا اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ اس لیے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو جھوٹ جیسی بری خصلت سے بچنا چاہیے۔

جھوٹ کی مذمت اور سچ کی برکت

حدیث نمبر 25: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سراج السالکین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ انسان اگر سچ بولتا رہتا ہے تو وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ انسان اگر جھوٹ بولتا رہتا ہے تو وہ اللہ عزوجل کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(1- بخاری شریف جلد 3 صفحہ 405 کتاب الادب رقم 1027) (2- مسلم شریف جلد 7 صفحہ

223 کتاب البروالادب رقم6514)(3-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 919ابواب البر والصلہ رقم2038) (4-موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 821 کتاب الکلام راقم 16) (5- ابوداؤد شریف جلد 3 صفحہ 562 کتاب الادب رقم1553)

حدیث نمبر 26: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد وعورت جھوٹ چھوڑ دے جو کہ ایک بری چیز ہے تو اللہ عزوجل اس جھوٹ چھوڑنے والے مرد وعورت کے لیے جنت کے کنارے میں گھر بنائے گا اور جو لڑائی جھگڑے چھوڑ دے حالانکہ حق پر ہو اس کے لیے جنت کے درمیان (Centre) میں گھر بنایا جائے گا اور جس کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کے لیے جنت کے اوپر کے حصے میں گھر بنایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 533)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مذکورہ میں کتنی پیاری بشارت ہے۔ جھوٹ چھوڑنے والوں کے لیے حضرت شیخ سعدی (علیہ الرحمۃ) جھوٹ کی مذمت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اے بیٹے! جس کا جھوٹ ہی مشغلو ہو وہ قیامت میں کب فلاح پانے والا ہوگا۔ جھوٹ سے برا کوئی کام نہیں ہے۔ اس سے نیک نامی گم ہو جاتی ہے۔''

محترم اسلامی بہنوں! جھوٹ جیسے برے فعل کا صدور زبان ہے اور ہر اسلامی بہن و بھائی کو چاہیے کہ زبان پر قابو رکھے اور خاموش رہے اور جھوٹ سے بچتی رہے۔ مرشدی شیخ طریقت امیر اہلسنّت مدظلہ فرماتے ہیں کہ

''سنت کے مطابق میں ہر اک کام کروں کاش
ہر ایک مرض سے تو گناہوں کے شفا دے''

زباں کی پیدائش کا مقصد

محترم اسلامی بہنوں! حضرت بابا فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے مبارک منہ میں زبان کو رکھنا چاہا تو زبان سے فرمایا: اے زبان! تجھے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تو میرے نام کے سوا کسی اور کا نام نہ لے اور میرے کلام کے سوا اور کوئی کلام نہ پڑھے۔ اگر اس کے علاوہ تو

نے کچھ اور کہا تو یاد رکھ تو بھی اور باقی اعضاء (Parts) بھی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ (1-اسرار الاولیاء صفحہ 103)(2-قفل مدینہ صفحہ 15)

اسلامی بہنوں، بیٹیو! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری زبانیں اللہ عزوجل کی رضا کے بغیر کچھ بھی نہ بولیں۔ صرف اسی کا نام لیں اور اس کے محبوبوں کا نام لیں، کام کی بات کریں۔ اس بنانے والے پروردگار عزوجل کی مرضی کے خلاف ہماری زبان کوئی کلام نہ کرے کیونکہ

"دل یاد لئی بنایا اے تعریف لئی زبان
اکھیاں بنایاں سوہنے دے دیدار واسطے"

صلہ رحمی کی فضیلت

حدیث نمبر 27: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ پسند کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں (Relatives) سے تعلق جوڑے (صلہ رحمی) رکھے۔ (مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم 2557)

حدیث نمبر 28: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ عزوجل صدقہ اور صلہ رحمی کی وجہ سے عمر میں اضافہ کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے اور مکروہ و ناپسندیدہ چیزوں سے بچاتا ہے۔ (مسند ابو یعلیٰ جلد 3 صفحہ 398 رقم 4090)

حدیث نمبر 29: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم عرش سے معلق (لٹکا ہے) ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے مجھے جوڑا اللہ عزوجل اس کو جوڑے اور جس نے مجھے کاٹا اللہ عزوجل اسے کاٹے۔

(1-مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم 2555) (2-مصنف ابی شیبہ جلد 5 صفحہ 217 رقم 95388) (3-مسند ابو یعلیٰ جلد 7 صفحہ 423 رقم 4446) (4-شعب الایمان جلد 6 صفحہ 215 رقم 7935)

حدیث نمبر 30: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک رشتہ داری پر چرخ کی سلاخ کی طرح ہے اور عرش کو پکڑے فصیح زبان میں کہتی ہے اے میرے اللہ عزوجل! جو میرے ساتھ تعلق جوڑے تو اس کے ساتھ تعلق جوڑ اور جو مجھ سے تعلق توڑے تو اس کے ساتھ تعلق توڑ لے۔ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں رحمٰن و رحیم ہوں اور میں نے اپنے نام سے رحم (یعنی رشتہ داری) کو بنایا ہے۔ لہٰذا جو اس کے ساتھ تعلق جوڑتا ہے۔ میں اس کے ساتھ تعلق جوڑ لیتا ہوں اور جو اس کے ساتھ تعلق توڑتا ہے میں اس کے ساتھ تعلق توڑ لیتا ہوں۔
(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 230 کتاب البر والصلہ رقم 20)

تشریح وتوضیح

ان مذکورہ ہر چند حدیثیں جو کہ صلہ رحمی کے متعلق عرض کی ہیں۔ ان میں صلہ رحمی کی فضیلت و عظمت کو اللہ عزوجل اور حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بھی ہر ایک کے ساتھ صلہ رحمی سے پیش آنا چاہیے۔ کیونکہ صلہ رحمی سے پیش آنے والوں کے رزق اور عمر و عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیت کا بیان

نیت کی تعریف

نیت' ارادہ اور قصد ہم معنی الفاظ ہیں اور یہ ایک دل کی کیفیت اور صفت ہے۔
(احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 12)

اچھی نیت کے فضائل

حدیث نمبر 31: سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 6 صفحہ 185 رقم 5942)

تشریح وتوضیح

محترم اسلامی بہنوں! اس حدیث مذکورہ میں حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مومن کی نیت کو اس کے عمل پر ترجیح عطا فرمائی ہے اور یہ بات لائق توجہ ہے کہ بعض اوقات اس ترجیح کے بارے میں یہ خیال آتا ہے کہ نیت ایک مخفی عمل ہے۔ جسے رب علیم ہی جانتا ہے۔ جبکہ عمل ظاہر ہے۔ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ ہر عبادت نیت اور عمل سے مل کر قرار پاتی ہے اور نیت بھی ایک قسم کی نیکی ہے اور عمل بھی ایک طرح کی بھلائی ہے تو عمل کی نسبت نیت بہتر نیکی ہے۔ کیونکہ نیکی و عمل میں سے ہر ایک مقصود (رضائے الٰہی کے حصول) پر اثر انداز ہوتا ہے۔ البتہ عمل کی نسبت نیت کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 32: کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اس پر کسی وجہ سے عمل نہ کر سکے تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے۔ (مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر ہم کسی اچھے کام کے کرنے کی نیت کرتے ارادہ کرتے اور کسی وجہ سے کسی اگر ہم نیت کردہ کام کو نہیں کر پاتے تو اس کا ثواب نیت کرنے کی برکت سے مل جائے گا۔

حدیث نمبر 33: کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کے لیے خوشبو لگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی خوشبو کستوری (Musk) سے زیادہ مہک رہی ہوگی اور جو غیر اللہ (کو راضی کرنے) کے لیے خوشبو لگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی بدبو مردار سے زیادہ ہوگی۔ (مصنف عبدالرزاق جلد 4 صفحہ 319 رقم 7932)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر خوشبو لگاتے وقت بھی اگر نیت صحیح نہیں تو معاملہ کہاں سے کہاں تک چلا جاتا ہے کہ قیامت کے دن ''جس نے دنیا میں خوشبو اس لیے لگائی کہ مالی حیثیت جتائے یا ریا کاری کی نیت سے یا لوگوں میں رب و دبدبہ بنانے

یا غیر محرم مردوں کے دلوں میں محبوب بننے کے لیے لگائی'' وہ اس حال میں آئے گی کہ اس کی بدبو مردار سے زیادہ ہوگی۔ اس لیے جب بھی خوشبو لگائیں تو نیت یہ کریں کہ میں حضور تاجدار کائنات' فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی نیت سے خوشبو لگا رہی ہوں تو ثواب ملے گا۔ کیونکہ نیت اچھی تو اجر اچھا ملے گا۔

اچھی نیت کا پھل

زمانۂ قحط میں بنی اسرائیل کا ایک بھوکا شخص ریت کے ایک ٹیلے کے پاس سے گزرا تو اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر یہ ریت غلہ ہوتی تو میں اسے لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس پر اللہ عزوجل نے اس وقت کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اس سے فرما دیجئے کہ اللہ عزوجل نے تمہارا صدقہ قبول فرمایا اور تمہاری اچھی نیت کے بدلے میں اتنا ثواب دیا کہ واقعی اگر یہ ریت غلہ ہوتی اور تم صدقہ کرتے تو تمہیں اس قدر ثواب ملتا۔ (احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 7)

اس سے معلوم ہوا کہ اچھی نیت کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے اس بھوکے شخص کو اتنا زیادہ اجر عطا فرمایا۔ اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی کوئی نیک کام کرنے لگیں تو اپنی نیت درست کرلیں۔ انشاء اللہ اللہ عزوجل اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

بری نیت کے نقصانات

حدیث نمبر 34: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اس کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اسے حاصل کرنا مقصود ہو یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے شادی کرنا چاہے تو وہ جس کی طرف ہجرت کرے گا اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی۔ (بخاری شریف جلد 1 کتاب الوحی رقم 1)

بری نیت والا زانی اور چور

حدیث نمبر 35: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے مہر پر نکاح کرے لیکن اس کی نیت ادائیگی کی نہ ہو تو وہ زانی ہے اور جو قرض لے اور ادا کرنے کی نیت نہ کرے تو وہ چور ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 602 کتاب البیوع)

تشریح وتوضیح

دیکھا آپ نے کہ بری نیت رکھنے والے کے لیے کتنی سخت وعیدیں ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر کام سے پہلے اپنی نیت کو بہتر کر لینا چاہیے کیونکہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

حدیث نمبر 36: حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کو اسی (نیت) پر اٹھایا جائے گا۔ جس پر وہ دنیا سے گیا۔ (مسلم شریف جلد 7 کتاب الجنۃ)

اہل خانہ پر خرچ کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر 37: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص ثواب کی نیت سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

(1-بخاری شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 55) (2-مسلم شریف جلد 1 کتاب الزکوۃ رقم 1002) (3-مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 122)

حدیث نمبر 38: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا دو صدقے ہیں۔ ایک تو صدقہ (یعنی خرچ کرنا) اور دوسرا صلہ رحمی۔

(1-ترمذی شریف کتاب الزکوۃ رقم 658) (2-نسائی شریف جلد 2 کتاب الزکوۃ رقم 2582) (3-ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الزکوۃ رقم 1844) (4-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 564 رقم 1476)

تشریح وتوضیحات

ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اپنے خاندان والوں پر خرچ کرنے کا دگنا ثواب ہے۔

یتیم کی کفالت اور اس پر خرچ کرنے کا ثواب

حدیث نمبر 39: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ مدینہ٬ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ پھر انگلیٔ شہادت اور بیچ والی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں کو کھول دیا۔ (بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 6005)

حدیث نمبر 40: حضرت زرارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو مسلمانوں کے سامنے کسی یتیم کے کھانے اور پینے کی ذمہ داری (Responsibility) لی یہاں تک کہ اسے بے پرواہ کر دیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 295 کتاب البر والصلہ رقم 13516)

حدیث نمبر 41: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ مگر ایک عورت کو خود سے سبقت لے جاتے دیکھوں گا تو اس سے پوچھوں گا کہ تجھے کیا ہوا؟ اور تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی کہ میں وہ عورت ہوں جس نے خود کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لیے وقف کر دیا تھا۔ (الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 236 کتاب البر والصلہ رقم 12)

حدیث نمبر 42: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے جہاں یتیم کی عزت کی جائے۔ (طبرانی کبیر جلد 12 صفحہ 296 رقم 13434)

تشریح وتوضیح

ان تمام احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ یتیم کی کفالت اور اس پر خرچ کرنے کی بہت فضیلت ہے۔

یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

حدیث نمبر 43: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور قرار قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو جس جس بال پر سے اس کا ہاتھ گزرے گا۔ اس کے عوض ہاتھ پھیرنے والے کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 272 رقم 22215)

مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب

حدیث نمبر 44: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان (مرد و عورت) کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔

(طبرانی جلد 11 صفحہ 59 رقم 11079)

حدیث نمبر 45: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اپنے مسلمان بھائی (بہن) کے دل میں خوشی داخل کرنا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال سے ہے۔

(مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 352 کتاب البر والصلہ رقم 13719)

تشریح وتوضیح

اس لیے ہمیں اپنے جتنے ملنے والے اور قریب رہنے والے ہیں ان کو ہر وقت خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مریض کی عیادت کے فضائل

حدیث نمبر 46: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار رسالت محبوب رب العزت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان (مرد و عورت) کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ (اے میرے بندے) خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے اپنا ٹھکانہ جنت میں بنا لیا ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 1443)

حدیث نمبر 47: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٓس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس (مرد وعورت) نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر اپنے کسی مسلمان بھائی (بہن) کی عیادت کی۔ اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائے گا۔ (ابوداؤد شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 3097)

حدیث نمبر 48: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے یا بیٹھتی ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو اس تندرست (Healthy) کے لیے ہے جو کہ مریض کی عیادت کرتا (یا کرتی ہے) اس مریض (جس کی عیادت کی جاتی ہے) اس مریض کے لیے کیا (اجر وثواب) ہے؟ حضور نیر تاباں؟ نے فرمایا کہ اس (مریض) کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ مریض گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے جنا تھا۔ (مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 20 کتاب الجنائز رقم 3764)

عیادت کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعائے مغفرت

حدیث نمبر 49: حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی (بہن) کی عیادت کرتا ہے تو وہ مریض کے پاس بیٹھنے تک جنت کے باغ میں چہل قدمی کرتا ہے (کرتی ہے) جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ جب کوئی شام کے وقت کسی کی عیادت کرتا ہے تو اس (عیادت کرنے والے) کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگا دیا جاتا ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 164 کتاب الجنائز رقم 11)

مریض کے لیے دعا کرنے کی برکت

حدیث نمبر 50: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور وہ یہ دعا سات مرتبہ مانگے کہ

"اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیك"

ترجمہ: میں عظمت والے، عرش کے مالک اللہ عزوجل تیرے لیے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

تو مریض کو اس مرض سے شفا مل جائے گی۔ جس میں وہ مبتلا ہو۔

(ابوداؤد شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 3106)

تشریح وتوضیح

ان ہر چند جو کہ مریض کی عیادت کے متعلق بیان کردہ احادیث ہیں ان میں مریض کی عیادت کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں جن کو آپ نے ملاحظہ فرمایا اور مریض کی عیادت کرنا یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے اور اس کے بے شمار دنیاوی فوائد بھی ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے اپنے خاندان والوں میں، رشتہ داروں میں یا محلے داروں میں یا اپنے دوست احباب میں سے تو اس کی عیادت کریں۔

حیاء کی برکات

حدیث نمبر 51: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الزہد رقم 4182)

حدیث نمبر 52: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی تہتر یا تریسٹھ سے زیادہ شاخیں (Branches) ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لا الـــہ الا اللہ کہنا ہے اور سب

سے کم تر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔(مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 35)

تشریح وتوضیح

حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کی برکات کے متعلق فرمایا کہ حیاء اسلام کا خلق ہے اور مزید فرمایا کہ حیاء ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ اسی لیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اے انسان جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر'' تو نے ایمان کی ایک شاخ کو اپنے اندر سے ختم کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ حیاء تو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زینت بخش ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 53: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طیب و طاہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے حیائی جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں ہو اسے زینت (یعنی خوبصورتی) بخشتی ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الزہد رقم 4185)

حلم اختیار کرنے اور غصہ پینے کی فضیلت

حدیث نمبر 54: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت منذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ عزوجل پسند فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے: ایک حلم اور دوسری بردباری۔(مسلم شریف کتاب الایمان رقم 17)

تشریح وتوضیح

سبحان اللہ! حلم ایک ایسی صفت ہے جو کہ اللہ عزوجل کو بھی محبوب ہے اس لیے اس کو اپنانا چاہیے۔

حلم والا روزے داروں اور قیام کرنے والوں کے درجہ میں

حدیث نمبر 55: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بندہ حلم یعنی بردباری کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے

والے اور رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا یالیتی ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 381 کتاب الادب رقم 19)

غصہ پینے کی فضیلت

حدیث نمبر 56: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا عمل مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے بچا سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ نہ کر سکو۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 587 رقم 6646)

حدیث نمبر 57: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ مت کیا کرو۔ تمہیں جنت حاصل ہو جائے گی۔ (طبرانی اوسط جلد 2 صفحہ 20 رقم 2353)

تشریح و توضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ غصہ پینے والوں کو جنت میں داخلہ ملے گا۔

کمزور مخلوق پر شفقت و رحمت کی فضیلت

حدیث نمبر 58: حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن عزوجل رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

(ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلہ رقم 1931)

حدیث نمبر 59: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کیا کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کر دیا کرو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی اور نصیحت سن کر ان سنی کرنے والوں کے لیے ہلاکت (Destruction) ہے اور جان بوجھ کر اپنے فعل (یعنی گناہ) پر اصرار کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 565 رقم 6552)

حدیث نمبر 60: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔ 1-کمزوروں پر رحم کرنا۔ 2-والدین پر شفقت کرنا۔ 3-حکمرانوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔

(الترغیب والترہیب جلد3 صفحہ279 کتاب الادب رقم10)

حدیث نمبر 61: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کتا کنویں کے گرد گھوم رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس کی شدت اسے ہلاک کر دیتی۔ اسی اثناء میں بنی اسرائیل کی۔ بدکار عورتوں میں سے ایک عورت نے اسے دیکھا اپنا موزہ اتار کر اس سے پانی پلایا تو اس کے اس عمل کے سبب اس کی مغفرت کر دی گئی۔ (صحیح ابن حبان جلد1 صفحہ377 کتاب من البر والا احسان رقم544)

تشریح وتوضیح

ان مذکورہ احادیث میں اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق پر رحم کرنے کے فضائل کو بیان فرمایا۔ یہاں تک فرمایا کہ اس دنیا کی حقیر ترین چیز کتے پر شفقت کے سبب بدکار عورت کی مغفرت ہو گئی تو اگر ہم جانوروں پر شفقت کریں گے تو کیوں نہ اللہ عزوجل ہماری مغفرت فرمائے گا۔

مسلمان کی پردہ پوشی کا ثواب

حدیث نمبر 62: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان (مرد وعورت) دنیا میں کسی انسان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس انسان کی پردہ پوشی کرے گا۔

(مسلم شریف جلد7 کتاب البر والصلہ رقم2590)

حدیث نمبر 63: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کسی بھائی (بہن) کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں

داخل کرے گا۔(طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ 288 رقم 795)

حدیث نمبر 64: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی (بہن) کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی (بہن) کے راز کو کھولے گا۔ اللہ عزوجل اس کا راز ظاہر کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسواء ہو جائے گا۔(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الحدود رقم 2546)

حدیث نمبر 65: حضرت رجاء بن حیات رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مومن کی پردہ پوشی کی تو گویا کہ اس نے زندہ درگور کی گئی بچی کو زندہ کیا۔(طبرانی اوسط جلد 6 صفحہ 97 رقم 8133)

تشریح وتوضیح

ان احادیث مذکورہ کا ماخذ یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی بہن کی پردہ پوشی کے لیے ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ قیامت کے دن اللہ عزوجل ہماری پردہ پوشی کرے کہ جس دن تمام نبیوں کی امتیں وہاں جمع ہوں گی۔

ناراضگی والوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب

حدیث نمبر 66: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے فرمایا کہ وہ عمل آپس میں روٹھنے والوں میں صلح کرا دینا ہے کیونکہ روٹھنے والوں میں ہونے والا فساد خیر کو کاٹ دیتا ہے۔(ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 4919)

حدیث نمبر 67: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول بے مثال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرا دینا ہے۔(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 321 کتاب الادب رقم 6)

حدیث نمبر 68: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ

ویتس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ اللہ عزوجل اس کا معاملہ درست فرما دے گا اور اسے (یعنی صلح کروانے والے کو) ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جب وہ لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔

(الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 321 کتاب الادب رقم 9)

تشریح وتوضیح

معلوم ہوا کہ دونوں ناراض ہوئے مومنوں کے درمیان صلح کروانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

بخار کے فضائل

حدیث نمبر 69: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور العین صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس تشریف لائے تو ان سے پوچھا کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مجھے بخار ہے۔ اللہ عزوجل اس میں برکت نہ دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو۔ کیونکہ یہ مسلمان کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ (Rust) کو دور کر دیتی ہے۔

(مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم 2575)

حدیث نمبر 70: حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن کو لو لگتی ہے یا بخار ہوتا ہے تو اس کی مثال اس لوہے کی طرح ہوتی ہے جسے آگ میں ڈالا گیا تو آگ نے اسکا زنگ دور کر دیا اور اچھائی باقی رکھی۔ (مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 536 کتاب معرفۃ الصحابہ)

حدیث نمبر 71: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان مرد و عورت مسلسل بخار یا سر درد میں مبتلا ہو اور اس پر احد پہاڑ کی مثل گناہ ہوں تو جب وہ بیماری اس سے جدا ہوتی ہے تو ان کے سر پر رائی کے برابر بھی گناہ نہیں ہوتے۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 151 کتاب الجنائز رقم 67)

حدیث نمبر 72: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایک رات بخار میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے اور اللہ عزوجل سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (شعب الایمان جلد 7 صفحہ 167 رقم 9868)

تشریح وتوضیح

معلوم ہوا کہ بخار یا سردرد ہونا برا نہیں بلکہ یہ تو مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اس لیے بخار کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔

اللہ عزوجل کے خوف سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی فضیلت

حدیث نمبر 73: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (مرد وعورت) مجھے اپنی داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب الرقائق رقم 6474)

حدیث نمبر 74: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طبرانی کبیر جلد 1 صفحہ 311 رقم 919)

حدیث نمبر 75: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت جب پانچوں نمازیں ادا کرے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔ (صحیح ابن حبان جلد 6 صفحہ 184 کتاب النکاح رقم 4151)

تشریح وتوضیح

ان حدیثوں میں زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والوں کو جنت کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت

کرنی چاہیے اوران کو حکم الٰہی کے علاوہ ہرگز استعمال نہ کریں۔

توبہ کے فضائل و برکات

حدیث نمبر 76: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر (اے غافل انسان) تم گناہ کرتے رہو۔ یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ عزوجل تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔
(ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 4248)

حدیث نمبر 77: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 10 صفحہ 206 رقم 10479)

حدیث نمبر 78: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل گناہوں کے لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عزوجل سے ملے گا تو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 48 رقم 17)

حدیث نمبر 79: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 4250)

تشریح وتوضیح

اللہ عزوجل بہت رحیم وکریم ہے اور بندے کو چاہیے کہ اپنے گناہوں سے جلد از جلد تائب ہو۔ ورنہ

ے کرے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
ورنہ ہو گی سزا جہنم کی کڑی

قابل غور بات

حدیث نمبر 80: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طیب و طاہر صلی اللہ علیہ وسلم گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل سے مذاق (Joke) کرنے والا ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 48 رقم 19)

تشریح وتوضیح

معلوم ہوا کہ جب انسان دل میں قائم رہے اور ظاہری طور پر دعا کرتا رہے یا اللہ معاف کر دے۔ فلاں کام نہیں کروں گا' شراب نہیں پیوں گا' بدگاہی نہ کروں گا تو ایسا کرنے والا یا والی اللہ عزوجل سے مذاق کرنے والا یا والی ہے۔

خوف الٰہی سے رونے کا اجر وثواب

حدیث نمبر 81: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں خوف خدا عزوجل سے بہنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ اس کے آنسو زمین پر گر جائیں تو اس کو بروز قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔ (مستدرک حاکم جلد 5 صفحہ 369 کتاب التوبہ رقم 9489)

حدیث نمبر 82: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آنکھوں کو جہنم نہ چھو سکے گی۔ ایک وہ آنکھ جو رات کو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دے اور دوسری وہ آنکھ جو خوف الٰہی کی وجہ سے روئے۔

(مجمع الزوائد جلد 5 صفحہ 524 کتاب الجہاد رقم 9489)

حدیث نمبر 83: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے سے کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روتی ہے۔ اسے جہنم کی آگ کبھی نہ چھوئے گی۔

(الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب التوبہ والزہد رقم 19)

حدیث نمبر 84: حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور محسن

انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آنکھ آنسوؤں سے بھر جائے اللہ عزوجل اس پورے جسم کو جہنم پر حرام فرما دیتا ہے اور جو قطرہ آنکھ سے بہہ کر رخسار پر بہہ جائے اس چہرے کو ذلت، تنگدستی نہ پہنچے گی۔ اگر کسی امت میں ایک بھی رونے والا ہو تو اس کی وجہ سے ساری امت پر رحم کیا جاتا ہے اور ہر چیز کی ایک مقدار اور وزن ہوتا ہے۔ مگر اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والا آنسو آگ کے سمندروں کو بہا دے گا۔

(شعب الایمان جلد 1 صفحہ 494 رقم 811)

حدیث نمبر 85: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی زبان قابو میں رکھو اور اپنے گھر کو وسیع رکھو اور اپنے گناہ پر رولیا کرو۔

(ترمذی شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 2414)

والدین کے حقوق

والدین کے حقوق میں ہم پہلے باپ کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہیں اور باپ کے بعد ماں کے حقوق خدمت کے فضائل پیش کریں گے۔

والد کا مقام

حدیث نمبر 85: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ عزوجل کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 895 ابواب البر والصلہ رقم 1962)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے والد کے مقام و مرتبہ کا پتہ چلا کہ حضور پرنور، شفیع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی رضا باپ کی رضا میں ہے۔ یعنی یوں سمجھئے کہ جس مرد و عورت اور اولاد کے والد صاحب راضی ہیں تو اس کا رب عزوجل بھی اس پر راضی ہے اور آگے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ یعنی

مطلب یہ ہے کہ اگر مرد و عورت اور اولاد کے والد صاحب اگر ان پر ناراض ہیں تو ان کا رب عزوجل ان سے ناراض ہے۔

حدیث نمبر 86: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدالمبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ جنت کا درمیان والا دروازہ ہے۔ اب تیرا جی چاہے اسے گرادے اور جی چاہے قائم رکھ۔

(1-ابن ماجہ شریف جلد 2 ابواب الادب رقم 1457) (2-ترمذی شریف جلد 1 ابواب البر والصلہ رقم 1961)

تشریح وتوضیح

اس حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جو اپنے والد کی اطاعت کرے گی' خدمت کرے گی وہ جنت کے درمیان والے دروازے سے جنت میں داخل ہوگی۔

باپ کو تیز نظر سے دیکھنا منع ہے

حدیث نمبر 87: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جس نے اپنے باپ کو تیز نظر سے دیکھا (یعنی ناراضگی کا اظہار کیا)۔

(تفسیر درمنثور جلد 4 صفحہ 171)

ماں کا مقام

حدیث نمبر 88: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق (Deserving) کون ہے؟ حضور نورمجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور نورمجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ حضور نورمجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ حضور نورمجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔

(1-بخاری شریف جلد3 کتاب الادب رقم5626)(2-مسلم شریف جلد7 کتاب البر والصلۃ رقم 2548)(3-ابن ماجہ شریف جلد2 کتاب الادب رقم6094)(4-مسند امام احمد بن حنبل جلد5 صفحہ 5) (5 صحیح ابن حبان جلد2 صفحہ175رقم433)

حدیث نمبر 89: حضرت طلحہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پیروں کے ساتھ چمٹے رہو وہیں جنت ہے۔ (مجمع الزوائد جلد8 صفحہ138)

حدیث نمبر 90: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(کنز الاعمال جلد16 صفحہ461)

ماں کو بوسہ جہنم کی آگ سے حجاب

حدیث نمبر 91: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس شخص نے اپنی ماں کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا وہ بوسہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب ہوگا۔ (کنز الاعمال جلد16 صفحہ462)

تشریح وتوضیح

معلوم ہوا کہ جس نے والدہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا یعنی والدہ کی پیشانی کو چوما تو اس کا یہ چومنا بروز قیامت اسے چومنے والے کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب ہوگا۔

والدین کا مقام

والدین کے مقام کو واضح کرنے کے لیے ہم نے اپنے والد کے مقام کو علیحدہ بیان کیا اور اس کے بعد ماں کے مقام کو پیش کیا اور اب اس کے بعد ہم اب وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ جن میں ماں اور باپ دونوں کے مقام کو حضور تاجدار رسالت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اکٹھا بیان فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 92: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔

(1-بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 3662) (2-الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 216 رقم 3739)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان (مرد وعورت) کے لیے اس کے والدین جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی مطلب یہ کہ اگر انسان ان کو راضی کرے گا تو جنت میں جائے گا اور اگر ناراض کر دیا تو جہنم میں جائے گا۔

حدیث نمبر 95: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں جہاد کا مشورہ (Consultation) لینے کے لیے حاضر ہوا تو حضور طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔

(1-نسائی شریف جلد 2 صفحہ 303 رقم 30104) (2-طبرانی کبیر جلد 2 صفحہ 289 رقم 2202)

حدیث نمبر 96: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو مسلمان (مرد وعورت) اپنے ماں باپ کے چہرے کی طرف محبت سے ایک نظر دیکھتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 469)

عمر اور رزق میں زیادتی والا عمل

حدیث نمبر 97: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو مسلمان (مرد و عورت) یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر بڑھا دی جائے اور اس کے رزق میں اضافہ کیا جائے۔ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے اور صلہ رحمی کرے۔

(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 475)

تشریح و توضیح

معلوم ہوا کہ جو ہماری اسلامی ماں، بہن، بیٹی یہ چاہتی ہے کہ میرے رزق میں اللہ عزوجل اضافہ فرمائے اور میری عمر میں اضافہ فرمائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرے۔

تین چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت اور ثواب کا ذریعہ

حدیث نمبر 98: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تین چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ 1-والدین کے چہرے کو دیکھنا، 2-قرآن مجید کو دیکھنا۔ 3-اور سمندر کو۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 478)

تشریح و توضیح

معلوم ہوا کہ والدین کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور ثواب کا ذریعہ ہے۔

اُف کا کفارہ

ایک دفعہ حضرت عون علیہ الرحمۃ اپنی ماں کی کسی بات کا جواب "ہوں" میں دے بیٹھے۔ پھر یاد آیا کہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں حکم دے کر ہم انسانوں کو والدین کے سامنے اُف تک کہنے سے منع کیا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ اٹھے اور فوراً ہی کفارہ میں دو غلام آزاد کر دیئے اور اللہ عزوجل سے معافی طلب کی اور بار بار توبہ کرتے رہے۔

(ماں کا تقدس صفحہ 37)

والدین کی پسند پسند کرو

حدیث نمبر 99: حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی اور میں اسے پسند کرتا تھا۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند فرماتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ریحان ملت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ (ابوداؤد شریف جلد 3 ابواب النوم رقم 1697)

تشریح و توضیح

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر باپ حکم دے تو بیوی کو طلاق دے دینی چاہیے۔ ورنہ باپ کا نافرمان شمار ہو گا۔ کیونکہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پر ہوں جب تو بیوی کو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بیوی حق پر ہو جب بھی والدین کی رضامندی کے لیے طلاق دینا جائز ہے۔

(بہار شریعت جلد 2 صفحہ 801)

مقام عبرت

آج جبکہ اسلام سے ہماری وابستگی برائے نام رہ گئی تو اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیویوں کے کہنے پر ماں باپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ والدین کے نافرمان بننا منظور کر لیتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ بیوی کے فرمانبردار ہونے میں حرف نہ آئے۔ اے ہمارے رب عزوجل! ہمیں اپنے والدین کے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

والدین کے نافرمان کو سزا

حدیث نمبر 100: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ کی سزا کو اللہ عزوجل جتنی دیر چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے اور ماں باپ کے نافرمان کو اللہ عزوجل موت سے پہلے دنیا میں جلد سزا دیتا ہے۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 480)

والدہ کے سامنے زبان درازی کا انجام

حضرت عوام علیہ الرحمۃ (جو تبع تابعین میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ میں ایک محلے میں گیا۔ اس محلے کے کنارے پر قبرستان تھا۔ میں نے اس قبرستان میں دیکھا کہ نماز عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی بدن انسان کی طرح تھا۔ اس نے تین آوازیں گدھے کی طرح نکالیں۔ پھر قبر بند ہوگئی۔ وہاں قریب ہی ایک بڑھیا(Old Lady) بیٹھی (چرخا) کات رہی تھی۔ ایک عورت نے مجھ سے کہا: ان بڑی بی کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ یہ بڑھیا قبر والے کی اماں ہے۔ وہ شراب پیتا تھا۔ جب شام کو گھر آتا تو ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! خدا سے ڈر۔ کب تک ناپاک چیز کو پئے گا۔ یہ جواب دیتا کہ گدھے کی طرح چلاتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مرا جب سے ہر روز نماز عصر کے بعد اس کی قبر شق ہوتی ہے اور وہ تین آوازیں گدھے کی نکال کر بند ہو جاتی ہے۔

(شرح الصدور، الادب المفرد للبخاری)

اس واقعہ سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ جو والدین کی نافرمانی کرے گا اس کو جلد از جلد اللہ عزوجل کا عذاب پکڑ لے گا۔ اس لئے اپنے والدین کی نافرمانی سے توبہ کرلو اور انہیں ادب سے بلایا کرو۔

گالی نہ دیا کرو اور جھڑکا کرو اور نہ گھور کر دیکھا کرو۔

والدین کی وفات کے بعد ان سے نیکی

حدیث نمبر 101: حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ قبیلہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: کیا والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ ان کے لیے دعا و استغفار کرنا' ان کے بعد ان کے وعدے کو پورا کرنا' اس رشتے کو جوڑنا جو ان کی وجہ سے جڑتا تھا اور ان کے دوستوں کی تعظیم وتکریم کرنا (والدین سے بعد وفات نیکی کی

صورت ہے)۔ (ابوداؤدشریف جلد3ابواب النوم رقم1701)

حدیث نمبر102: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ مسلمان اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔ان کی وفات کے بعد۔

(ابوداؤدشریف جلد3ابواب النوم رقم1702)

حدیث نمبر103: حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو مسلمان ہر جمعہ کے دن اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور وہاں سورۂ یٰس پڑھے تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (کنز الاعمال جلد16 صفحہ468)

حدیث نمبر104: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس شخص نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک قبر کی ثواب کی نیت سے زیارت کی تو اس کو ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا اور جو شخص ماں باپ کی زیارت کرے گا۔فرشتے اس کی قبر کی زیارت کریں گے۔ (کنز الایمان جلد16 صفحہ479)

تشریح وتوضیح

ان قبرستان والی حدیثوں پر خواتین اپنے بیٹوں اور خاوند کو عمل کی ترغیب دلائیں۔ قبرستان خود نہ جائیں کیونکہ اسی میں بہتری ہے۔

عورتیں قبرستان یا مزارات اولیاء پر جاسکتی ہیں یا نہیں؟

عورتوں کے لیے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا۔ درمختار میں یہی قول اختیار کیا۔مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی۔لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوان لڑکیوں اور عورتوں کے لیے ممنوع ہے۔(ردالمحتار جلد1 صفحہ843)

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے مزارات پر جانے کی جابجا ممانعت فرمائی۔ چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ ”حضرت امام قاضی علیہ الرحمۃ سے استفسار (سوال) ہوا کہ عورتوں کا مزارات پر جانا

جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز (یعنی جائز و نا جائز کا) نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ عورت جب گھر سے قبور کی جانب چلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ عزوجل اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہنچتی ہے تو میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب تک واپس آتی ہے اللہ عزوجل کی لعنت میں ہوتی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 172)

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے لیے (12) مدنی پھول

1- گھر میں آتے جاتے سلام ضرور کریں۔

2- والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

3- دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ چوما کریں۔

4- والدین کے سامنے ہمیشہ آواز پست (یعنی آہستہ) رکھیں اور ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔

5- ان کا سونپا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو تو فوراً کر ڈالیں۔

6- ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

7- بعد از نماز عشاء جلد تر سونے کی عادت ڈالیں۔

8- گھر میں اگر نماز کی سستی، بے پردگی، فلموں اور گانے بجانے کا سلسلہ ہو تو بار بار ٹوکنے کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ شیخ طریقت امیر اہلسنّت، عاشق اعلیٰ حضرت، مرشدی، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ کے بیان کی کیسٹیں سننے پر راضی کریں۔ انشاء اللہ عزوجل مدنی نتائج برآمد ہوں گے۔

9- گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے زبان ہرگز نہ چلائیں۔

10- غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

11- گھر میں روزانہ فیضان السنّت کا درس ضرور ضرور دیں۔

12-اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے دل سوزی کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

ہمسایوں کے حقوق

حدیث نمبر 105: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ہے اور اللہ عزوجل کے ہاں بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہتر ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلہ رقم 1944) (2-مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 167 رقم 6566) (3-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 610 رقم 1620) (4-صحیح ابن خزیمہ جلد 4 صفحہ 140 رقم 2539)

حدیث نمبر 106: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو عالم، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ ہمسائے کے حقوق (RIGHTS) کے متعلق تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

(1-بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 5668) (2-مسلم شریف جلد 7 کتاب البر والصلہ رقم 2624) (3-ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلہ رقم 1942) (4-ابوداؤد شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 5151) (5-ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 3673) (6-مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 85 رقم 5577)

حدیث نمبر 107: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں، سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ عزوجل پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 2 ابواب الادب رقم 1466)

تشریح وتوضیح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ احادیث میں ہمسائے کے ساتھ حسن اخلاق کی

جانب رغبت دلائی ہے۔

ہمسایہ کی تعریف

حضرت امام زہری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمسایہ کی شکایت کی گئی۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ ساتھ کے چالیس گھر ہمسائیگی میں داخل ہیں۔ حضرت امام زہری علیہ الرحمۃ نے کہا۔ چالیس گھر ادھر، چالیس گھر ادھر، چالیس گھر ادھر اور چالیس گھر ادھر اور چاروں سمتوں کی طرف اشارہ کیا۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ 447)

ہمسائے کے متعدد حقوق

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے لوگو) تمہیں معلوم ہے کہ ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اور پھر فرمایا ہمسائے کا تم پر حق ہے کہ 1-وہ تم سے مدد مانگے تو مدد کرو۔ 2-جب قرض مانگے تو قرض دو۔ 3-جب محتاج ہو تو اسے دو۔ 4-جب بیمار ہو تو عیادت کرو۔ 5-جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارکباد دو۔ 6-جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو۔ 7-اور مر جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ۔ 8-بغیر ہمسائے کی اجازت کے اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ ہوا رک جائے۔ 9-اپنی ہانڈی سے اس کو ایزا نہ دو مگر اس میں سے اسے بھی کچھ دو۔ 10-میوے خریدو تو اس کے پاس بھی تحفہ بھیجو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہو گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ پورے طور پر ہمسائے کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں یہ وہی ہیں جن پر اللہ عزوجل کی مہربانی ہے۔ (فیضان سنت قدیم صفحہ 842)

ہر وقت باوضو رہنے کا ثواب

حدیث نمبر 108: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین پر ثابت قدم رہو اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور مومن ہی ہر وقت باوضو رہتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 277)

حدیث نمبر 109: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو اور اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 72 رقم 7516)

چھپا کر صدقہ دینے کا ثواب

حدیث نمبر 110: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھپا کر صدقہ دینا اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے۔

(طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 261 رقم 8014)

حدیث نمبر 111: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکیاں برائی کے دروازوں سے بچاتی ہیں اور پوشیدہ صدقہ اللہ عزوجل کے غضب سے بچاتا اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

(طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 261 رقم 8014)

باب نمبر 14

دعا کے فضائل

قرآن و حدیث میں دعا کو ایک مقامِ حاصل ہے اور اس کے بے شمار فوائد بھی ہیں۔

حدیث نمبر 1: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سلطان بحر وبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"اَلدُّعَآءُ لَهُوَ الْعِبَادَةُ" یعنی دعا عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دلیل) یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی کہ

"وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ"

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں۔ عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔ (سورۃ المومن آیت نمبر 60)

(1-ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 503 ابواب تفسیر القرآن) (2-ابن ماجہ شریف جلد 2 صفحہ 433 ابواب الدعا) (3-صحیح ابن حبان جلد 3 صفحہ 172) (4-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 667)

حدیث نمبر 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہیں کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔

(1-ابن ماجہ شریف جلد 2 صفحہ 434 ابواب الدعاء) (2-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 666)

حدیث نمبر 3: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو پسند ہو کہ اللہ عزوجل مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے وہ خوشحالی (Prosperity) کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔

(1-صحیح ابن حبان جلد 3 صفحہ 182) (2-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 667) (3-مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 267) (4-سنن الکبریٰ جلد 6 صفحہ 450)

حدیث نمبر 4: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ" یعنی دعا عبادت کا مغز (Brain) یعنی خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 317)

حدیث نمبر 5: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔

(1-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 670) (2-مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ 109) (3-طبرانی کبیر جلد 2 صفحہ 100)

پیارے محترم اسلامی بھائیو/بہنوں! ان مذکورہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دعا کا مقام و مرتبہ بہت زیادہ ہے۔ دعا عبادت کا سا مقام رکھتی ہے اور اللہ عزوجل کو دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔ مزید یہ کہ دعا عبادت کا مغز (Brain) یعنی خلاصہ اور نچوڑ ہے اور دعا ہی تقدیر کو رد کرنے والی ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اللہ عزوجل سے ہر وقت ہر حال میں دعا مانگتے ہی رہا کریں۔ کیونکہ جو اللہ عزوجل سے دعا نہیں مانگا کرتے ان کے متعلق حدیث مبارکہ میں وعید آئی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ عزوجل سے دعا نہیں مانگتا۔ اللہ عزوجل اس پر غضب ناک (Furious) ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 2 صفحہ 433 ابواب الدعاء)

اس لیے ہمیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہر وقت جھکے رہنا چاہیے اور دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

پیاری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی پیاری دعائیں

1-سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 489)

2-نیند سے بیدار ہونے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔

(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 489)

3-بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 42)

4-بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 44)

5-گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ عزوجل کے نام سے باہر نکلے اور اللہ عزوجل پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 215)

6-گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کیا۔ اللہ عزوجل کے بغیر نہ طاقت گناہوں سے بچنے کی اور نہ قوت نیکیاں کرنے کی۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 215)

7-مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 398)

8-مصافحہ کرتے وقت کی دعا

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 401)

9-کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے ہنستا رکھے۔ (بخاری شریف صفحہ 899)

10-مغفرت کی دعا دینے پر اس کے لیے دعا

وَغَفَرَ اللّٰہُ لَکَ

ترجمہ: اللہ عزوجل تیری مغفرت فرمائے۔ (حصن حصین صفحہ 106)

11-محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے (احسان کرنے کی) جزادے۔(حصن حصین صفحہ106)

12-ہدیہ لیتے وقت کی دعا

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تیرے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔(حصن حصین صفحہ106)

13-ادائے قرض کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے کفایت دے۔(مشکوٰۃ صفحہ216)

14-ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا

اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے پورا ثواب عطا فرمائے۔(حصن حصین صفحہ106)

15-غصہ آنے کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔

(ترمذی جلد2 صفحہ601)

16-تھکن کے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ (مشکوٰۃ شریف جلد209)

17-چھینک آنے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ405)

18-چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے والے کے لیے دعا

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ405)

19-چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا ہوتو اس وقت کی دعا

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ .

ترجمہ: اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 394)

20-چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہوتو اس وقت کی دعا

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

ترجمہ: اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

(مشکوۃ شریف صفحہ 406)

21-جماہی کے وقت کی دعا

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

ترجمہ: نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اور نہیں طاقت (نیکیاں کرنے کی)۔ مگر اللہ عزوجل کی مدد سے جو بلند و بالا عظمت والا ہے۔ (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 919)

22-کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ .

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ ہود آیت نمبر 41)

23-علم میں اضافے کی دعا

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا .

ترجمہ: اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 114)

24-جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ .

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس تاریک ہو جانے والے کی برائی سے۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 217)

25-آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ۔

ترجمہ: یا اللہ عزوجل تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق) بھی اچھی کردے۔ (حصن حصین صفحہ 104)

26-ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب تو نے اس کو بے کار نہ بنایا پاکی تیرے لیے پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ (سورۃ ال عمران آیت نمبر 191)

27-مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ۔

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 213)

28-گدھے کی رینکنے (آواز) پر پڑھنے کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 373)

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

29-طلب بارش کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا 2 مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا 3 مرتبہ۔

ترجمہ: یا الٰہی ہمیں پانی دے یا الٰہی ہمیں بارش دے۔ (بخاری شریف صفحہ 138)

30-سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 142)

31-نیا پھل لیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ ۔

ترجمہ: یا الٰہی جس طرح تو نے ہمیں اس کا اول دکھایا ہے تو اس کا آخر دکھا۔

(بہار شریعت حصہ 14 صفحہ 53)

32-وضو کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان بہت رحمت والا ہے۔

(ابوداؤد شریف صفحہ 14)

33-مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ترجمہ: یارسول اللہ آپ پر صلوٰۃ اور سلام ہو اور آپ کی آل واصحاب پر اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔ (القول البدیع صفحہ 183)

34-مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 68)

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے میں (داخل ہوتا ہوں) اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

35-مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (مشکوٰۃ شریف 68)

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

36-نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 210)

ترجمہ: یاالٰہی مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔

37-انگوٹھے چومتے وقت کی دعا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ

مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۔ (شامی شریف جلد 1 صفحہ 370)

ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر اللہ عزوجل رحمت کاملہ نازل فرمائے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے (کی قوت سے) فائدہ اٹھانے والا کر۔

38-شب قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فاعف عنی ۔

ترجمہ: الٰہی تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے۔ پس مجھے معاف فرمادے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 183)

39-کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان (Loss) نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔ (بہار شریعت حصہ شانزدہم صفحہ 24)

40-ہر لقمہ کھاتے وقت کی دعا

یَا وَاجِدُ ترجمہ: اے بہت بڑے غنی (حصن حصین صفحہ 52)

41-کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا' پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 365)

42-دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ۔

ترجمہ: یا الٰہی اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔
(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 184

43- کھانا کھانے سے قبل اگر بسم اللہ بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے آخر۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 395)

44- دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ۔

ترجمہ: یا الٰہی ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 371)

45- افطار کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۔

ترجمہ: یا الٰہی میں نے تیری رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق حلال سے افطار کیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 175)

46- آب زم زم پیتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ۔

ترجمہ: یا الٰہی میں تجھ سے علم نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ (حصن حصین صفحہ 88)

47- لباس اتارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

48- لباس پہنتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ ۔

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت وطاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 375)

49- دوست کو نیا کپڑا پہنتے ہوئے دیکھتے وقت کی دعا

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللہُ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل مجھے پہننا اور پھاڑنا نصیب کرے اور زیادہ دے۔

(ابوداؤد شریف صفحہ 558)

50- تیل اور عطر لگاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

51- نکاح کے بعد دولہا، دلہن کے لیے دعا

بَارَکَ اللہُ لَکَ وَبَارَکَ اللہُ عَلَیْکَ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔ (بخاری شریف حصن حصین صفحہ 73)

52- شب زفاف (سہاگ رات) میں ملاقات کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ ۔

ترجمہ: یاالٰہی میں تجھ سے اس (یعنی بیوی) کی بھلائی اور فطری عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 215)

53- بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے یاالٰہی ہمیں شیطان سے بچا اور اسے (یعنی اولاد کو) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا کرے۔

(مشکوۃ صفحہ 212)

54-بچہ کی ولادت کے بعد کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اذان دینا دائیں کان میں)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اقامت دینا بائیں کان میں)

(ابوداؤد شریف، حصن حصین صفحہ 75)

55-طلب اولاد کی دعا

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

(سورۃ انبیاء آیت نمبر 89)

56-بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 420)

57-بلندی سے اترتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ ترجمہ: پاک ہے اللہ عزوجل۔ (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 420)

58-نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَ بَرْدَھَا وَ وَصَبَھَا ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے یا الٰہی اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت دور کر دے۔ (ابن ماجہ شریف، حصن حصین صفحہ 111)

59-پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا

یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے بہت تعریف کئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی رحمت کاملہ وسلامتی نازل ہو۔ (القول البدیع صفحہ 225)

60-جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔

ترجمہ: اے حی و قیوم تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 216)

61-ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے ہر حال میں۔ (ابن ماجہ شریف)

62-سخت خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا

ترجمہ: الٰہی ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی و اطمینان سے بدل دے۔ (مشکوۃ صفحہ 216)

63-کفر و فقر سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ۔

ترجمہ: الٰہی میں پناہ لیتا ہوں کفر و فقیری سے۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 218)

64-دردِ سر کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 135)

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ عزوجل کی ہر اچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

65-ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور طاقت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر عظمت والے کی مدد سے۔

(مدارج النبوۃ جلد 1، صفحہ 425)

66- جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دعا

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 140)

67- جنازہ اٹھاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے (حصن حصین صفحہ 119)

68- قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (مشکوٰۃ شریف 154)

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔

69- انتقال کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاَرحمنی و الحقنی با الرفیق الاعلیٰ ۔

ترجمہ: الٰہی مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 639)

70- سوالات قبر کی آسانی کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عَلٰى سُوَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ ۔

ترجمہ: الٰہی تو ثابت رکھ منکر ونکیر کے سوال پر۔ (ابوداؤد شریف)

71- عید کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (300 مرتبہ) پڑھ کر تمام فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب ہدیہ کرے۔

(مکاشفۃ القلوب مترجم صفحہ 696)

72-سحری کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمَ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ ۔

(سات مرتبہ پڑھے سحری کے وقت)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو زندہ و قائم ہے ہر نفس پر جو اس نے کمایا ہے حاضر ہے۔ (فیضان صفحہ 1071)

73-شہادت کی دعا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: الٰہی تو مجھے نصیب کر شہادت اپنی راہ میں اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں موت دے۔ (حصن حصین صفحہ 234)

74-وضو سے فراغت (Repose) کے بعد کی دعا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (مسلم شریف، مشکوۃ شریف صفحہ 39)

75-مسجد کی صف میں پہنچتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ ۔

ترجمہ: الٰہی تو مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو تو اپنے نیکوکار بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ (مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 207)

76-سوتے وقت کروٹ بدلنے پر دعا

بِسْمِ اللّٰهِ (دس مرتبہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ (دس مرتبہ) (حصن حصین صفحہ 39)

77-درود شریف پڑھنے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔

ترجمہ: الٰہی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو) قیامت کے دن ایسی جگہ میں اتار جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔ (طبرانی اوسط' حصن حصین صفحہ 59)

78-جب بچہ گفتگو کرنے لگے اس وقت سکھائی جانے والی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) (حصن حصین صفحہ 75)

79-جب جانور بھاگ جائے تو اس وقت کی دعا

اَعِیْنُوْا یَا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے بندو! تم مدد کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔

(مسند بزار' حصن حصین صفحہ 79)

80-جس پر کسی چیز یا معاملہ کا غلبہ ہو اس وقت کی دعا

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل مجھے کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

(ابوداؤد شریف' حصن حصین صفحہ 96)

81-غیر مسلم کے سلام کرنے پر جواب

وَعَلَیْكَ ترجمہ: اور تجھ پر (وہی جس کا تو مستحق ہے)۔

(بخاری شریف' ترمذی شریف جلد 2)

82-اولاد کے بالغ ہو جانے اور شادی ہو جانے کے بعد اسے اپنے سامنے بٹھا کر پڑھنے کی دعا

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِتْنَةً ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے مجھ پر (دنیا و آخرت میں) فتنہ نہ بنائے۔

(حصن حصین صفحہ 76)

83- جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کا سلام پہنچائے تو اس وقت کی دعا

عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ترجمہ: (اے سلام پہنچانے والے) تجھ پر اور (سلام بھیجنے والے) پر سلامتی ہو۔
(نسائی شریف، حصن حصین صفحہ 104)

84- اسلامی بھائی سے اظہار محبت کی دعا

اُحِبُّكَ فِي اللهِ

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔
(ابوداؤد شریف، حصن حصین صفحہ 106)

85- ایمان پر خاتمہ کی دعا

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔

ترجمہ: اے حی قیوم تیرے سوا کوئی معبود نہیں (اکتالیس مرتبہ صبح کے وقت اول و آخر درود شریف اور سوتے وقت) الکفرون سورہ پڑھے۔

86- تکبر سے دوری کی دعا

السلام علیکم (مشکوۃ شریف صفحہ 400)

87- دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۔

ترجمہ: الٰہی تمام کاموں میں ہمارا انجام اچھا فرما اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔ (طبرانی شریف)

88- دلہن کو دیکھ کر اس وقت عورتوں کی اس کے لیے دعا

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ ۔

ترجمہ: خیر و برکت پر اور اچھے نصیب پر زندہ ہو۔ (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 775)

89- ماں باپ کے لیے دعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا ۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار! جیسے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تو بھی ان پر رحم فرما۔ (بنی اسرائیل آیت نمبر 24)

90- بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں اسی کے ملک میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 590 ابواب الدعاء)

91-سفر کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ط وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ، تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔ پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا۔ حالانکہ ہم اسے ملنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب عزوجل کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ (ابوداؤد شریف جلد 3 صفحہ 34)

92- جو اچھا سلوک کرے اس کے لیے دعا

جزاك الله خيرا ۔

ترجمہ: تجھے اللہ عزوجل جزا دے۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 200)

93- جب کافر کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اسے کیا کہا جائے

يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 400)

94- اس مریض(Patient) کی دعا جو اپنی زندگی سے نا اُمید ہو چکا ہو

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے بخش دے' مجھ پر رحم کر اور مجھے سب سے اونچے رفیق کے ساتھ ملا دے۔ (بخاری شریف حدیث نمبر 567)

95- جو کسی قوم سے ڈرے وہ یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے (ان قوم والوں سے) کافی ہو جا' جس طرح تو چاہے۔ (مسلم شریف حدیث نمبر 3005)

96- سجدہ تلاوت کی دعا

سَجَدَ وَجْهِیَ الَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 30)

ترجمہ: میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا۔ اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ نکالے اپنی طاقت اور قوت سے' پس برکت والا ہے' اللہ عزوجل جو سب بنانے والوں سے اچھا ہے۔

97- دو سجدوں کے درمیان کی دعا

رَبِّ اغْفِرْلِیْ' رَبِّ اغْفِرْلِیْ ۔

ترجمہ: اے میرے پیارے مجھے بخش دے' اے میرے رب مجھے بخش۔

98-فجر کی نماز سے سلام کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور قبول کیے گئے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 111)

99-جانور یا سواری کے گرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ۔ (ابوداؤد شریف جلد 3 صفحہ 296)

100-مسافر کی مقیم کے لیے دعا

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ۔

ترجمہ: میں تمہیں اس اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 403)

101-جو شخص اپنے جسم میں درد محسوس کرے وہ کیا کہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ۔

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔ (مسلم شریف حدیث نمبر 2202)

باب نمبر 15

اسلامی آداب

کھانے کے آداب

کھانا اللہ عزوجل کی بہت ہی پیاری نعمت ہے۔ اس میں ہمارے لیے طرح طرح کی لذتیں بھی رکھی گئی ہیں۔ اچھی نیت کے ساتھ شریعت وسنت کے مطابق حلال کھانا کار ثواب ہے۔ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "کھانا بھی اللہ عزوجل کی طرف سے عبادت ہے بندۂ مومن کے لیے۔"
(تفسیر نعیمی جلد 8 صفحہ 51)

کھانے کی نیت کس طرح کریں

کھانا کھاتے وقت بھوک لگی ہونا سنت ہے۔ کھانے میں یہ نیت کیجئے کہ اللہ عزوجل کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھا رہا ہوں۔

نیت کی اہمیت

نیت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسی لیے تو حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

حدیث نمبر 1: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع روز شمار دو عالم کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری شریف جلد 1 کتاب الوحی رقم 1)

تشریح وتوضیح

جو عمل اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کیا جائے اس میں ثواب ملتا ہے۔ ریاء یعنی اگر

دکھاوے کے لیے وہی کام کیا جائے تو وہی عمل گناہ کا باعث بن جاتا ہے اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو تو نہ ثواب ملے گا نہ گناہ۔ جبکہ وہ عمل جائز ہو۔ مثلاً کوئی حلال چیز جیسا کہ آئس کریم، مٹھائی یا روٹی کھائی اور اس میں کچھ نیت نہ کی تو نہ ثواب ہوگا نہ گناہ اور اگر نیت کرلیں گے تو ثواب ملے گا۔

کھانے کا وضو محتاجی دور کرتا ہے

حدیث نمبر 2: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا محتاجی (Want) کو دور کرتا ہے اور یہ رسولوں (علیہم السلام) کی سنتوں میں سے ہے۔

(طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 231 رقم 7166)

مل کر کھانا کھانے میں برکت ہے

حدیث نمبر 3: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان برکت نشان ہے کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ۔ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ شریف رقم 3287)

کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے

حدیث نمبر 4: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے اور کھڑے ہو کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد جلد 5 صفحہ 23 رقم 7921)

کھانے کی سنتیں

حدیث نمبر 5: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نہیں کھاتے تھے۔

(مجمع الزوائد رقم 7921)

حدیث نمبر 6: حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے۔

(ابوداؤد شریف رقم 3769)

حدیث نمبر 7: حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کھانا میز پر رکھ کر تناول نہ

فرماتے تھے۔ (بخاری شریف رقم 55386)

حدیث نمبر 8: حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ مل جاتا تناول فرما لیتے تھے۔ (مسلم شریف رقم 2052)

حدیث نمبر 9: حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو گھر والوں سے کھانا مانگتے اور نہ ان کے سامنے خواہش ظاہر کرتے جو ملتا قبول فرما لیتے۔ (اتحاف صفحہ 248)

حدیث نمبر 10: حضور راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات خود اٹھ کر کھانے پینے کی چیز لے لیتے۔ (ابو داؤد شریف رقم 3856)

حدیث نمبر 11: حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے تناول فرماتے۔ (شعب الایمان رقم 5846)

حدیث نمبر 12: حضور سراج الامت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے تناول فرماتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم 3)

حدیث نمبر 13: حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات چار انگلیوں سے بھی تناول فرماتے۔ (جامع صغیر رقم 6942)

حدیث نمبر 14: حضور سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم دو انگلیوں سے تناول نہ فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ شیطان کا طریقہ ہے۔ (جامع صغیر رقم 6940)

حدیث نمبر 15: حضور شافع اور محشر صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ بغیر چھنے آٹے کی روٹی تناول فرماتے۔ (بخاری شریف رقم 5410)

حدیث نمبر 16: حضور دو جہاں کے تاجور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اکثر کھجور اور پانی پر مبنی ہوتا۔ (بخاری شریف رقم 5383)

حدیث نمبر 17: حضور بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم دودھ اور کھجور اکٹھے استعمال فرماتے اور ان کو دو عمدہ کھانے قرار دیتے۔ (مسند امام احمد بن حنبل رقم 15893)

حدیث نمبر 18: حضور شہنشاہ خوش خصال صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا گوشت تھا۔ (ترمذی شریف رقم 187)

حدیث نمبر 19: حضور پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ گوشت کانوں کی ساعت بڑھاتا ہے اور یہ دنیا و آخرت کے کھانوں کا سردار ہے۔ اگر میں اللہ عزوجل سے سوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت عطا کرے تو عنایت فرماتا۔ (اتحاف صفحہ 238)

حدیث نمبر 20: حضور پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وسلم گوشت اور کدو سے ثرید بنا کر کھاتے (یعنی گوشت اور کدو کے سالن میں روٹی کے ٹکڑے اچھی طرح بھگو کر تناول فرماتے) (اتحاف صفحہ 239)

حدیث نمبر 21: حضور محبوب رب العزت صلی اللہ علیہ وسلم گردے (کھانا) ناپسند فرماتے کیونکہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں۔ (کنز الاعمال رقم 18212)

حدیث نمبر 22: حضور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری (اور بکری) کے گوشت میں دست (یعنی بازو) اور شانہ (یعنی کندھا) پسند تھا۔ (ترمذی شریف رقم 1842)

حدیث نمبر 23: حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تلی (کھانے سے) نفرت تھی۔ مگر اس کو حرام قرار نہیں دیا۔ (اتحاف صفحہ 243)

حدیث نمبر 24: حضور نور کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک انگلیوں سے رکابی چاٹتے اور فرماتے کہ کھانے کے آخر میں برکت زیادہ ہے۔ (شعب الایمان)

حدیث نمبر 25: حضور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلوں میں خربوزہ اور انگور زیادہ پسند تھے۔ (کنز الاعمال رقم 18200)

حدیث نمبر 26: حضور تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کچا لہسن، کچی پیاز و گندنا (ایک بدبودار سبزی) نہیں کھاتے تھے۔ (تاریخ بغداد جلد 2 صفحہ 262)

کھانا کھانے کے آداب

1- اگر مل کر کھا رہے ہو تو بسم اللہ زور سے پڑھیے تا کہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔

2- کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔ (کنز الاعمال جلد 15 صفحہ 109 رقم 40792)

فائدہ: اگر کھانے میں زہر بھی ملا ہوگا تو انشاء اللہ عزوجل اثر نہ کرے گا۔

3- اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تو دوران طعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے کھانے کی ابتداء اور انتہا۔

4- مٹی کے برتن میں کھانا افضل ہے کہ "جو اپنے گھر میں مٹی کے برتن بنواتا ہے۔ فرشتے اس گھر کی زیارت کرنے آتے ہیں۔ (ردالمحتار جلد 9 صفحہ 495)

5- برتن چاٹ لیجئے۔ حدیث نمبر 27: کھانے کے بعد جو برتن چاٹتا ہے۔ وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے اللہ عزوجل تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔ (کنز الاعمال جلد 15 صفحہ 111 رقم 40822)

6- کھانے کے بعد دانتوں کا خلال سنت ہے۔

7- حدیث نمبر 28: حضور سلطان مکہ مکرمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے اور یہ کلمات کہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

دعا کے وہ کلمات یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی مہارت و قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الدعوت رقم 3458)(2-طبرانی کبیر جلد 20 رقم 389)

8- حدیث نمبر 29: حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحت نشان ہے کہ آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرتا۔ انسان کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کر سکے تو تہائی (1/3) کھانے کے لیے

تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے ہو۔

(1-ترمذی شریف کتاب الزہد رقم 238)(2-ابن ماجہ شریف رقم 3349)

مزید کھانے کی سنتیں اور آداب سیکھنے کے لیے شیخ طریقت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطؔا قادری دامت برکاتہم عالیہ کی تصنیف ''آداب طعام'' کا مطالعہ کیجئے۔

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

کھانے کی طرح پانی بھی اللہ عزوجل کی بہت عظیم نعمت ہے۔ اس کے بغیر ہمارا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ ہر پرندہ چرند اور درندہ پانی پیتا ہے۔ جانور بھی پانی پیتا ہے۔ انسان بھی پانی پیتا ہے۔ کافر بھی پانی پیتا ہے تو مسلمان بھی پانی پیتا ہے۔ ہر ایک کے پانی پینے کا انداز (Thrower) جدا جدا ہے۔ خصوصا ایک مسلمان کا پانی پینا سب سے ممتاز ہونا چاہیے۔ مسلمان کی ہر ہر ادا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہونی چاہیے۔

لہٰذا اگر ہم سنت کے مطابق پئیں گے تو ہمارا پینا بھی ثواب کا باعث ہوگا۔

ٹھنڈا پانی پینا سنت

حدیث نمبر 30: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام پانیوں میں سے میٹھا اور ٹھنڈا پانی پسند تھا۔ (ترمذی شریف)

پانی تین سانس میں پینا سنت ہے

حدیث نمبر 31: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ (بخاری شریف)

ایک ہی سانس میں پانی پینا اونٹ کا طریقہ ہے

حدیث نمبر 32: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کی طرح ایک ہی مرتبہ نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد اللہ کہا کرو۔

(1-ترمذی شریف کتاب الاشربہ رقم 1885)(2-طبرانی کبیر جلد 11 رقم 11378)

پانی پینے کی متفرق سنتیں اور آداب

1- پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے، بسم اللہ پڑھ کر، تین سانس میں اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں۔ پہلی اور دوسری بار ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

2- جب پانی پی لیں تو الحمدللہ کہیں۔

3- چوکر پئیں، غٹ غٹ بڑے گھونٹ نہ پئیں۔

4- آب زم زم اور وضو کا بچا ہوا پانی (جبکہ لوٹے یا کسی برتن وغیرہ سے وضو کیا ہو) کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔

5- پانی ہو یا کوئی بھی مشروب مثلاً شربت، چائے وغیرہ سب میں یہی سنتیں ملحوظ رکھیں۔

6- سبیل کا پانی بیٹھ کر پئیں۔

اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں پانی اور تمام مشروبات سنت کے مطابق پینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

مہمان نوازی کے آداب

مہمان کی آؤ بھگت کرنا، اس کی دلجوئی کرنا، اس کی تواضع (Humiliation) کرنا، اس کو کھلانا پلانا یہ سب سنت ہے اور اس کے بہت سارے فضائل ہیں۔

حدیث نمبر 33: حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طیب و طاہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان (Guest) کی عزت کرے۔ ایک رات دن تو اس کا حق ہے۔ تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے آگے (والے دن) صدقہ ہے۔ کسی شخص کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے گھر سے نکالنے پر مجبور کر دے۔ (بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 1067)

حدیث نمبر 34: حضرت ابی الحوص جشمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مروی ہیں

کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا۔ اس نے میری مہمان نوازی نہیں کی۔ اب وہ میرے پاس آئے تو میں اس کی مہمان نوازی کروں یا نہیں۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی مہمان نوازی کر۔ (ترمذی شریف)

حدیث نمبر 35: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت (Leave) کرنے جائے۔ (ابن ماجہ شریف)

مہمان کے لیے مدنی پھول

1- مہمان کو چاہیے کہ میزبان جہاں بٹھائے وہیں بیٹھے۔

2- جو کچھ مہمان کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو۔ یہ نہ ہو کہ کہنے لگے اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا کسی قسم کے دوسرے الفاظ جیسا کہ آج کل اکثر دعوتوں (Invitations) میں لوگ آپس میں کہا کرتے ہیں۔

3- بغیر اجازت صاحب خانہ وہاں سے نہ اٹھے۔

4- اور جب وہاں سے جائے تو میزبان کے لیے دعا کرے۔

(بہار شریعت جلد 2 صفحہ 714)

5- موسم کے لحاظ سے اپنا ضروری سامان ساتھ رکھے۔

6- اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذمہ داریوں کا لحاظ رکھے۔

7- میزبان کی غیر موجودگی میں ان کی خواتین سے نہ بے پردہ ہو اور نہ بلا وجہ ان سے گفتگو کرے۔ خواتین کے لیے بھی میزبان کے مردوں سے ایسا کرنا ضروری ہے۔

میزبان کے آداب

1- میزبان کو چاہیے کہ مہمان کا اچھے طریقے سے استقبال کرے۔

2- میزبان کو چاہیے کہ جب مہمان کھانا کھانے لگے تو کہے کہ اور کھاؤ مگر اس پر اصرار

نہ کرے۔

3- میزبان کو بالکل خاموش نہیں رہنا چاہیے۔

4- میزبان کو یہ بھی نہیں کرنا چاہیے کہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ کر غائب ہو جائے۔ بلکہ مہمان کے پاس موجود رہے۔

5- میزبان کو چاہیے کہ مہمان کی خاطر تواضع میں خود مشغول (Busy) ہو خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

(بہار شریعت جلد 2 صفحہ 714)

سلام کے آداب

اللہ عزوجل نے ہمیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور سلام کرنا ہمارے پیارے حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ بدقسمتی سے آج کل یہ سنت بھی ختم ہوتی نظر آ رہی ہے۔ ہم جب آپس میں ملتے ہیں تو "السلام علیکم" کے بجائے "آداب عرض" یا "کیا حال ہے" "مزاج شریف" یا "صبح بخیر" یا "شام بخیر" وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب کلمات سے ابتداء کرتے ہیں۔ یہ سب خلاف سنت ہے اور رخصت ہوتے وقت بھی "خدا حافظ" "گڈ بائی" یا "ٹاٹا" وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کریں۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے اسلام علیکم کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔

حدیث نمبر 36: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو گے۔ جب تک تم ایمان نہ لے آؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو (وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو۔

(1- مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 54) (2- ترمذی شریف جلد 2 کتاب الاستئذان رقم 2688) (3- ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 5193) (4- ابن ماجہ شریف جلد 1 المقدمۃ رقم 68)

حدیث نمبر 37: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو انہیں سلام کرنے میں پہل کرے۔

(1- ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 5197) (2- الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 286 رقم 4094)

حدیث نمبر 38: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

(1- بخاری شریف جلد 3 کتاب الاستئذان رقم 5877) (2- مسلم شریف جلد 3 کتاب السلام رقم 2160) (3- ترمذی شریف جلد 2 کتاب الاستئذان رقم 2703)

حدیث نمبر 39: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: بیٹے جب گھر میں داخل (Entered) ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ یہ تمہارے لیے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہو گا۔

(1- ترمذی شریف جلد 2 کتاب الاستئذان رقم 2698) (2- طبرانی اوسط جلد 6 رقم 5991)

سلام کی متفرق سنتیں اور آداب

1- سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت برکتیں اور مغفرت ہو۔

2- سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں۔

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ ۔

ترجمہ: تم پر بھی سلامتی ہو اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت برکتیں اور مغفرت ہو۔

3- جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات کرنا ہو تو اسے سلام کرنا سنت ہے۔

4- انگلیوں سے سلام یہودیوں اور ہتھیلی سے سلام عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ (ترمذی شریف)

5- پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

6- اسلامی بہنیں بھی آپس میں ملاقات کریں تو سلام کریں۔

7- کوئی اسلامی بہن درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے ان کو سلام نہ کریں۔

8- اجتماع میں بیان ہو رہا ہے اسلامی بہنیں سن رہی ہیں تو آنے والی اسلامی بہن سلام نہ کرے۔

9- جو پیشاب، پاخانہ کر رہا ہے اس کو بھی سلام نہ کریں۔

10- ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کریں۔

اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں اسلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔ آمین

مجلس میں بیٹھنے کے آداب

مجلس و اجتماع میں اکثر لوگوں کو بیٹھنے کا موقع ملتا ہے۔ اسی لیے اس کے آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

حدیث نمبر 40: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی شخص کو اس مجلس (Conference) سے اٹھایا جائے اور اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ کھل جایا کرو اور اپنی مجالس میں کشادگی پیدا کیا کرو۔

(1- بخاری شریف جلد 3 کتاب الاستئذان رقم 5910) (2- ترمذی شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 2750) (3- صحیح ابن حبان جلد 2 صفحہ 349 رقم 587)

حدیث نمبر 41: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بت کی طرح کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔

(1- ترمذی شریف جلد 2 کتاب الآداب رقم 2755) (2- ابو داؤد شریف جلد 2 کتاب الآداب

رقم 5229) (3- طبرانی کبیر جلد 19 صفحہ 351 رقم 819) (4- طبرانی اوسط جلد 4 صفحہ 282 رقم 4208)

حدیث نمبر 42: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے مروی ہیں کہ حضور سراج السالکین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔

(1- ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 4844) (2- الترغیب والترہیب جلد 4 صفحہ 26 رقم 4649)

حدیث نمبر 43: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ بہترین مجلس وہ ہے جس میں بیٹھنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش (Capacity) ہو۔

(1- ابو داؤد شریف جلد 2 کتاب الادب رقم 4820) (2- مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 300 رقم 7705) (3- طبرانی اوسط جلد 1 صفحہ 255 رقم 836)

مجلس کے مدنی پھول

1- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔
2- مجلس میں چھینک آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لو۔
3- مجلس میں جماہی کو جہاں تک ہو سکے روکو۔
4- بہت زور سے قہقہہ لگا کر مت ہنسو کہ اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔
5- مجلس میں لوگوں کے سامنے تیوری چڑھا کر اور ماتھے پر بل ڈال کر ناک منہ چڑھا کر مت دیکھو کہ یہ متکبروں کا طریقہ ہے۔
6- مجلس میں کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ یہ آداب کے سراسر خلاف ہے۔

عیادت کے آداب

مریض کی عیادت کرنا یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے اور اس کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں۔

حدیث نمبر 44: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار

رسالت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی کسی مریض کی عیادت (Visiting) کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 1443)

حدیث نمبر 45: حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اس کے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔ جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اس کو ڈھانپ لے گی اور گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 13)

حدیث نمبر 46: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مریض کے پاس بیٹھنے تک جنت کے باغ میں چہل قدمی کرتا ہے۔ جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ جب کوئی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں۔ جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو صبح کے وقت کسی مریض (Patient) کی عیادت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 11)

مریض کے لیے دعا کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر 47: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات دفعہ الفاظ کہے:

"اَسْئَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ"

ترجمہ: میں عظمت والے عرش عظیم کے مالک اللہ عزوجل سے تیرے لیے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔"

تو اللہ عزوجل اسے اس مرض (جس میں وہ مبتلا ہوگا) سے شفاء عطا فرمائے گا۔

(ابوداؤد شریف جلد 1 کتاب الجنائز رقم 3106)

بیماری کے فضائل

بیماری یہ اللہ عزوجل کی طرف سے انسان کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور اس کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 48: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ (Rust) کو صاف کر دیتی ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 42)

حدیث نمبر 49: حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار نبوت، پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب جلد 4 کتاب الجنائز رقم 56)

حدیث نمبر 50: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصیبت اپنے صاحب (یعنی جس کو مصیبت پہنچی) کا چہرہ اس دن چمکائے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔

(طبرانی اوسط جلد 3 صفحہ 290 رقم 4622)

تشریح وتوضیح: اس سے معلوم ہوا کہ بیماری سے گناہ جھڑتے ہیں اور قیامت کے دن مریض کا چہرہ چمکے گا۔

چھینک کے آداب

چھینک بھی ایک اہم امر ہے۔ اس کی کئی سنتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں معلومات نہیں ہوتیں۔ جہاں چھینک آئی زور زور سے ''آ کچھی آ کچھی'' کر لیا۔ ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔ لیکن ہمیں اس کی سنتیں اور آداب سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر 51: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کو چھینک (Sneeze) پسند ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ یَرْحَمُكَ اللّٰہُ عزوجل کہے۔ (بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 1157)

حدیث نمبر 52: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں نے چھینکا تو ایک کے جواب میں حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ عزوجل کہا اور دوسرے کے جواب میں نہ کہا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمدللہ کہا اور دوسرے نے الحمدللہ نہیں کہا۔ (بخاری شریف جلد 3 کتاب الادت رقم 1152)

چھینک کی متفرق سنتیں اور آداب

1- چھینکنے والا زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔
2- چھینک کے وقت سر جھکائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔
3- چھینکنے والا اگر دیوار کے پیچھے ہو تو تب بھی جواب دیں۔
4- نماز میں اگر چھینک آئے تو الحمدللہ نہ کہیں۔
5- آپ نماز پڑھ رہی ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد (یعنی ٹوٹ) ہو جائے گی۔

6- کافر کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ (ترجمہ: اللہ عزوجل تجھے ہدایت دے) کہا جائے۔

7- کافر کی چھینک واجب نہیں۔

اے ہمارے اللہ عزوجل! ہمیں چھینک کی سنتیں اور آداب پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ آمین

جماہی کے آداب

جماہی شیطان کی طرف سے ہے اور عموماً ہم لوگوں کو اس بات کا علم نہیں۔ جب جماہی آتی ہے تو منہ کھول کر لوگ الٹی سیدھی آوازیں "ہاہا' قاہ قاہ" وغیرہ نکالتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں علم حاصل کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر 53: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے دفع کرے۔ کیونکہ جب انسان جماہی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ سستی اور غفلت کی دلیل ہے۔ ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 1154)

حدیث نمبر 54: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جماہی لے تو اس کو چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

جماہی کے متفرقات

1- جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ اس لیے جماہی کو روکنا چاہیے۔

2- جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔

3- اگر نماز میں جماہی آئے بحالت قیام تو سیدھے کی پشت منہ پر رکھیں اور باقی

ارکان میں ہاتھ کی پشت۔

4- جماہی روکنے کا ایک مدنی نسخہ یہ بھی ہے کہ جب کبھی جماہی آنا شروع ہو فوراً دل میں خیال کریں کہ انبیاء علیہ السلام کو جماہی کبھی نہیں آئی۔

کیونکہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاء کرام علیہ السلام شیطان کے اثر سے محفوظ ہیں۔ انشاء اللہ عزوجل جماہی فوراً رک جائے گی۔

سفر کے آداب

سفر کرنا بھی حضور پرنور، سراج الامت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

حدیث نمبر 55: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین افراد سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں ایک فرد کو امیر بنالو۔

(1- ابوداؤد شریف جلد 2 کتاب الجہاد رقم 2608) (2- صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 504 رقم 2132) (3- طبرانی کبیر جلد 9 صفحہ 185 رقم 8915)

حدیث نمبر 56: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ہادیٔ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لیے روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

(1- بخاری شریف جلد 2 کتاب الجہاد رقم 2789)

(2- مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحہ 169 رقم 927)

حدیث نمبر 57: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام پر قیام فرماتے تھے نہ کسی منزل سے رخصت ہوتے تھے۔ جب تک وہاں دو رکعت (نفل) نماز ادا نہ فرما لیتے۔

(1- صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 248 رقم 1260)

(2- مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 460 رقم 1188)

حدیث نمبر 58: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلا شک وشبہ مقبول ہوتی ہیں۔ 1- مظلوم کی دعا۔ 2- مسافر کی دعا۔ 3- والد کی اپنی

اولاد کے حق میں بددعا۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلۃ رقم 1905)(2-ابوداؤدشریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 1536)(3-طبرانی اوسط جلد 1 صفحہ 12 رقم 24)(4-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 300 رقم 3594)

سفر کے متفرقات

1- جمعرات کو سفر کرنا سنت ہے۔

2- اور تنہا سفر کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

3- تین افراد سفر کریں اور ایک کو امیر بنالیں۔

4- سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے سے روکتا ہے۔

5- عورت مرد کے علاوہ لمبا سفر نہ کرے۔

گفتگو کے آداب

اس دنیاوی زندگی میں ہمیں ہر وقت گفتگو کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم تو بغیر ضرورت کے بھی بہت بولتے ہیں اور بے ضرورت بولنے کے بہت سے نقصانات ہیں۔ آج ہم چلا چلا کر اپنے گھر والوں چھوٹے بڑے سب کے ساتھ اسی طرح بھولتے ہیں لیکن ہمارے پیارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کے کچھ آداب بتائے ہیں۔

حدیث نمبر 59: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 2317)

(2-ابن ماجہ شریف جلد 2 کتاب الزہد رقم 3976)

حدیث نمبر 60: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن طعنہ زنی کرنے والا لعنت کرنے والا بداخلاق اور گندی گفتگو کرنے والا نہیں ہوتا۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 کتاب البر والصلۃ رقم 1977)

(2-صحیح ابن حبان جلد 1 صفحہ 421رقم 192)

حدیث نمبر 61: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک کمرہ ہے۔ جس کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس کے لیے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 1- اچھی گفتگو کرنے والے۔ 2- کھانا کھلانے والے۔ 3- اور تہجد پڑھنے والے کے لیے ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2رقم 6626)

حدیث نمبر 62: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب)

گفتگو کی متفرق سنتیں اور آداب

1- حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا با آسانی یاد کر لیتا۔
2- مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے گفتگو کرنا سنت ہے۔
3- چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھیں۔ انشاء اللہ عزوجل دونوں کے نزدیک آپ معزز رہیں گے۔
4- چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آج کل بے تکلفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔
5- دوران گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں۔
6- جب دوسرا بات کر رہا ہو اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کر دیں۔
7- زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار مجروح ہوتا ہے۔

اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں سنت کے مطابق گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرما۔آمین

(فقط)

العبدالمذنب

محمد اقبال عطاری

3 جولائی 2007ء

مآخذ

نمبر شمار مآخذ و مراجع	طبع
1- قرآن مجید	ضیاء القرآن لاہور
2- ترجمہ کنز الایمان العرفان	ضیاء القرآن لاہور
3- تفسیر ابن عباس	مکتبہ حقانیہ پشاور
4- تفسیر ابن کثیر	مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور
5- تفسیر نعیمی	مکتبہ نعیمیہ لاہور
6- تفسیر ضیاء القرآن	ضیاء القرآن لاہور
7- بخاری شریف عربی اردو	طبع فرید بک سٹال لاہور
8- مسلم شریف عربی اردو	طبع فرید بک سٹال لاہور
9- ترمذی شریف عربی اردو	طبع فرید بک سٹال لاہور
10- نسائی شریف عربی اردو	طبع فرید بک سٹال لاہور
11- ابن ماجہ شریف عربی اردو	طبع فرید بک سٹال لاہور
12- ابوداؤد شریف عربی اردو	طبع فرید بک سٹال لاہور
13- مشکوٰۃ شریف عربی اردو	مکتبہ اسلامیہ لاہور
14- طبرانی کبیر	طبع بیروت
15- طبرانی اوسط	طبع بیروت
16- طبرانی صغیر	طبع بیروت
17- مسند ابو یعلی	طبع بیروت

41- الفتاویٰ الہندیہ — مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
42- فیض القدیر — دارالکتب العلمیہ بیروت
43- ردالمحتار — بیروت
44- فتاویٰ عالمگیری — مکتبہ رشیدیہ لاہور
45- تربیت اولاد — مکتبۃ المدینہ کراچی
46- الترغیب والترہیب — طبع بیروت
47- نماز کے احکام از امیر اہل سنت مدظلہ — مکتبۃ المدینہ کراچی
48- بہار شریعت — مکتبۃ المدینہ اور مکتبہ اسلامیہ لاہور
49- الاستعاب — بیروت
50- جواہر شریعت — اکبر بک سیلرز لاہور